مُرقّعِ اقبال

مرتبہ

جگن ناتھ آزاد

مکتبۂ علم و دانش، لاہور

مُرقّعِ اقبال

مرتّبہ

جگن ناتھ آزاد

پبلیکیشنز ڈویژن، وزارتِ اطلّاعات ونشریات، حکومتِ ہند

اکتوبر ۱۹۷۷ء
آشون/کارتک شک ۱۸۹۹

ناشر: ڈائرکٹر پبلیکیشنز ڈویژن، وزارتِ اطلاعات و نشریات، حکومتِ ہند پٹیالہ ہاؤس، نئی دہلی

ملنے کا پتہ

نئی دہلی — پٹیالہ ہاؤس
سیلز ایمپوریم، دوسری منزل، سپر بازار، کناٹ سرکس نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱
یوجنا بھون، پارلیمنٹ اسٹریٹ نئی دہلی

کلکتہ — ۸- اسپلینڈ ایسٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱

بمبئی — کامرس ہاؤس، دوسری منزل، کریم بھائی روڈ، بیلارڈ پیر بمبئی ۴۰۰۰۳۸

مدراس — شاستری بھون، ۳۵ ہیڈوز روڈ مدراس ۶۰۰۰۰۶

طابع: گورنمنٹ آف انڈیا فوٹو لیتھو پریس، فرید آباد (ہریانہ)

ڈاکٹر جاوید اقبال کے نام

اے گل بہ تو خرسندم تو بوئے کسے داری!

مُرقّعِ اقبال

اگرچہ ہندوستان میں اقبال صدی تقاریب کی ابتدا ۱۹۷۳ء ہی سے ہوگئی تھی لیکن دراصل ۱۹۷۷ء اقبال صدی تقاریب کا سال ہے اور وہ تمام تقاریب جن کا سلسلہ ملک کے طول و عرض میں چار سال قبل شروع ہوا تھا اس سال ہی ایک اجتماعی صورت میں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ رہی ہیں۔

اِن تقاریب کے، جو طرح طرح کے پروگراموں پر مشتمل ہیں کئی پہلو ہیں۔ لیکن سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ تقاریب کے انعقاد کے ساتھ ہی ساتھ اقبال کی از سرِ نو دریافت شروع ہوئی ہے اور اہلِ علم حضرات نے اقبال کی زندگی، شخصیت اور شاعری کے بعض ایسے گوشوں کی طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے جو اِس وقت تک پردۂ خفا میں تھے۔ گذشتہ چار برس کے دَوران میں اقبال کی زندگی، شخصیت اور شاعری کے ان مخفی گوشوں پر مختلف تصانیف اور مذاکروں میں جو روشنی ڈالی گئی ہے اُس روشنی میں اقبال کے فکر و فن کے اکثر نئے پہلو ایک نئی چمک دمک کے ساتھ ہمارے سامنے آئے ہیں۔

اقبال ہندوستان کے بہت بڑے شاعر ہیں اور اقبال صدی تقاریب کے سلسلے میں ان کے فکر و فن پر جو کام شروع ہوا ہے وہ ہندوستانی ادبیات کی ترقی کے لیے ایک نیک شگون ہے۔

مقامِ مسرّت ہے کہ انفرادی کوششوں اور ملک کے علمی و ادبی اداروں کی مساعی کے ساتھ ہی ساتھ حکومت بھی اس کام کی تکمیل میں پوری طرح سرگرمِ عمل رہی ہے۔ اسی ضمن میں وزارتِ تعلیم اور وزارتِ اطلاعات و نشریات نے اپنے کام کی ابتدا ۱۹۷۳ء میں اقبال نمائش سے کی جو سری نگر میں منعقد ہوئی۔ اس کے بعد اب تک یہ نمائش دہلی (دہلی یونی ورسٹی، دہلی اور جامعہ ملّیہ اسلامیہ نئی دہلی)، علی گڑھ، بھوپال، حیدرآباد، پٹنہ اور اجمیر میں دکھائی جا چکی ہے۔ اور متعدد شہروں میں اس نمائش کے انعقاد کا پروگرام ہے۔

اقبال تقاریب کے سلسلے میں وزارتِ اطلاعات و نشریات کے مختلف محکموں نے پروگرام بنائے ہیں جن میں فلمز ڈویژن کے زیرِ اہتمام اقبال پر ڈاکومنٹری فلم کی تیاری بھی شامل ہے۔

زیرِ نظر البم "مرقعِ اقبال" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اقبال کی تصویروں اور ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریروں پر مشتمل ہے۔ اس مرقعے میں جو تصاویر شامل ہیں ان میں سے اکثر تصاویر اور تحریریں مختلف روزناموں، ہفتہ وار اخباروں، ماہناموں اور کتابوں سے حاصل کی گئی ہیں۔ بعض تحریروں کے عکس اور تصاویر میرے پاس موجود تھیں اور بعض مجھے اپنے دوستوں کے ذریعے سے ملیں۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض تصاویر میں نے فقیر سیّد وحید الدین مرحوم کی تالیف "روزگارِ فقیر" (جلد اول و دوم)، جناب بشیر احمد ڈار کی کتاب "انوارِ اقبال"، مولانا عبدالمجید سالک کی کتاب "ذکرِ اقبال" اور شیخ عطاء اللہ کی تالیف "اقبال نامہ" سے حاصل کیں۔

"روزگارِ فقیر" کی دونوں جلدیں مجھے کراچی میں میرے محترم دوست فقیر سیّد وحید الدین نے عطا کی تھیں اور "انوارِ اقبال" مجھے محبِ صادق ممتاز حسن احسن کی عنایت سے جنھوں نے اِس کتاب کا دیباچہ لکھا ہے، ملی تھی۔ "ذکرِ اقبال" خود سالک صاحب مرحوم کا عطیہ ہے۔ اگر یہ تینوں کتابیں میرے پاس نہ ہوتیں تو "مرقعِ اقبال" کی تیاری میں خاصی دقّت کا سامنا ہوتا۔

مسجدِ قرطبہ کی تصاویر میں اپنے ساتھ ۱۹۶۲ء میں ہسپانیہ سے لایا تھا"۔ زمانہ (کان پور) "ادیب" (الٰہ آباد) "العصر" (الٰہ آباد) "مخزن" (دہلی) "مخزن" (لاہور) "چٹان" (لاہور) "سیاست" (حیدر آباد) "سول اینڈ ملٹری گزٹ" (لاہور) "پاکستان ٹائمز" (لاہور) "نوائے وقت" (لاہور) اور "جنگ" لاہور کے بعض شمارے بھی اس سلسلے میں بہت کار آمد ثابت ہوئے۔

یہاں ان تمام متفرق کتابوں، ماہناموں یا روز ناموں کا ذکر بہت دشوار ہے جہاں سے تصویریں یا اقبال کی تحریر کا کوئی حصہ میں نے حاصل کیا۔ ممکن ہے کسی کتاب یا رسالے کا نام مجھے اس وقت یاد نہ رہا ہو۔

فقیر سید وحید الدین مرحوم کے ساتھ میری آخری ملاقات کراچی میں ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ میں ممتاز حسن احسن کے یہاں مقیم تھا اور انھی کے ساتھ میں فقیر صاحب سے ملنے گیا تھا۔ اس وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ میری یہ ان کے ساتھ آخری ملاقات ہے۔

فقیر صاحب نے اس ملاقات میں جب مجھے "روزگارِ فقیر" کی جلد دوم عنایت کی تو اس میں اقبال کی تصاویر اتنی تعداد میں دیکھ کے میں حیران رہ گیا۔ میں نے اس وقت ان سے عرض کیا کہ ان تصاویر کو تو ایک البم کی صورت میں شائع ہونا چاہیے۔ انھوں نے فرمایا کہ اقبال کی تصاویر پر مشتمل میں ایک البم بھی شائع کر رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ ان تصاویر کے علاوہ میرے پاس بھی اقبال کی تصاویر اور تحریروں کے عکس کی خاصی تعداد موجود ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان تمام تصویروں اور تحریروں کو ملا کر ایک ضخیم البم شائع کیا جائے۔ فقیر صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس البم کے علاوہ جو اس وقت میں مرتب کر رہا ہوں ایک البم آپ مرتب کریں۔ یہ البم ہندوستان کی مختلف زبانوں میں چھاپے جائیں۔ ممتاز حسن مرحوم نے اس تجویز کو بے حد پسند کیا اور کہا کہ آپ کو "انوارِ اقبال" میں سے بھی تصاویر لینا چاہییں اور اس کے علاوہ بھی جہاں جہاں سے تصویریں یا تحریریں ملیں انھیں البم کی صورت میں یکجا کر دینا چاہیے لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ البم ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ہوں۔ بالخصوص ہندی میں، کیونکہ "اقبال ہندوستان اور پاکستان کی مشترکہ میراث ہے"۔

میں نے دراصل اُسی دن ہی سے اقبال البم کا نقشہ اپنے ذہن میں بنانا شروع کر دیا تھا یہ تو حالات کی انتہائی سازگاری تھی اور اسے میں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ کشمیر یونی ورسٹی، کلچرل اکاڈمی جموں و کشمیر اور وزارت اطلاعات و نشریات حکومتِ ہند کے فکر و عمل کی بدولت انجام کار میرا یہ خواب پہلے اقبال نمائش کے روپ میں شرمندۂ تعبیر ہوا اور اب وہ "مرقعِ اقبال" کی صورت میں اہلِ نظر کے سامنے آ رہا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مجھے اس بات کی مسرت ہے کہ میں یہ البم مرتب کر کے اپنے دو مرحوم دوستوں فقیر سید وحید الدین اور ممتاز حسن احسن کے ارشاد پر بھی عمل کر رہا ہوں۔

یہاں ڈائرکٹر پبلیکیشنز ڈویژن، وزارتِ اطلاعات و نشریات حکومتِ ہند کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ انھوں نے "مرقعِ اقبال" کو اپنی مطبوعات کی فہرست میں شامل کیا اور اقبال صدی تقاریب میں نمایاں حصّہ لیا۔

زیرِ نظر البم کی بات ہر اعتبار سے نامکمل رہے گی اگر میں اپنے دوست فرحت گیلانی کی اس امداد کا ذکر نہ کروں جو اس البم کی تشکیل کے سلسلے میں مجھے حاصل رہی، بلکہ یہ کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ اگر وہ اس سلسلے میں اپنا قیمتی وقت نہ دیتے تو مقررہ تاریخ تک اقبال نمائش کی تکمیل ممکن ہی نہیں تھی۔ یہی بات مجھے زیرِ نظر البم کے بارے میں کہنا ہے۔ اگر وہ البم کی تشکیل میں بھی میری مدد نہ کرتے تو اس کی اشاعت میں بے اندازہ تعویق ہوتی ان کا شکریہ ادا کرنا میں اپنا انتہائی خوشگوار فرض سمجھتا ہوں۔

نئی دہلی

۲ جولائی ۱۹۷۷ء

اقبال کا شجرۂ نسب

سکونت موضع چکو پرگنہ آدون

"ہمارے خاندان کی سکونت لوچر یا لوجر میں نہیں موضع چکو پرگنہ آدون میں تھی" (اقبال)

بابا صالح

(سترھویں صدی عیسوی) مزار کشمیر میں ہے (روایت جناب محمد نذیر صوفی) لیکن مقام معلوم نہیں ہوسکا۔

پشتوں کا سلسلہ معلوم نہیں ہوسکا

لول حج

(حج کا عاشق) انھوں نے متعدد مرتبہ پیدل حج کیا

پشتوں کا سلسلہ معلوم نہیں ہوسکا

شیخ جمال الدین

غالباً شیخ جمال الدین نے اٹھارویں صدی کے آخر میں بیوی بچوں سمیت کشمیر سے ہجرت کر کے سیال کوٹ میں سکونت اختیار کی

- شیخ عبدالرحمٰن
- شیخ محمد رمضان
- شیخ محمد رفیق (المعروف بہ شیخ رفیقا)
- شیخ محمد عبداللہ

شیخ نور محمد (المعروف بہ شیخ نتھو) ۹۰ سال کی عمر میں ۱۷ اگست ۱۹۲۰ء کو سیالکوٹ میں انتقال ہوا

انھیں بعض تذکرہ نگاروں نے حاجی نور محمد لکھا ہے، جو درست نہیں

شیخ غلام قادر

شیخ غلام محمد — ہیضے کے مرض سے روپڑ میں انتقال ہوا

- دختر
- دختر

ان دونوں لڑکیوں کی اولاد سیالکوٹ میں آباد ہے

بیگم امام بی بی سے شادی کی، جن کا ۹ نومبر ۱۹۱۴ء کو ۸۷ سال کی عمر میں انتقال ہوا

شیخ عطا محمد — ۱۸۵۹ء میں بمقام سیال کوٹ پیدا ہوئے — ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء کو انتقال ہوا

- شیخ اعجاز احمد — پیدائش ۶ جنوری ۱۸۹۹ء
- شیخ امتیاز احمد
- شیخ مختار احمد

شیخ محمد اقبال — پیدائش: ۹ نومبر ۱۸۷۷ء — انتقال: ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء

- دختر
- دختر
- دختر

- آفتاب اقبال
- معراج بیگم (بچپن میں انتقال ہوگیا)
- جاوید اقبال (پیدائش ۱۹۲۴ء)
- منیرہ (پیدائش ۱۹۳۰ء)

نوٹ: جن تاریخوں کے متعلق یقین نہیں تھا وہ درج نہیں کی گئیں۔

توقیتِ اقبال

شمار	واقعہ	مقام	تاریخ	کیفیت
۱	ولادت	سیال کوٹ	جمعہ، ۹ نومبر ۱۸۷۷ء	
۲	مڈل	اسکاچ مشن ہائی اسکول، سیالکوٹ	۱۸۹۱ء	
۳	میٹریکولیشن	اسکاچ مشن ہائی اسکول، سیالکوٹ	۱۸۹۳ء	امتیازی حیثیت سے پاس کیا، تمغہ اور وظیفہ پایا
۴	انٹرمیڈیٹ	اسکاچ مشن کالج، سیال کوٹ	۱۸۹۵ء	
۵	بی۔ اے میں داخلہ	گورنمنٹ کالج، لاہور	۱۸۹۵ء	
۶	پہلی بار مشاعرے میں شرکت	لاہور	۱۸۹۶ء	
۷	بی۔ اے	گورنمنٹ کالج، لاہور	۱۸۹۷ء	عربی میں یونی ورسٹی بھر میں اول آئے اور "جمال الدین طلائی تمغہ" انعام میں ملا۔
۸	ایم۔ اے (فلسفہ)	گورنمنٹ کالج، لاہور	۱۸۹۹ء	پنجاب بھر میں اوّل آئے "نانک شاہ تمغہ" انعام میں ملا۔
۹	میکلوڈ عربک ریڈر	اورینٹل کالج، لاہور	۱۸۹۹ء	
۱۰	"نالۂ یتیم" انجمنِ حمایتِ اسلام کے سالانہ جلسے میں پڑھی۔	لاہور	۱۹۰۰ء	یہ انجمنِ حمایتِ اسلام کا پندرھواں سالانہ اجلاس تھا جو ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ فروری ۱۹۰۰ء کو منعقد ہوا۔ یہ نظم ۲۴ فروری کے تیسرے اجلاس میں بعد نمازِ عصر پڑھی گئی شمس العلما مولانا نذیر احمد خاں اس اجلاس کے صدر تھے۔ (مولانا عبدالمجید سالک اور عبداللہ انور بیگ نے اس اجلاس کی تاریخ ۱۸۹۹ء لکھی ہے، جو صحیح نہیں۔
۱۱	قیام	بھاٹی دروازہ، لاہور	۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۵ء	

۱۲	"یتیم کا خطاب ہلالِ عید سے" انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں پڑھی۔	لاہور	۱۹۰۱ء	مولانا عبدالمجید سالک نے "ذکرِ اقبال" میں اِس نظم کا ذکر کرتے ہوئے یہ شعر نقل کیا ہے: پیامِ عیش و مسرت ہمیں سناتا ہے ہلالِ عید ہماری ہنسی اڑاتا ہے دراصل یہ شعر اقبال کی ایک بہت بعد کی نظم کا ہے اور اس کا عنوان ہے: "عید پر شعر لکھنے کی فرمائش کے جواب میں" یہ نظم ۱۹۱۲ء کی ہے۔ مذکورہ جلسے میں اقبال نے جو نظم پڑھی تھی اس کا پہلا شعر یہ ہے: اے مہِ عید بے حجاب ہے تو حسنِ خورشید کا جواب ہے تو
۱۳	"اشکِ خوں" (ملکہ وکٹوریہ کا مرثیہ جو فی البدیہہ کہا)	لاہور	۱۹۰۱ء	۲۲ جنوری کو کہا اور مسلمانوں کے اُس جلسے میں پڑھا جو ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر ۲۳ یا ۲۴ جنوری کو منعقد ہوا۔
۱۴	ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کا امتحان	لاہور	۱۹۰۱ء	
۱۵	"اسلامیہ کالج کا خطاب پنجاب کے مسلمانوں سے"	لاہور	۱۹۰۲ء	انجمنِ حمایتِ اسلام کے سترھویں سالانہ اجلاس میں ۲۲ فروری کے دوسرے جلسے میں پڑھی۔ میاں نظام الدین جلسے کے صدر تھے۔
۱۶	"ابرِ گہر بار" (فریادِ امت)	لاہور	۱۹۰۳ء	انجمن حمایتِ اسلام کے اٹھارویں سالانہ اجلاس میں ظہر اور عصر کے درمیان پڑھی۔ خان بہادر غلام احمد خاں مشیرِ مال ریاستِ جموں و کشمیر جلسے کے صدر تھے۔
۱۷	اسسٹنٹ پروفیسر	گورنمنٹ کالج، لاہور	۱۹۰۳ء	
۱۸	"علم الاقتصاد" کی اشاعت	لاہور	۱۹۰۳ء	علامہ اقبال کی سب سے پہلی تصنیف
۱۹	نظم "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" کی تخلیق		۱۰ اگست ۱۹۰۴ء	
۲۰	حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے مزار پر حاضری	دہلی	۱۹۰۵ء	
۲۱	روانگی	انگلستان	۱۹۰۵ء	
۲۲	پی۔ ایچ۔ ڈی	میونخ یونی ورسٹی، جرمنی	۱۹۰۷ء	
۲۳	عربی کے پروفیسر	لندن یونی ورسٹی	۱۹۰۷ء-۱۹۰۸ء	
۲۴	DEVELOPMENT OF METAPHYSICS IN PERSIA کی اشاعت	لندن	۱۹۰۸ء	
۲۵	بار ایٹ لا	لندن	۱۹۰۸ء	
۲۶	ہندوستان واپس ہوئے	لندن سے	۱۹۰۸ء	۲۷ جولائی ۱۹۰۸ء کو لاہور پہونچے
۲۷	مدّتِ قیام	انار کلی، لاہور	اکتوبر ۱۹۰۸ء تا ۱۹۲۱ء	

۲۸	بیرسٹری کی ابتدا	لاہور میں	۲۲ اکتوبر ۱۹۰۸ء	
۲۹	چیف کورٹ میں پریکٹس کرنے کی درخواست	لاہور	۲۴ اکتوبر ۱۹۰۸ء	
۳۰	"شکوہ" انجمنِ حمایتِ اسلام کے اجلاس میں	لاہور	۱۹۱۱ء	
۳۱	فلسفہ کے پروفیسر	گورنمنٹ کالج، لاہور	۱۹۱۱ء	
۳۲	علامہ اقبال نے اپنے استاد سید میر حسن کے پوتے سید محمد عبداللہ کو ان کے اصرار پر اپنے اشعار سنائے	انارکلی، لاہور	۱۹۱۳ء	علامہ اپنا کلام سنانے سے ہمیشہ گریز کرتے تھے۔ انجمنِ حمایتِ اسلام کے جلسوں کے علاوہ انھوں نے بہت کم اپنا کلام دوسرے جلسوں میں پڑھا یا کسی کو سنایا۔
۳۳	تاریخِ ہند (مڈل کلاس کے لیے)	لاہور	۱۹۱۳ء	اس کا خلاصہ جو امرتسر کے ایک ناشر نے ۱۹۱۴ء میں شائع کیا۔ جناب ممتاز حسن کی ذاتی لائبریری میں ان کے انتقال کے وقت تک محفوظ تھا۔ اصل کتاب نایاب ہے۔
۳۴	محترمہ امام بی بی والدۂ علامہ اقبال کا انتقال	سیالکوٹ	۹ نومبر ۱۹۱۴ء	مادرِ مخدومۂ اقبال رفت سوئے جنت زیں جہانِ بے ثبات گفت اکبر بادلِ پُر درد و غم رحلتِ مخدومہ تاریخِ وفات ۱۳۳۳ھ (اکبر)
۳۵	"اسرارِ خودی" کی اشاعت	لاہور	۱۹۱۵ء	
۳۶	دردِ گردہ کا پہلا حملہ	لاہور	۸ جولائی ۱۹۱۶ء	"تین روزے رکھے تھے کہ دردِ گردہ کے دورہ کی ابتدا محسوس ہوئی۔ دو روز سے روزہ سے بھی محروم ہوں۔" (مکتوب بنام نیاز الدین خاں)
۳۷	"رموزِ بے خودی" کی اشاعت	لاہور	۱۹۱۸ء	
۳۸	اپنے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کو ایک اہم خط	لاہور سے	۱۹۲۰ء	"میری تحقیق کے مطابق ہمارے خاندان کی سکونت 'لوچرہ' یا 'لوجر' میں نہیں، موضع چکوا پرگنہ آدون میں تھی۔" (اقبال)
۳۹	"اسرارِ خودی" کا انگریزی ترجمہ از آر۔ اے۔ نکلسن	لندن	۱۹۲۰ء	
۴۰	کشمیر کا سفر	سری نگر	جون ۱۹۲۱ء	نشاط باغ میں اپنی مشہور فارسی نظم "ساقی نامہ" کہی۔
۴۱	مدتِ قیام	میکلوڈ روڈ، لاہور	۱۹۲۲ء تا ۱۹۳۵ء	
۴۲	"سر" کا خطاب	لاہور	یکم جنوری ۱۹۲۳ء	
۴۳	"پیامِ مشرق" کی اشاعت	لاہور	۱۹۲۳ء	
۴۴	اسکولوں کے چھٹے، ساتویں اور آٹھویں درجے کے طلبا کے لیے تعلیمی نصاب (اردو کورس) کی ترتیب	لاہور	۱۹۲۴ء	ان کتابوں کی ترتیب میں حکیم احمد شجاع نے علامہ اقبال کا ہاتھ بٹایا۔
۴۵	"بانگِ درا" کی اشاعت		مارچ ۱۹۲۴ء	

۴۶	والدۂ آفتاب اقبال مختار بیگم کا انتقال		۲۱ اکتوبر ۱۹۲۴ء	
۴۷	ولادت جاوید اقبال	لاہور	۱۹۲۴ء	
۴۸	لیکچر بہ عنوان "اسلام اور اجتہاد"	اسلامیہ کالج، لاہور	۱۹۲۵ء	اس لیکچر کے دوران میں علاّمہ نے بڑے جوش کے ساتھ ترکی شاعر ضیا کا کلام سنایا۔
۴۹	پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے الیکشن میں کامیابی	لاہور	دسمبر ۱۹۲۶ء	
۵۰	کونسل کی مدتِ رکنیت	لاہور	۱۹۲۶ء سے ۱۹۲۹ء تک	
۵۱	"زبورِ عجم" کی اشاعت	لاہور	۱۹۲۷ء	اگر ہے ذوق تو خلوت میں پڑھ "زبورِ عجم" فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں (اقبال)
۵۲	دردِ گردہ کا دوسرا حملہ	لاہور	۱۹۲۸ء	یہ حملہ بہت شدید تھا۔ کانگریس کے مشہور لیڈر لالہ لاجپت رائے علاّمہ کی عیادت کو آئے تو انھیں مشورہ دیا کہ آپ حکیم نابینا صاحب (حکیم عبدالوہاب انصاری برادر ڈاکٹر انصاری) سے علاج کرائیں۔ چنانچہ علاّمہ بغرض علاج دہلی تشریف لے گئے۔
۵۳	RECONSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISLAM پر لیکچر	مدراس	۱۹۲۸ء	دراصل اس وقت تک لیکچروں کی تعداد تین تھی۔ مدراس، میسور اور حیدرآباد میں (تینوں جگہ) یہی تین لیکچر دیے گئے۔ بعد میں مزید تین لیکچروں کا اضافہ ہوا اور کتاب مدتوں تک SIX LECTURES کے نام سے مشہور رہی۔ اب نئے ایڈیشن میں لیکچروں کی تعداد سات ہے۔ لیکن اس کتاب کے اکثر و بیشتر شائقین اسے ابھی تک SIX LECTURES ہی کہتے ہیں اور SIX LECTURES ہی کے نام سے اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔
۵۴	سفرِ دکن اور مندرجہ بالا لیکچر	میسور	۱۰ جنوری ۱۹۲۹ء	مہاراجہ صاحب میسور کی ذاتی دعوت پر
۵۵	سفرِ دکن اور مندرجہ بالا لیکچر	حیدرآباد	۱۴ جنوری ۱۹۲۹ء	
۵۶	مولوی میر حسن کا انتقال	سیالکوٹ	۲۵ ستمبر ۱۹۲۹ء	مجھے اقبال اس سیّد کے گھر سے فیض پہنچا ہے پلے جو اس کے دامن میں وہی کچھ بن کے نکلے ہیں (اقبال)
۵۷	ولادتِ منیرہ	لاہور	۱۹۳۰ء	
۵۸	آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسے کی صدارت	الہ آباد	۱۹۳۰ء	
۵۹	شیخ نور محمد (والد علاّمہ اقبال) کا انتقال	سیالکوٹ	۱۷ اگست ۱۹۳۰ء	پدر و مرشد اقبال ازیں عالم رفت ما ہمہ راہرواں منزل ما ملکِ ابد ہاتف از حضرتِ حق خواست دو تاریخِ رحیل آمد آواز "اثرِ رحمت" و "آغوشِ لحد" ۱۳۴۹ھ ۱۳۴۹ھ (اقبال)

۶۰	اقبال نے پروفیسر یوسف سلیم چشتی کو "گلشن راز جدید" سبقاً سبقاً پڑھائی۔	لاہور	۱۹۳۱ء
۶۱	RECONSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISLAM کی اشاعت	لاہور	۱۹۳۱ء
۶۲	دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت	لندن	۷ ستمبر سے یکم دسمبر ۱۹۳۱ء ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو لاہور واپس پہنچے۔ اس سفر میں غلام رسول مہر اقبال کے ہمراہ تھے۔
۶۳	موتمرِ عالم اسلامی میں شرکت	یروشلم فلسطین	۱۹۳۱ء
۶۴	تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت	لندن	۱۷ نومبر سے ۲۴ دسمبر ۱۹۳۲ء تک
۶۵	نیپولین کے مزار پر	پیرس	۱۹۳۲ء تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن جاتے ہوئے۔
۶۶	مشہور ریسرچ اسکالر میسنون سے ملاقات	پیرس	۱۹۳۲ء
۶۷	مس فرکوہرسن سے ملاقات	پیرس	۱۹۳۲ء
۶۸	برگساں سے ملاقات	پیرس	۱۹۳۲ء اقبال نے برگساں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰہ "Do not vilify time, for time is God." تو برگساں تصورِ زماں کے بارے میں یہ نظریہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔
۶۹	نظم "دعا" کی تخلیق	مسجد قرطبہ اسپین	۱۹۳۳ء
۷۰	نظم "مسجد قرطبہ" کی تخلیق	اسپین	۱۹۳۳ء
۷۱	مسولینی سے ملاقات	روم (اٹلی)	۱۹۳۳ء
۷۲	پروفیسر آسن سے ملاقات	میڈرڈ (اسپین)	۱۹۳۳ء
۷۳	لیکچر	میڈرڈ یونی ورسٹی، میڈرڈ (اسپین)	۱۹۳۳ء
۷۴	جاوید نامہ کی اشاعت	لاہور	۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء کے شروع میں منظرِ عام پر آئی
۷۵	علالت کا آغاز	لاہور	۱۹۳۳ء
۷۶	سفر افغانستان		اکتوبر ۱۹۳۳ء حکومتِ افغانستان کی دعوت پر
۷۷	ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری	پنجاب یونی ورسٹی، لاہور	۴ دسمبر ۱۹۳۳ء
۷۸	عید کی نماز کے بعد گرم سویاں دہی میں ملا کر کھائیں، شدید نزلے اور کھانسی میں مبتلا ہو گئے، گلا بھی بیٹھ گیا۔	لاہور	جنوری ۱۹۳۴ء

۷۹	والدۂ جاوید سردار بیگم کا انتقال	لاہور	جنوری ۱۹۳۴ء
۸۰	"بالِ جبریل" کی اشاعت	لاہور	۱۹۳۵ء
۸۱	مولانا حالی کی برسی میں شرکت	پانی پت	اکتوبر ۱۹۳۵ء
۸۲	سر راس مسعود کے یہاں قیام	بھوپال	۱۹۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک متعدد بار
۸۳	برقی علاج	بھوپال	۱۹۳۵ء
۸۴	وصیت نامہ کی تحریر	لاہور	۱۹۳۵ء
۸۵	"ضربِ کلیم" کی اشاعت	لاہور	اپریل ۱۹۳۶ء
۸۶	"پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" کی اشاعت	لاہور	ستمبر ۱۹۳۶ء
۸۷	ضیق النفس کی شکایت	لاہور	۱۹۳۶ء کے آخر میں
۸۸	نادرہ مسعود کی پیدائش پر تاریخی قطعہ	بھوپال	یکم مارچ ۱۹۳۷ء
۸۹	موتیا بند کی شکایت	لاہور	۱۹۳۷ء
۹۰	جامعہ ازہر کے علماء کی اقبال سے ملاقات	لاہور	۱۹۳۷ء
۹۱	حکیم نابینا صاحب کا علاج	دہلی	اپریل ۱۹۳۷ء
۹۲	دردِ نقرس کی ابتدا	لاہور	۱۹۳۷ء
۹۳	مدّتِ قیام	جاوید منزل، میورروڈ، لاہور	۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۸ء
۹۴	جواہر لال نہرو اور اقبال کی ملاقات	لاہور	جنوری ۱۹۳۸ء
۹۵	دمہ کے شدید دورے	لاہور	۱۹۳۸ء کے شروع میں
۹۶	دردِ گردہ کا تیسرا حملہ	لاہور	۱۹۳۸ء
۹۷	وفات	لاہور	۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء
۹۸	"ارمغانِ حجاز" کی اشاعت علامہ کے انتقال کے بعد	لاہور	۱۹۳۸ء

فہرستِ تصاویر

اقبال

اقبال اور ان کا خاندان

اقبال کے اساتذہ

اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی اسناد

تو ابھی رہ گذر میں ہے قیدِ مقام سے گذر

اقبال اور مسجدِ قرطبہ

اقبال اصحاب و احباب کے ساتھ

۹۴ ادارۂ معارفِ اسلامیہ کا استقبالیہ جلسہ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب شریک تھے :
پروفیسر احسان سمیع حقی، علامہ عبداللہ یوسف علی، سر عبدالقادر، حبیب الرحمٰن شیروانی، اقبال خلیفہ شجاع الدین، خان بہادر ملک زماں مہدی خاں، پروفیسر محمد اقبال، خان بہادر سید مقبول شاہ، ڈاکٹر بی۔ اے قریشی، پروفیسر اے احمد، غلام محمد، ملک برکت علی، غلام محی الدین قصوری، ڈاکٹر منصور احمد، ایم۔ یو۔ کیو۔ شیروانی، شیخ عظیم اللہ، ایم اسلم، پروفیسر محمد شفیع، نذیر احمد، پروفیسر محمد دین تاثیر، فضل حق، کے۔ ایل قاضی، محمد حسن، پروفیسر مولوی ظفر اقبال، سید عبداللطیف تپش، ڈاکٹر عبدالعلیم، ڈاکٹر ایم صدیقی، شمس العلماء محمد عبدالرحمٰن، مولوی مرتضیٰ حسین، پروفیسر علیم الدین سالک، پروفیسر ایس عبدالقادر، ایس۔ ایم عبداللہ، ممتاز حسین، پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ، ڈاکٹر اظہر علی، غلام مصطفیٰ تبسم، ڈاکٹر عنایت اللہ، ڈاکٹر حسین ہمدانی، ایم۔ اے چغتائی، ایچ۔ ایم شیروانی۔

لاہور ۱۹۳۳ء ۶۵

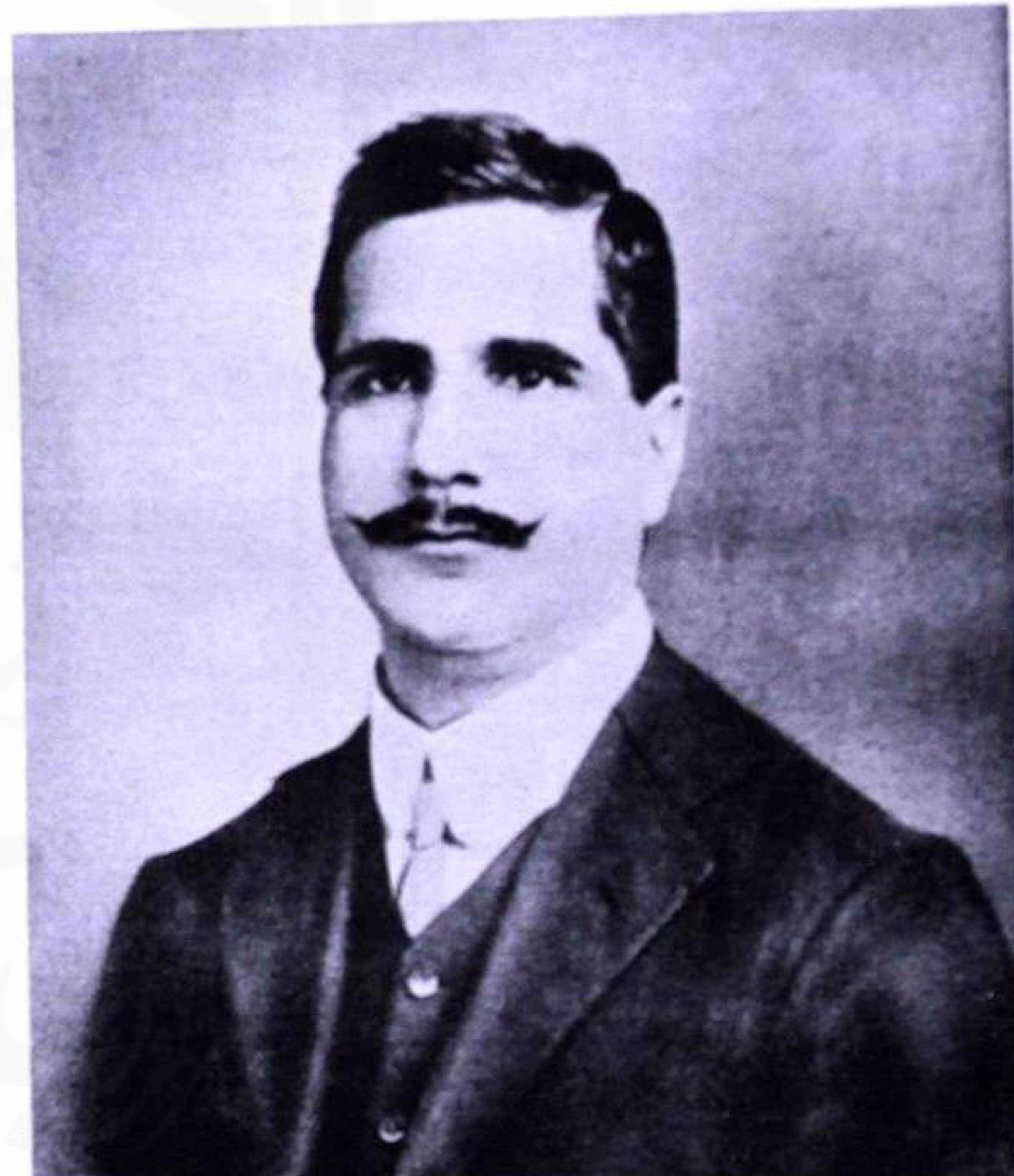
تصانیفِ اقبال کی پہلی اشاعتوں کے سرورق

۹۵	علم الاقتصاد	۱۹۰۳ء	۶۶
۹۶	THE DEVELOPMENT OF METAPHYSICS IN PERSIA	۱۹۰۸ء	۶۶
۹۷	اسرارِ خودی	۱۹۱۵ء	۶۶
۹۸	رموزِ بے خودی	۱۹۱۸ء	۶۷
۹۹	بانگِ درا	۱۹۲۴ء	۶۷
۱۰۰	پیامِ مشرق	۱۹۲۳ء	۶۷
۱۰۱	زبورِ عجم	۱۹۲۷ء	۶۸
۱۰۲	RECONSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISLAM	۱۹۳۰ء	۶۸
۱۰۳	مسافر	۱۹۳۴ء	۶۸
۱۰۴	بالِ جبریل	۱۹۳۵ء	۶۹
۱۰۵	مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق"	۱۹۳۶ء	۶۹
۱۰۶	"ضربِ کلیم" کا نسخہ جو اقبال نے ڈاکٹر سید عبدالباسط کو تحفتہً دیا۔	۱۹۳۶ء	۶۹

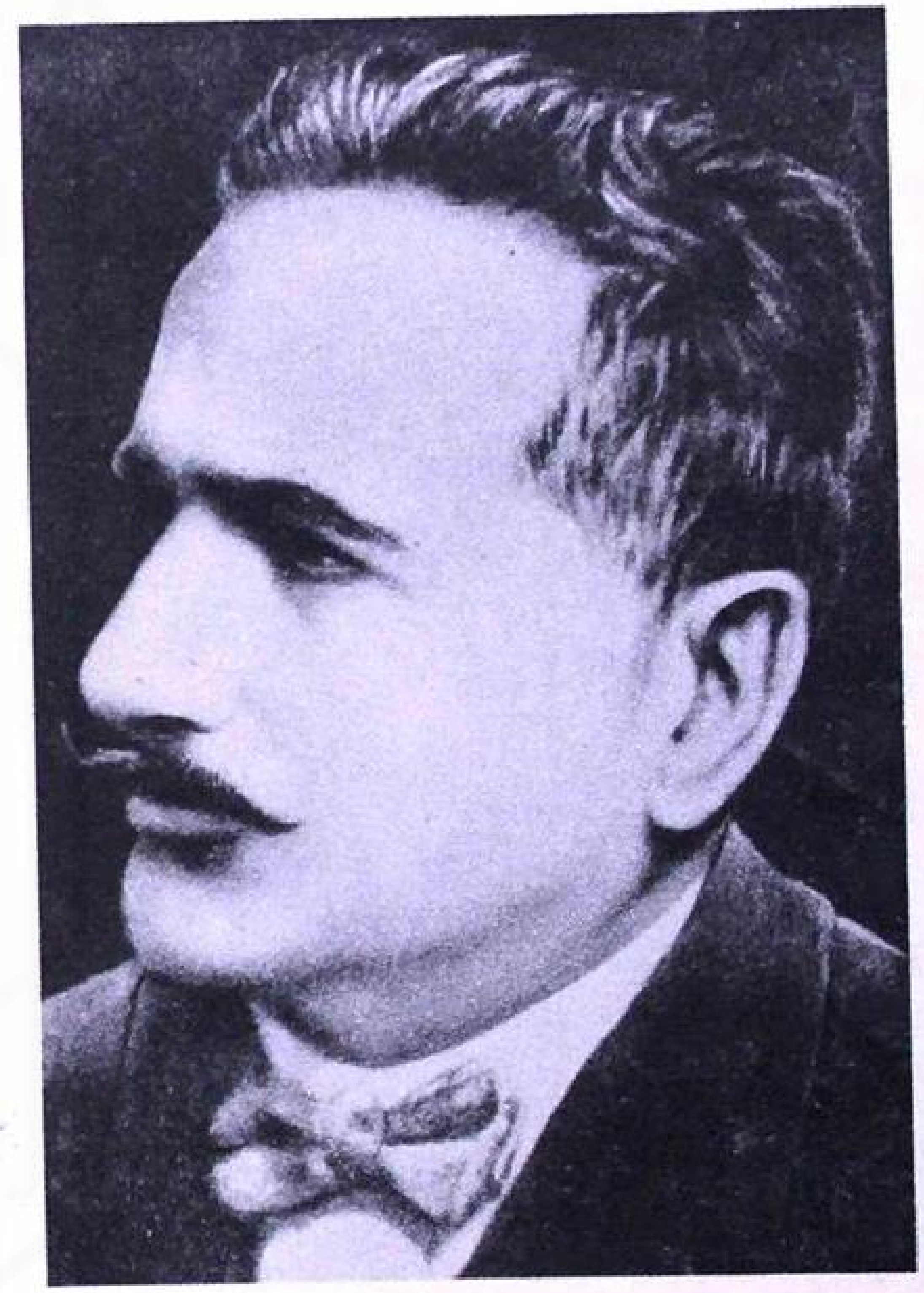
اقبال



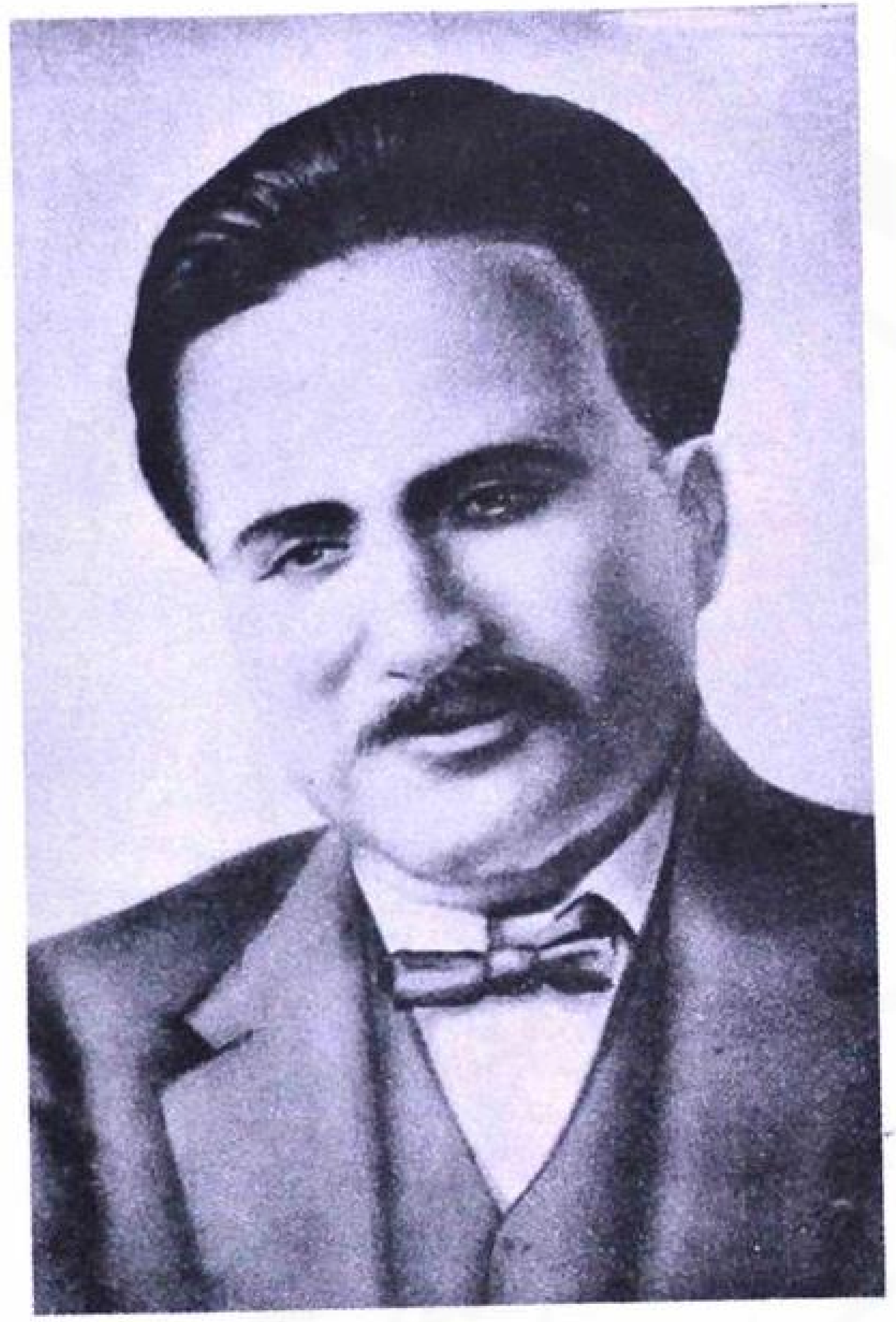
اقبال عالم پیری میں



اقبال عالم جوانی میں



اقبال، لندن ۱۹۰۷ء

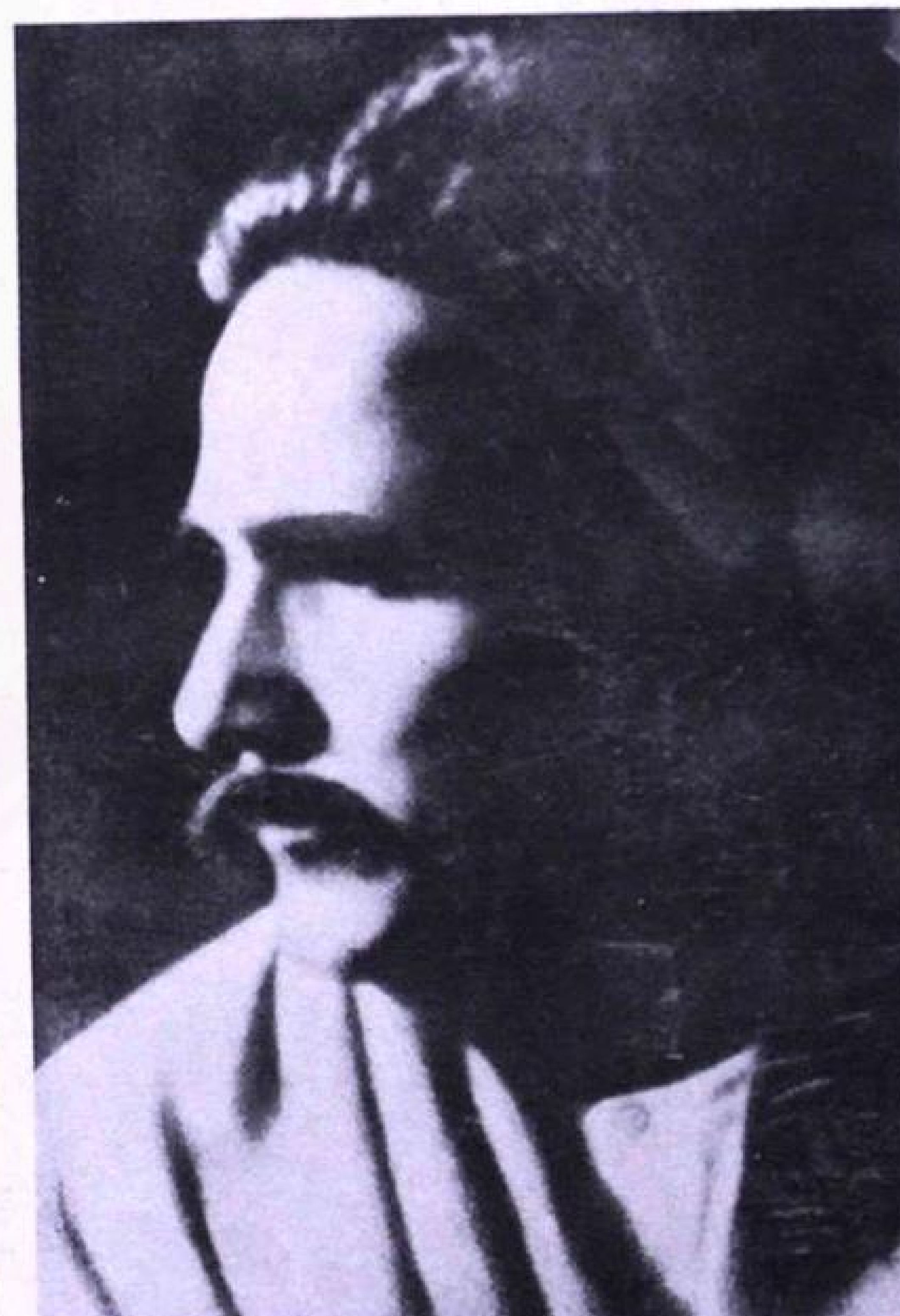


اقبال، لندن ۱۹۰۷ء



اقبال، لاہور ۱۸۹۹ء

اقبال، شملہ ۱۹۲۲ء



اقبال ، لاہور ۱۹۲۲ء



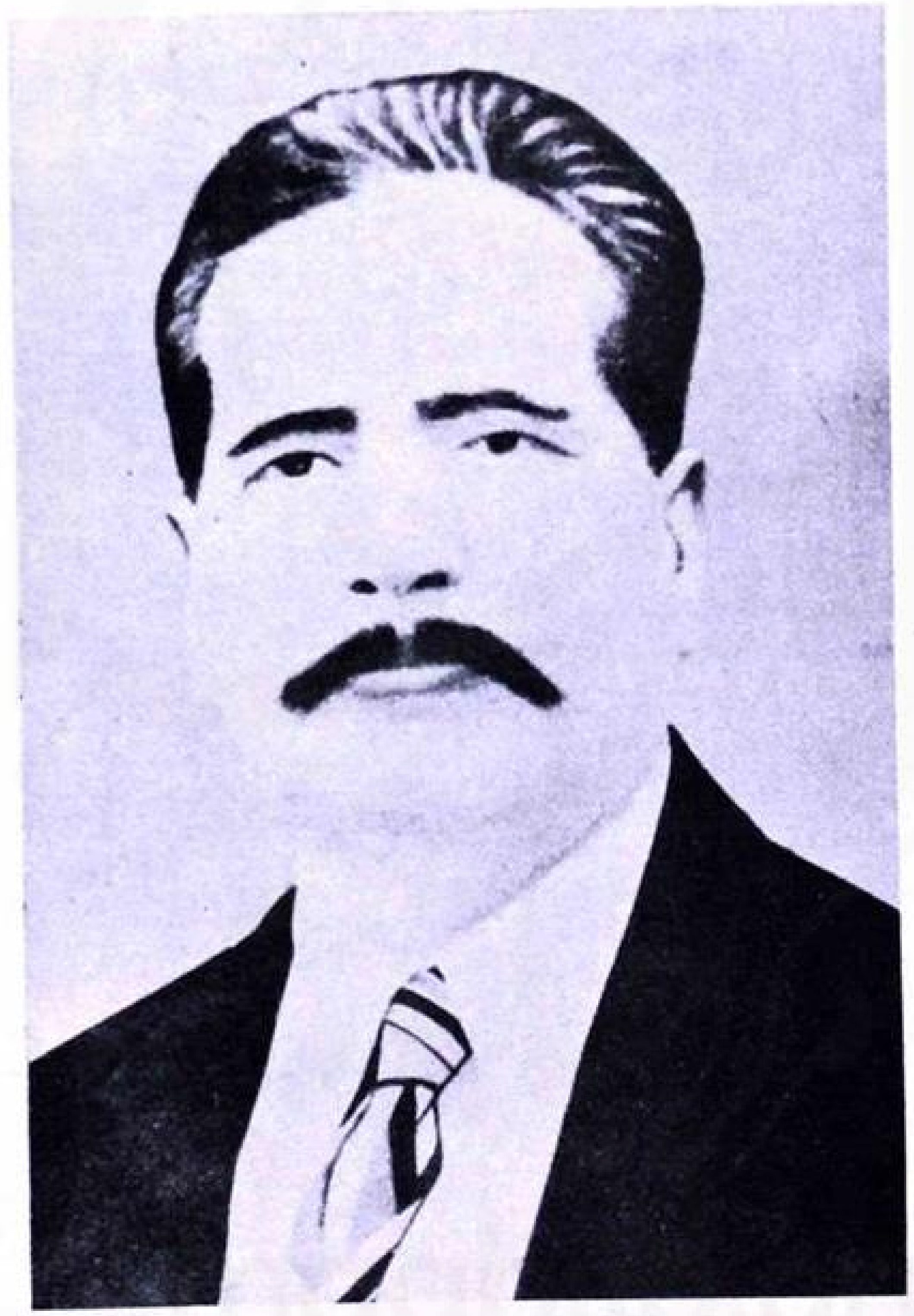
اقبال اپنی لائبریری میں (لاہور ۱۹۲۲ء)

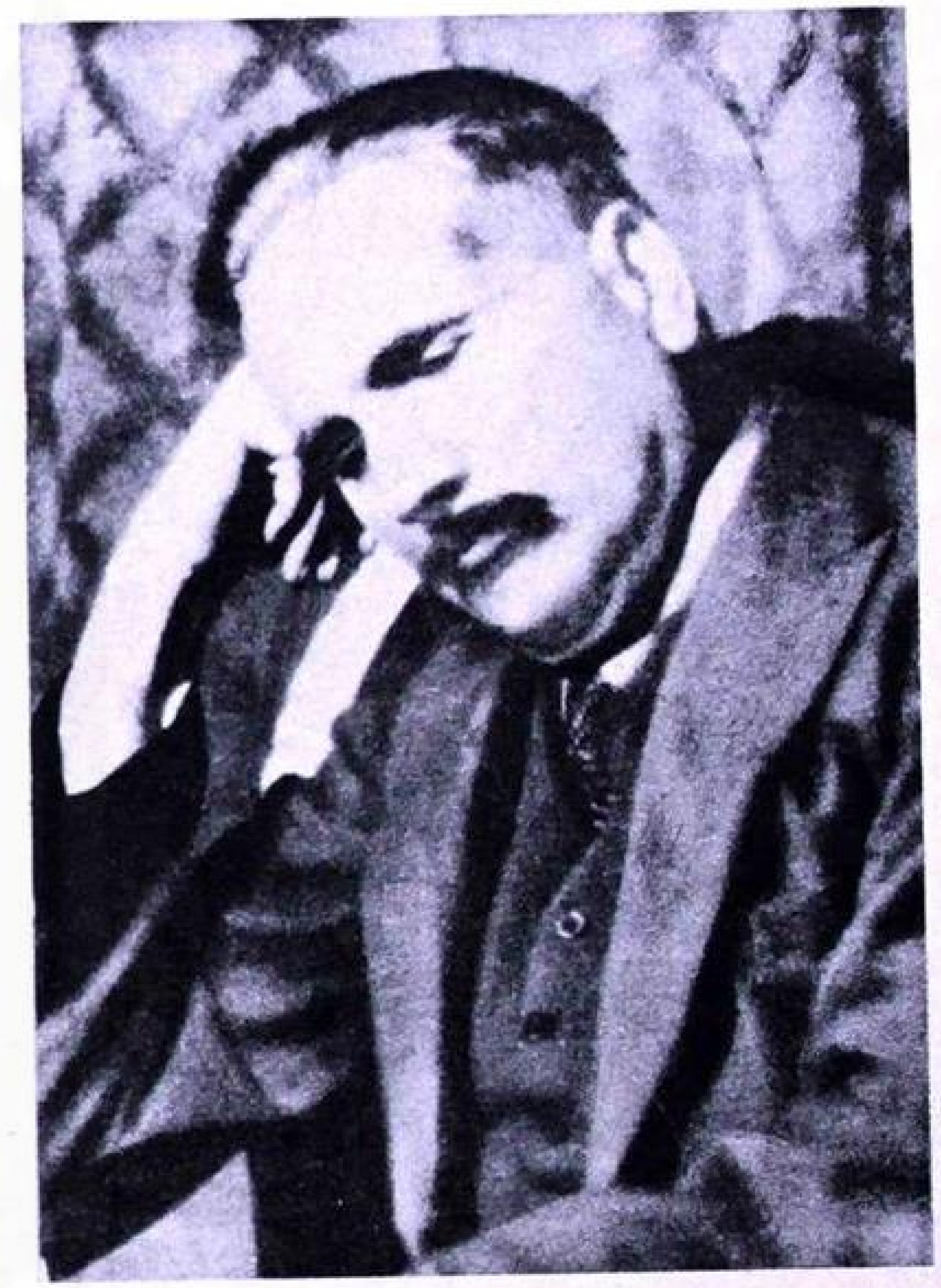




اقبال، پیرس ۱۹۳۱ء فوٹو از امرتا شیرگل

اقبال ، لاہور ۱۹۳۱ء





اقبال، پیرس ۱۹۳۱ء فوٹو از امرتا شیرگل

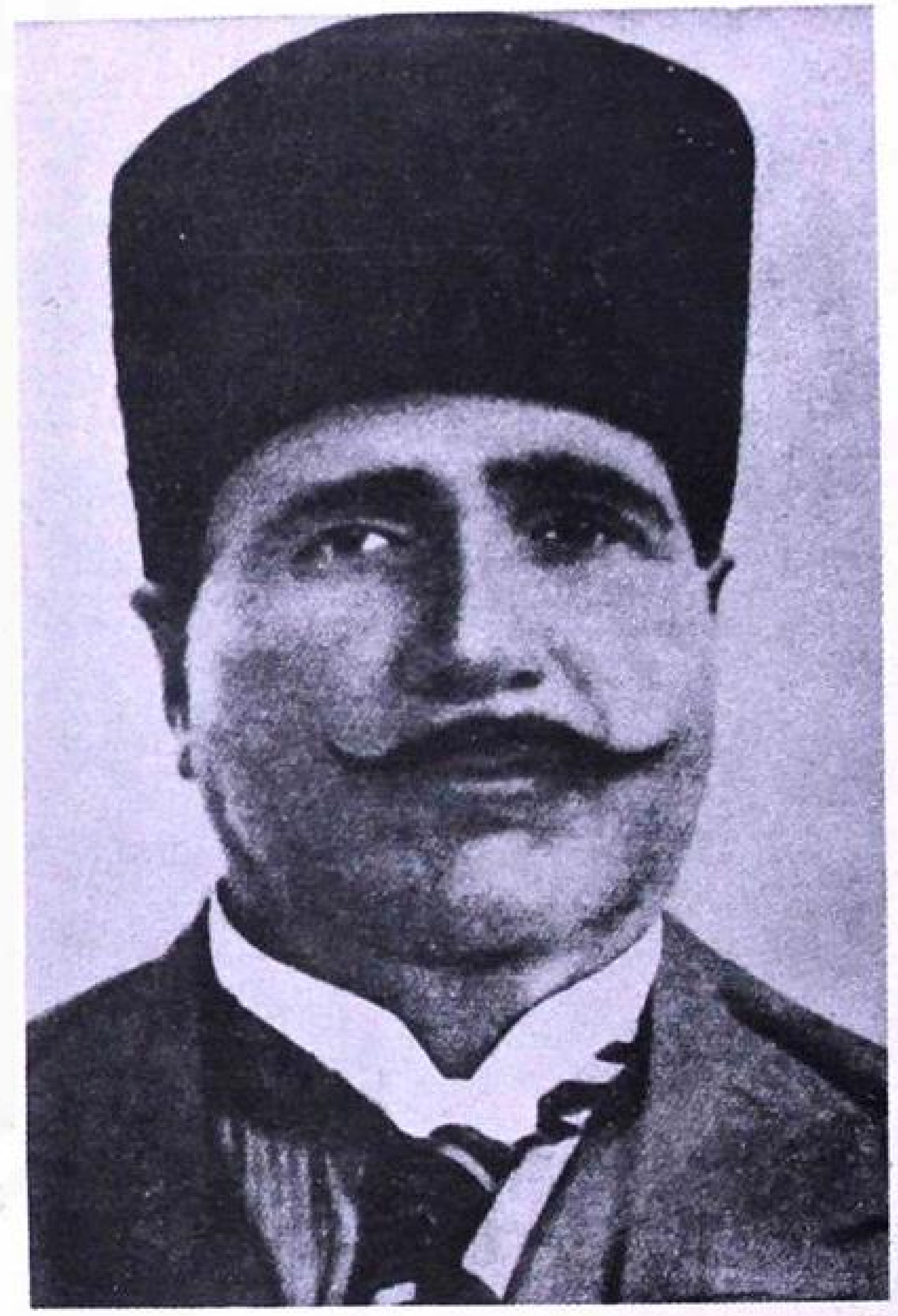
پنجاب یونی ورسٹی لاہور نے ۱۹۳۳ء میں اقبال کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری عطا کی ۔ اس موقع کی دو تصویریں



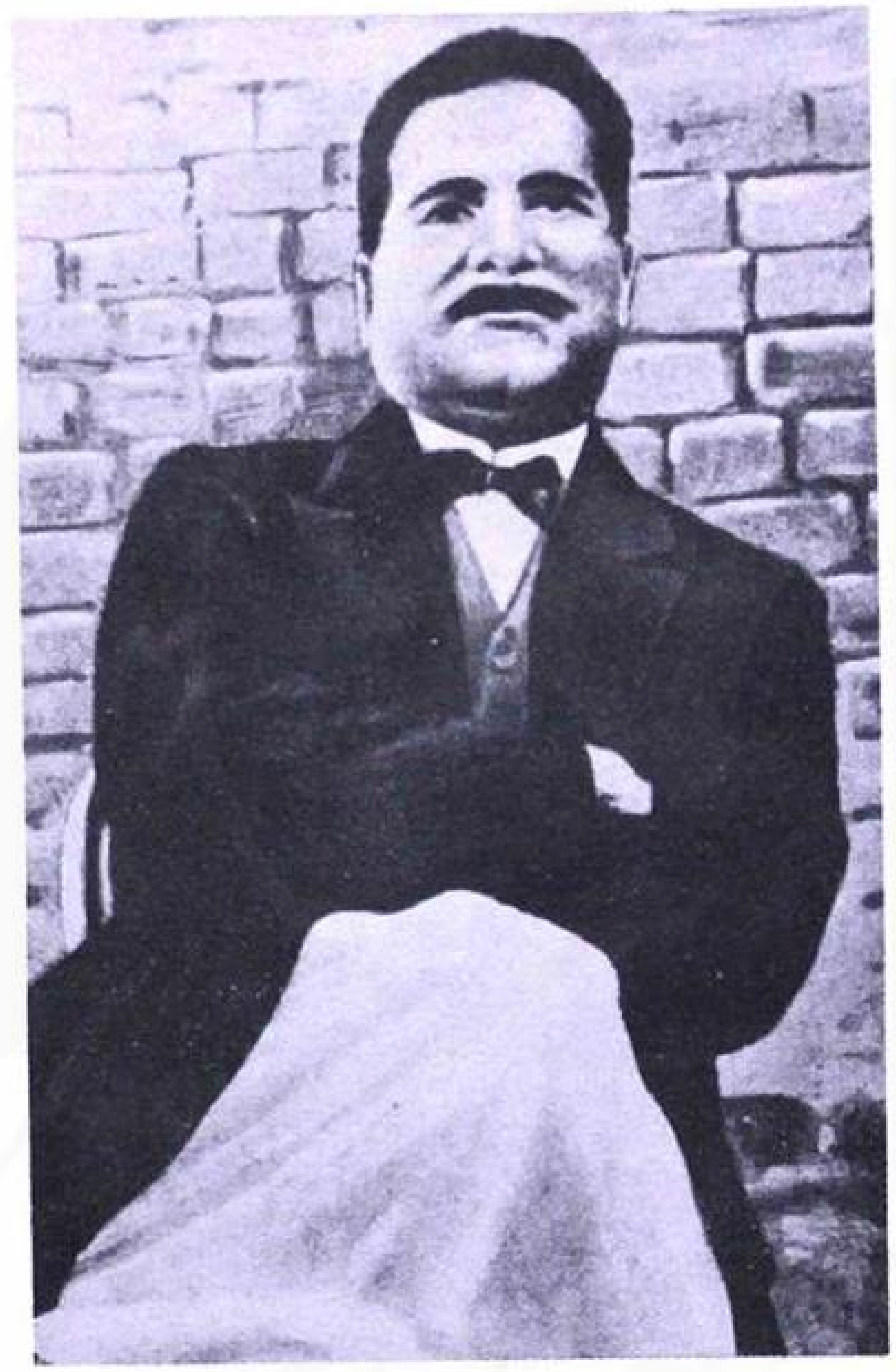




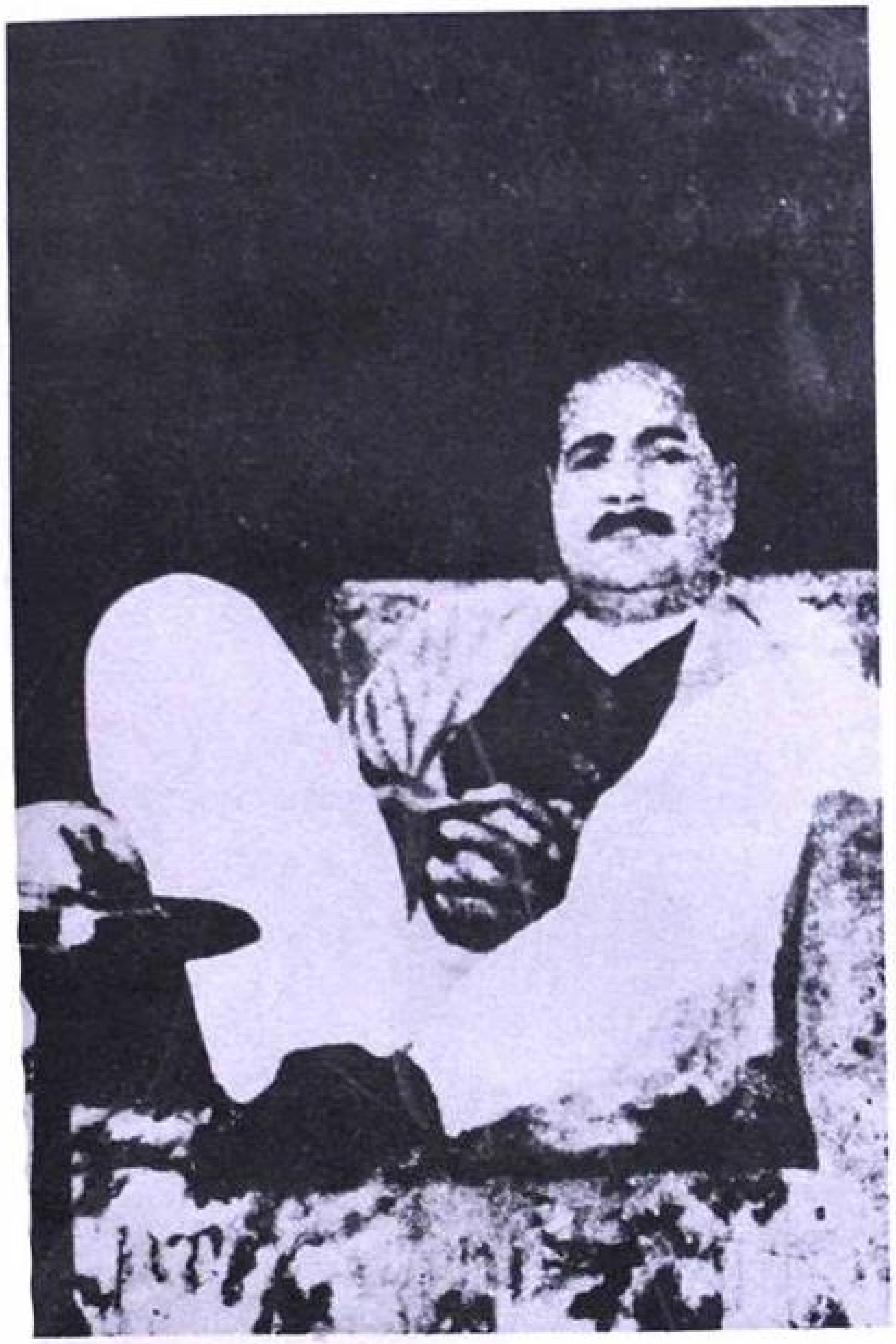
اقبال "جاوید نامہ" کی اشاعت کے بعد (لاہور ۱۹۳۲ء)



اقبال ، لاہور ۱۹۳۳ء



اقبال ، لاہور ۱۹۳۴ء



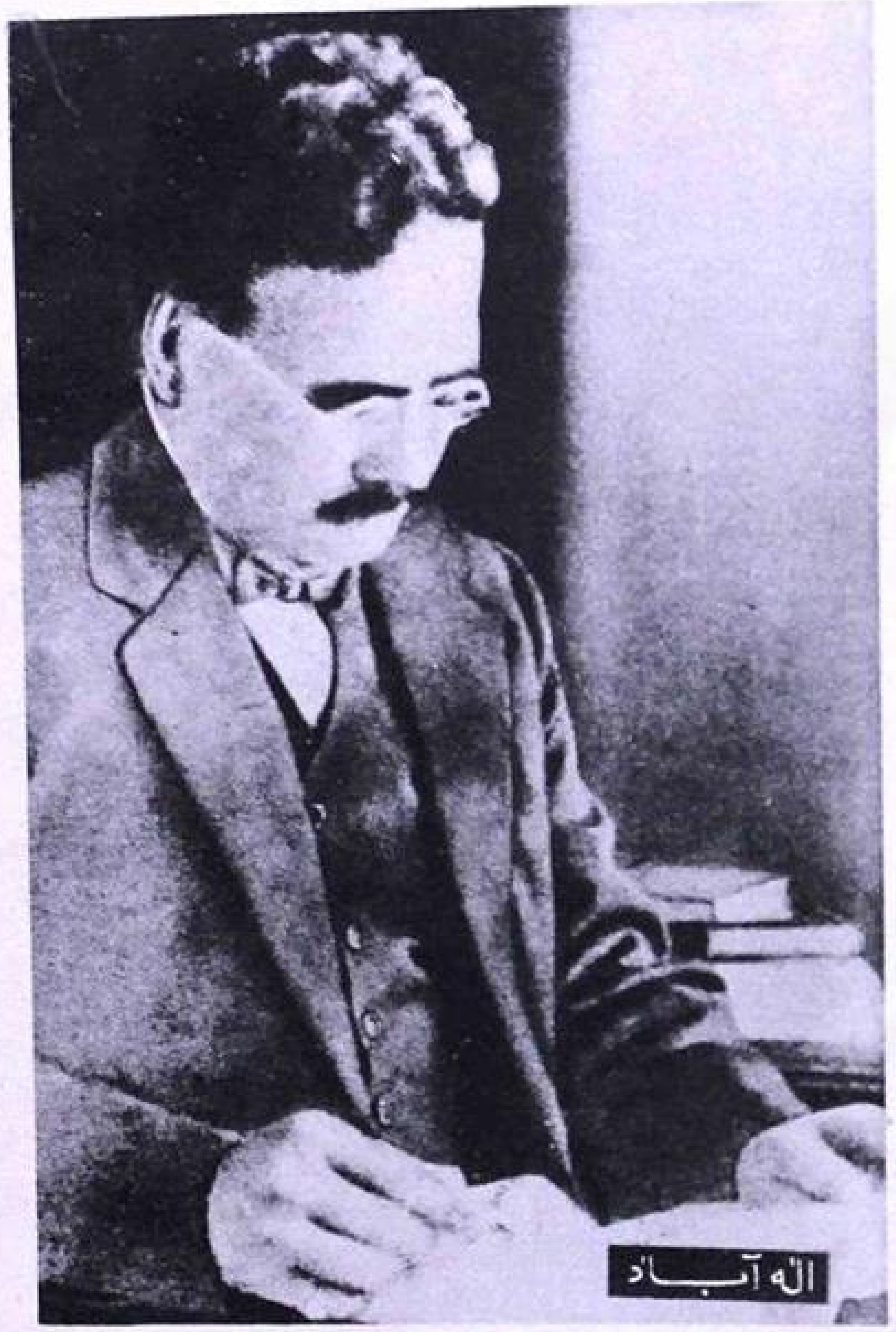
اقبال کا غیر رسمی اندازِ نشست   لاہور ۱۹۳۵ء

اس تصویر میں اقبال جس شیروانی میں ملبوس ہیں
اس کا کپڑا ان کے عزیز دوست اور حیدرآباد دکن
کے وزیرِ اعظم مہاراجہ سرکشن پرشاد نے بطور تحفہ بھجوایا تھا



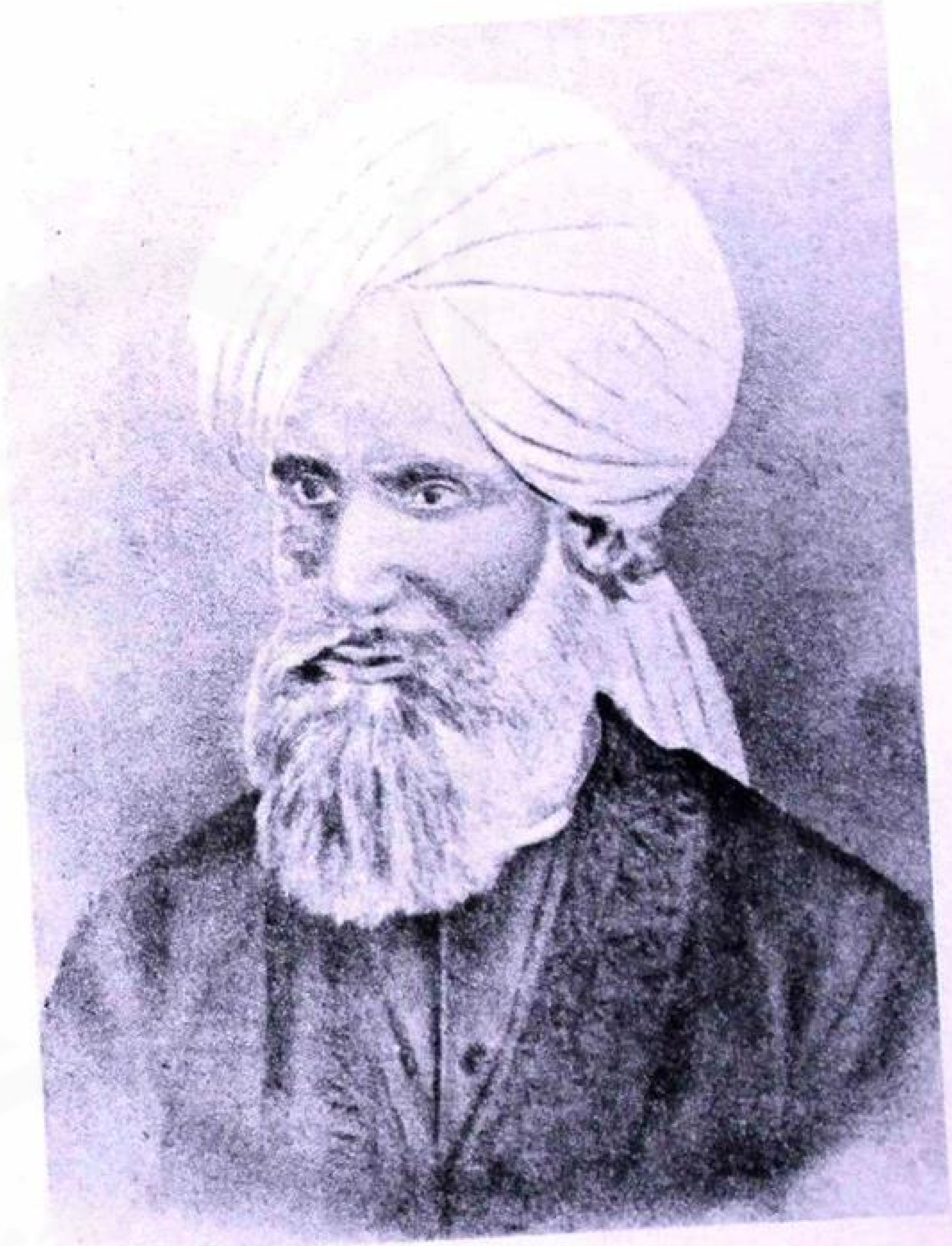


اقبال کا ایک روپ



اقبال محوِ مطالعہ

اقبال اوران کا خاندان



شیخ نور محمد اقبال کے والد



علاّمہ اقبال کی والدہ بیگم امام بی بی

اقبال اپنے بیٹے جاوید اقبال کے ساتھ

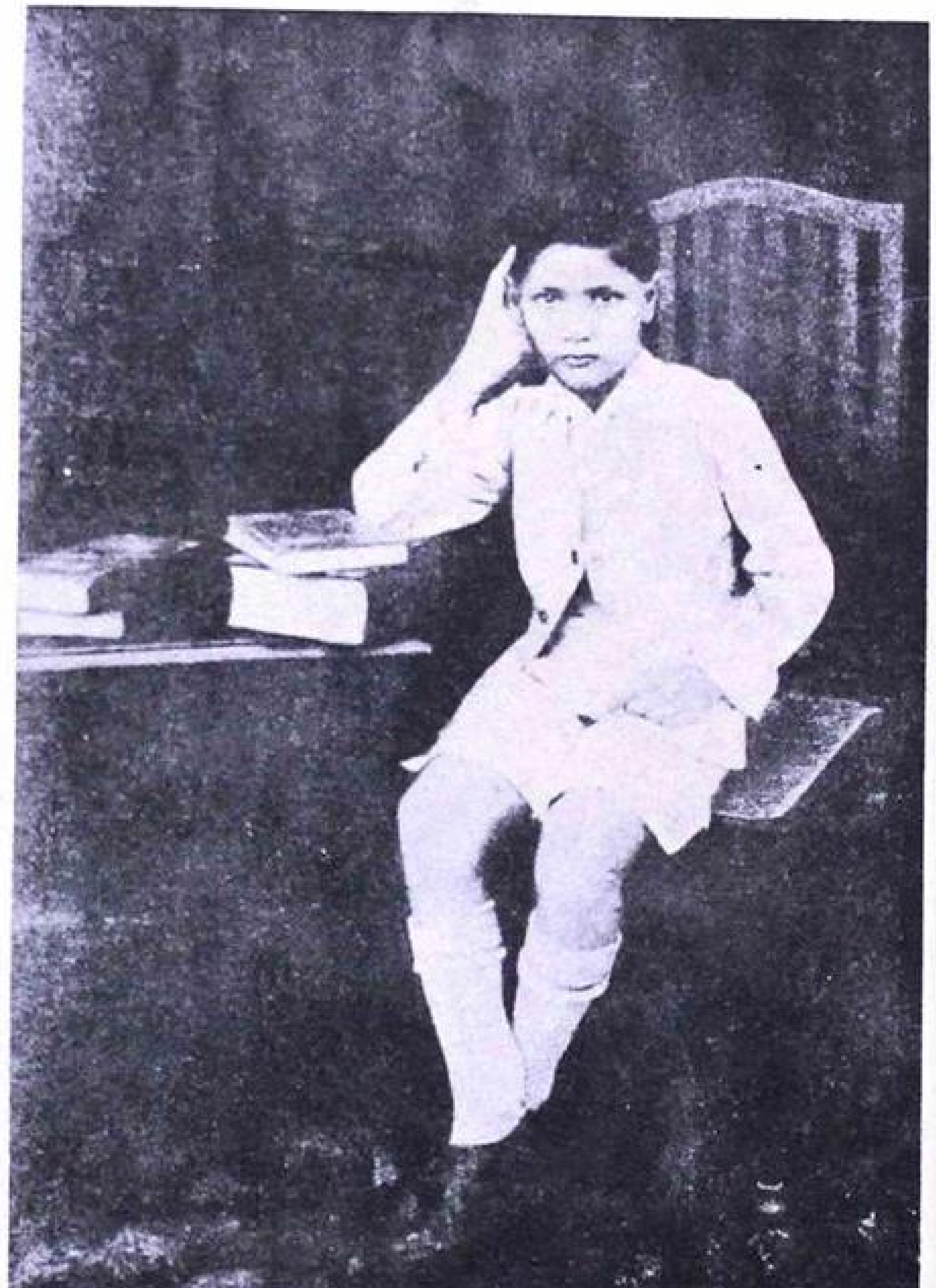




اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد

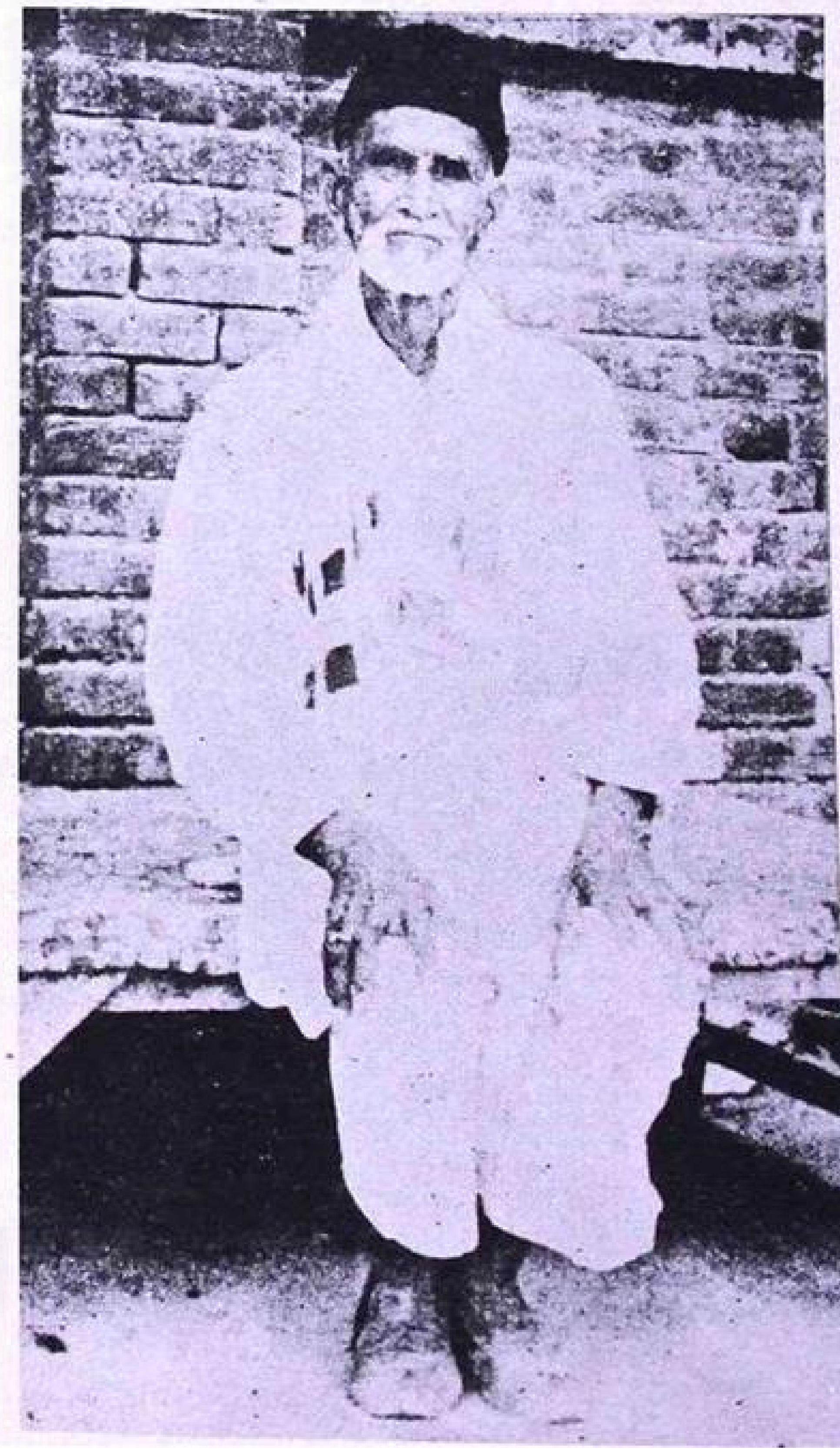


علّامہ اقبال کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد



علّامہ اقبال کے فرزند جاوید اقبال عالمِ طفلی میں

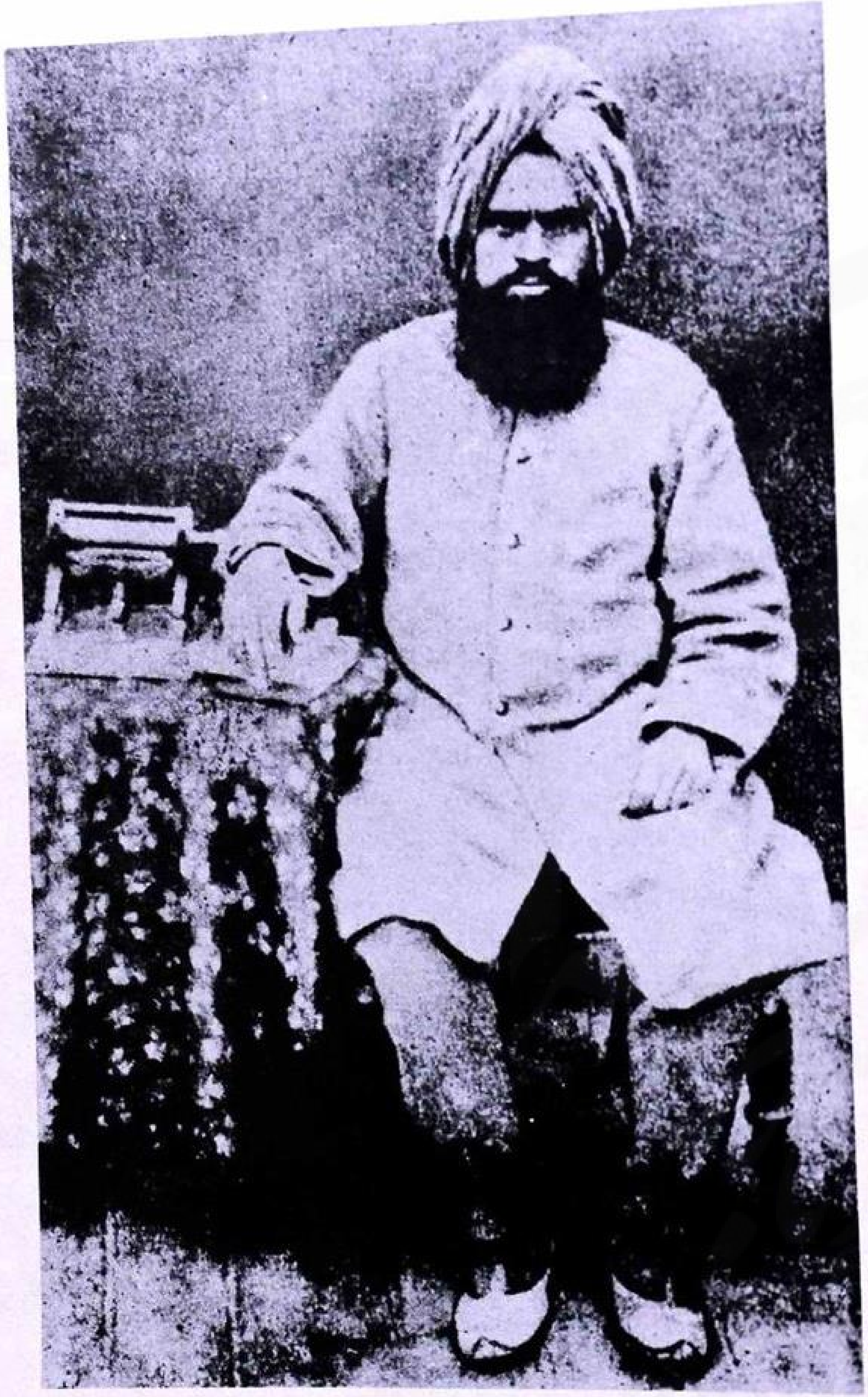
علّامہ اقبال کا دیرینہ خادم علی بخش
جسے شاعرِ مشرق کی ٣٩ سال تک
خدمت کرنے کا فخر حاصل رہا۔



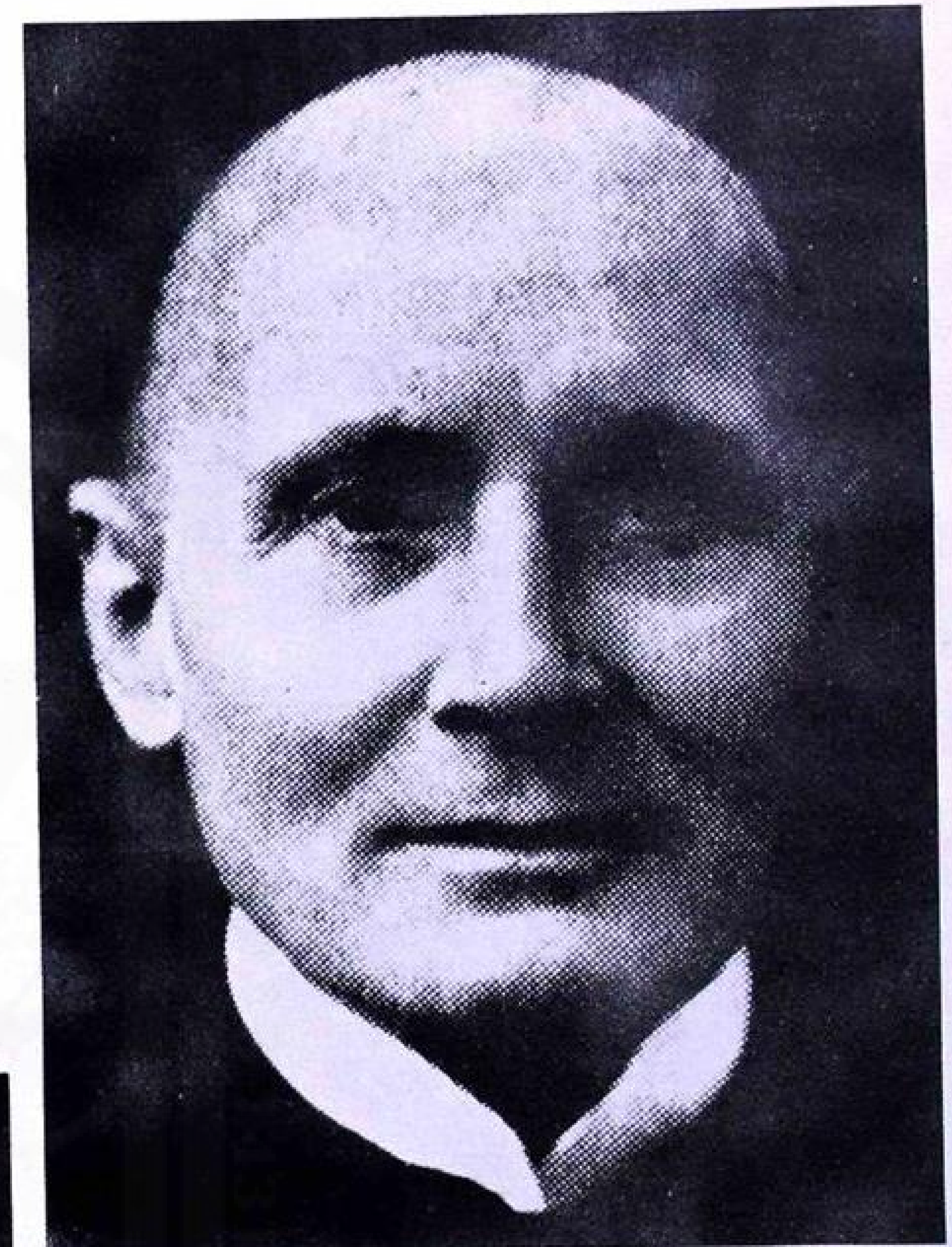
اقبال کے اساتذہ



حضرت داغ دہلوی

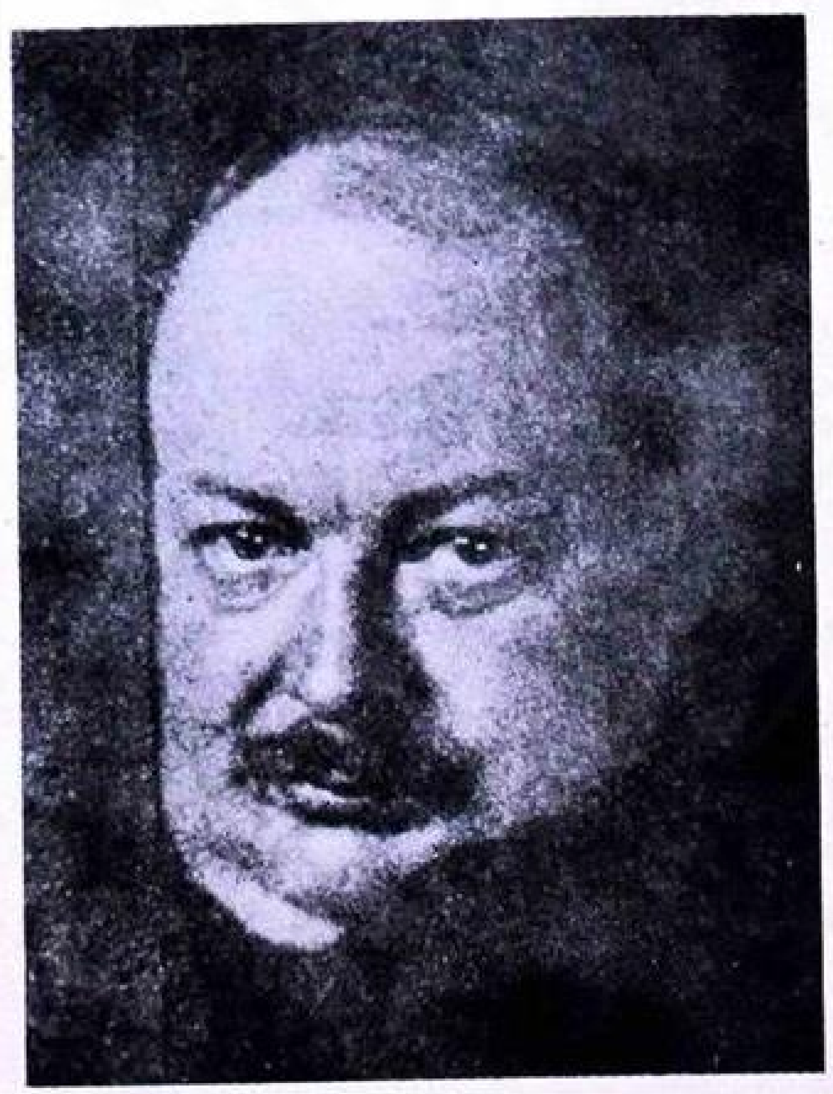


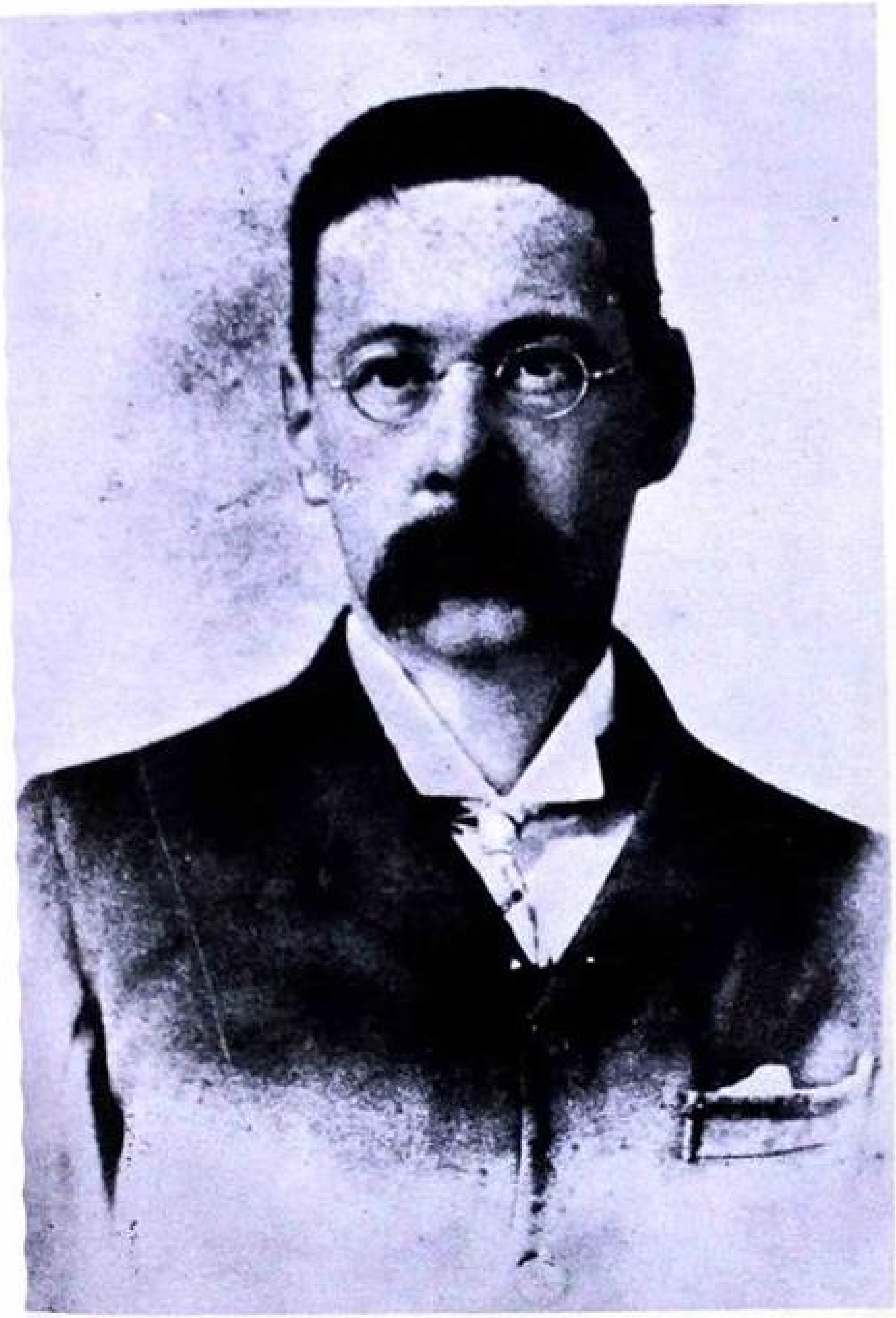
شمس العلماء مولوی سید میر حسن



پروفیسر وائٹ ہیڈ

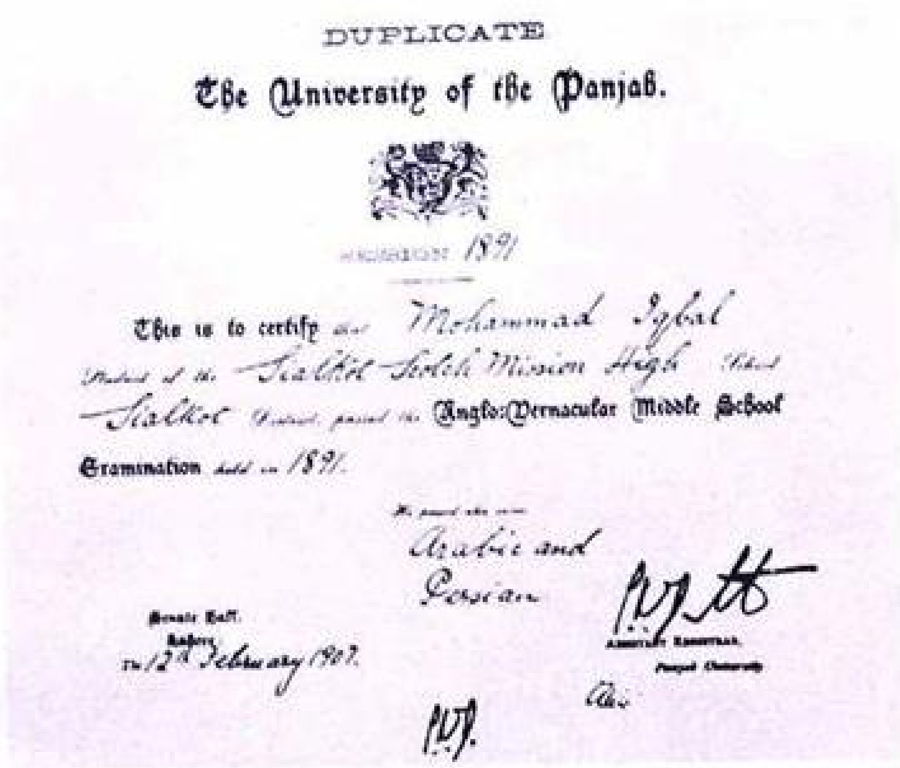
ڈاکٹر میکٹیگرٹ





پروفیسر ٹامس آرنلڈ

اسکول، کالج
اور
یونی ورسٹی کی اسناد



DUPLICATE

The University of the Panjab.

SESSION 1891

This is to certify that Mohammad Iqbal Student of the Sialkot Scotch Mission High School Sialkot District, passed the Anglo-Vernacular Middle School Examination held in 1891.

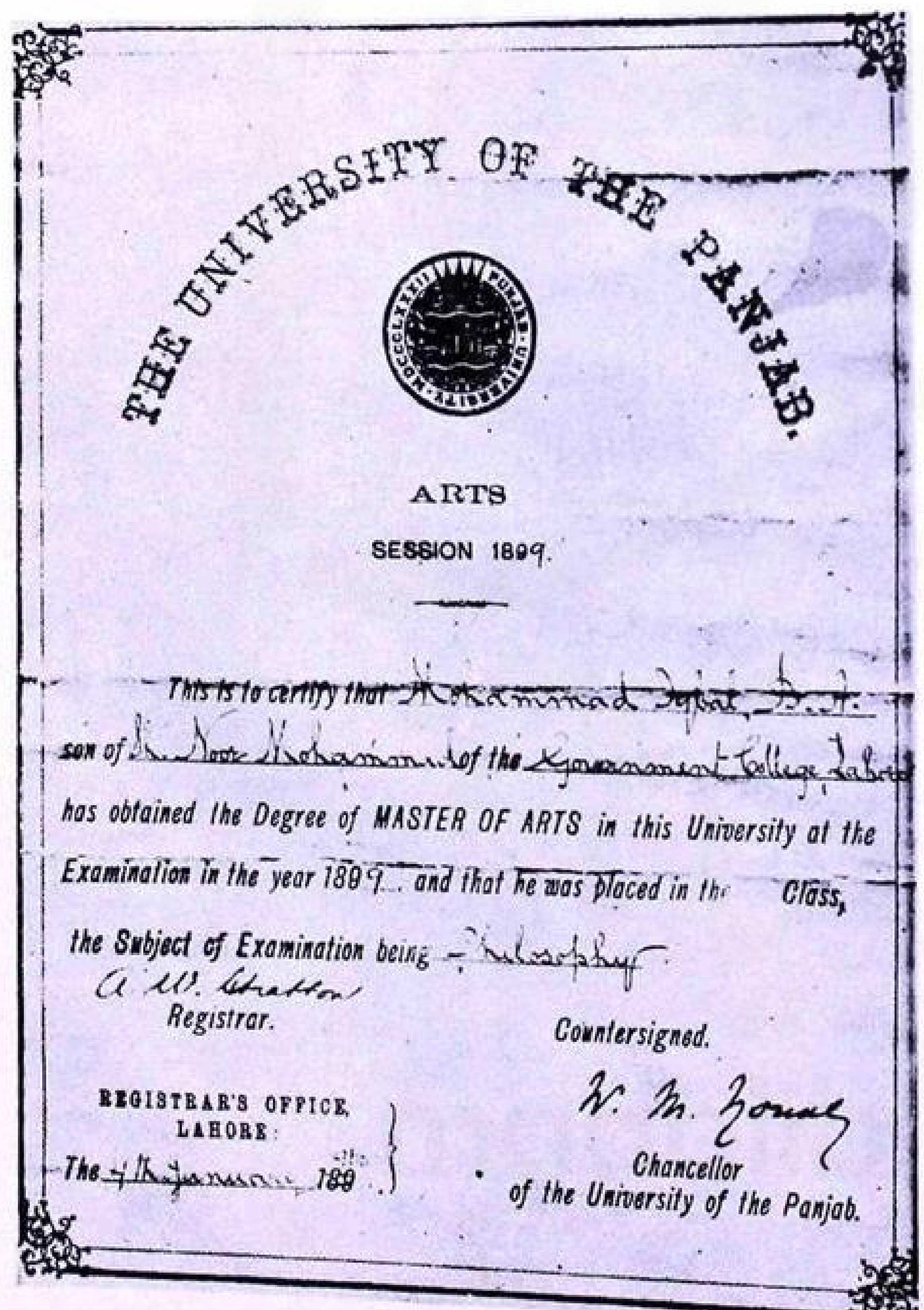
He passed also in Arabic and Persian

Senate Hall, Lahore, the 12th February 1907.

Assistant Registrar, Panjab University

مڈل کا سرٹیفکیٹ

۱۸۹۱ء



THE UNIVERSITY OF THE PANJAB.

ARTS

SESSION 1899.

This is to certify that Mohammad Iqbal, B.A. son of Sh. Noor Mohammad of the Government College Lahore has obtained the Degree of MASTER OF ARTS in this University at the Examination in the year 1899 and that he was placed in the Class, the Subject of Examination being Philosophy

A. W. Stratton
Registrar.

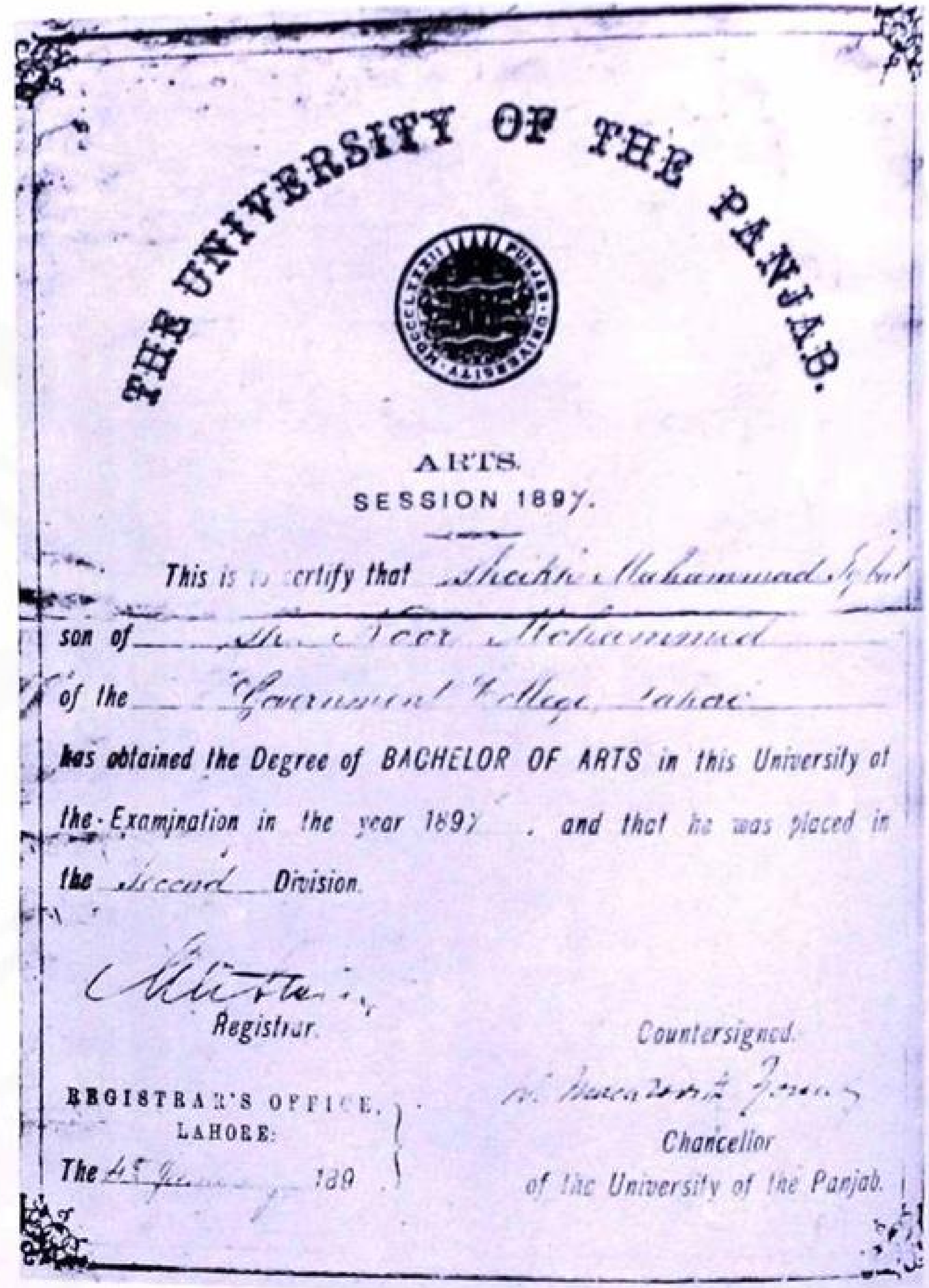
Countersigned.

W. M. Young
Chancellor
of the University of the Panjab.

REGISTRAR'S OFFICE, LAHORE:
The 4th January 189

ایم۔اے کی ڈگری

۱۸۹۹ء



THE UNIVERSITY OF THE PANJAB.

ARTS.

SESSION 1897.

This is to certify that Sheikh Mohammad Iqbal son of Sh. Noor Mohammad of the Government College Lahore has obtained the Degree of BACHELOR OF ARTS in this University at the Examination in the year 1897, and that he was placed in the Second Division.

Registrar.

Countersigned.

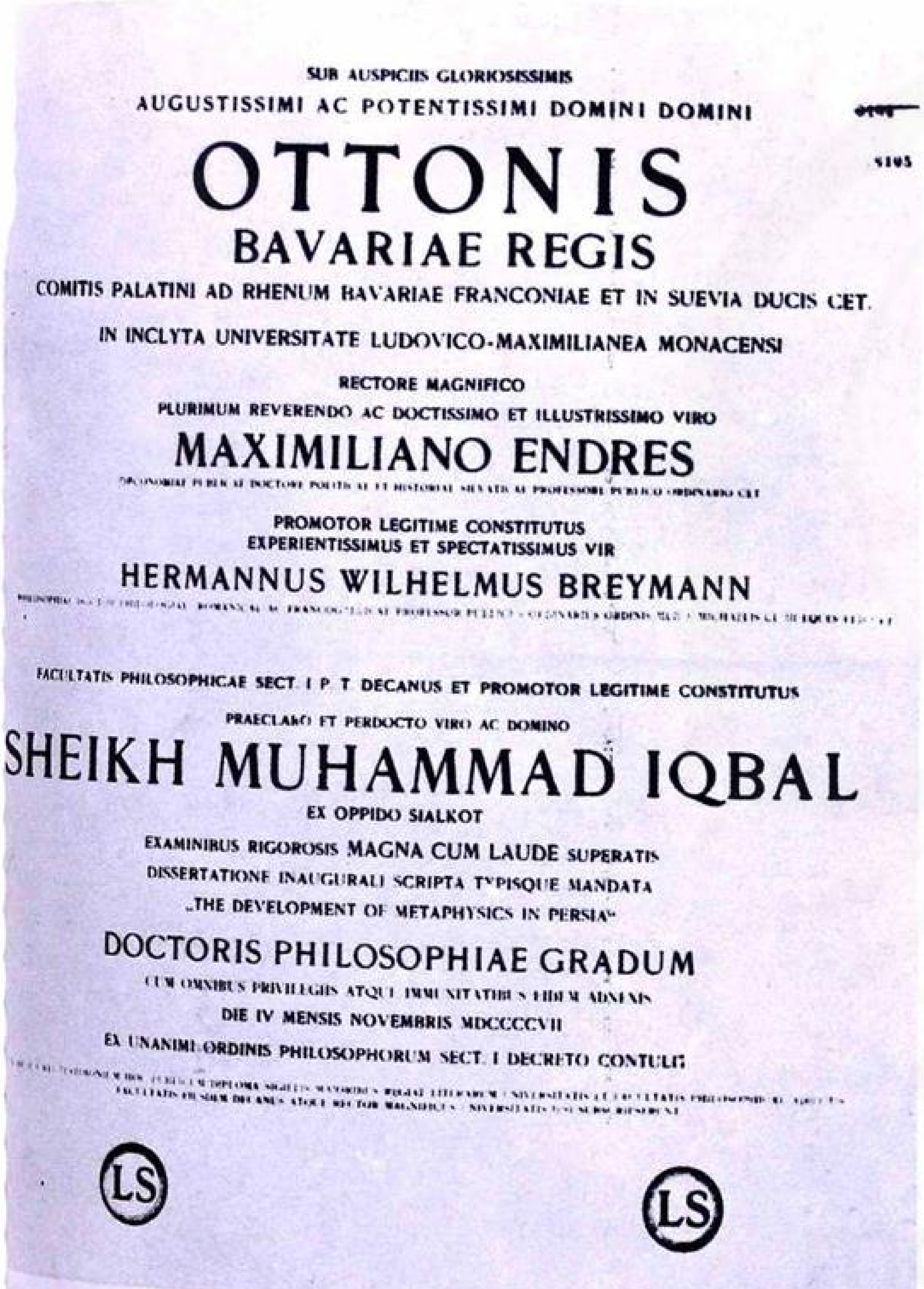
W. Mackworth Young
Chancellor
of the University of the Panjab.

REGISTRAR'S OFFICE, LAHORE:
The 4th January 189

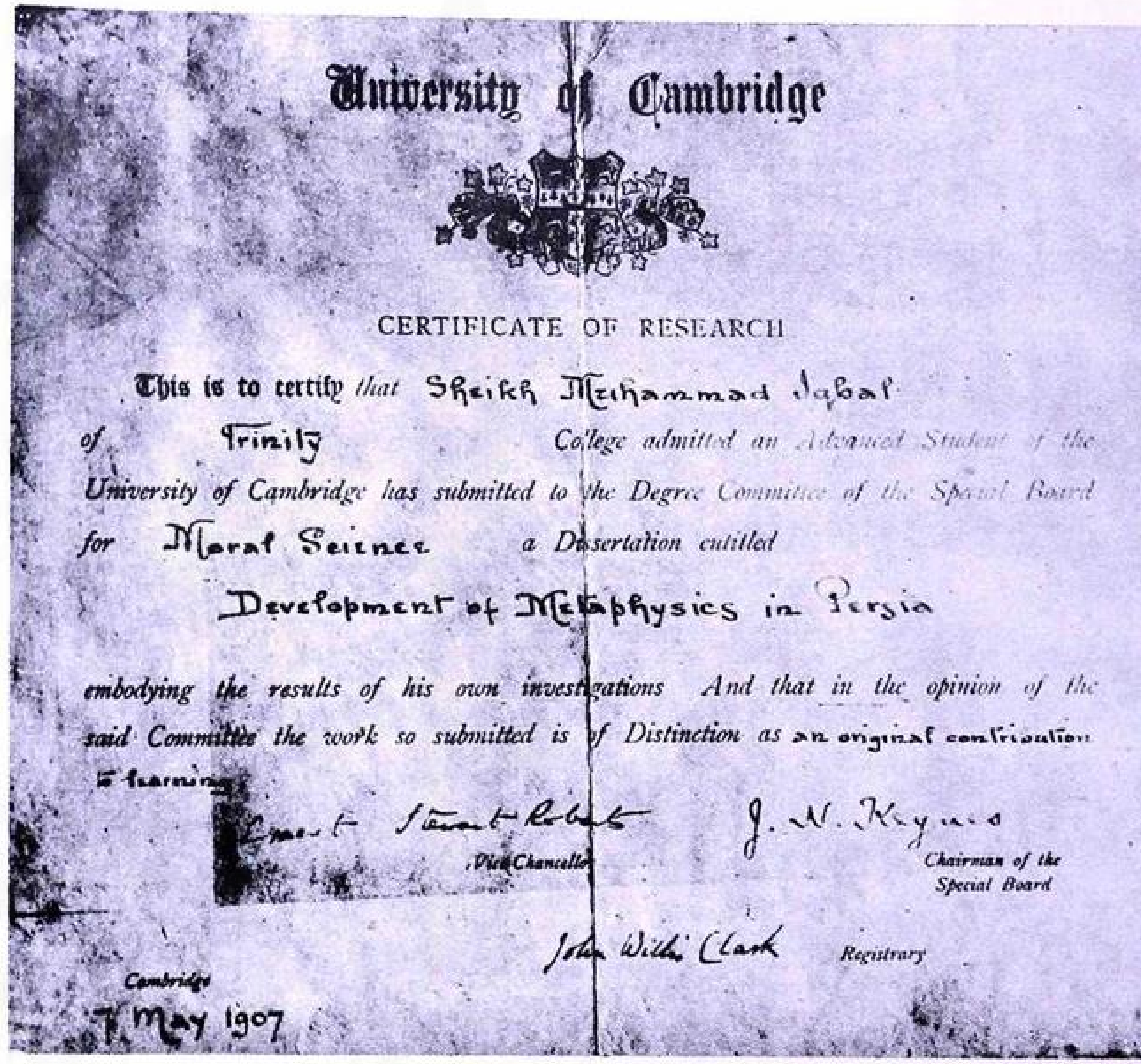
بی۔اے کی ڈگری

۱۸۹۷ء

میونخ یونی ورسٹی کی پی ایچ ڈی کی سند (۱۹۰۷ء)



SUB AUSPICIIS GLORIOSISSIMIS
AUGUSTISSIMI AC POTENTISSIMI DOMINI DOMINI
OTTONIS
BAVARIAE REGIS
COMITIS PALATINI AD RHENUM BAVARIAE FRANCONIAE ET IN SUEVIA DUCIS CET.
IN INCLYTA UNIVERSITATE LUDOVICO-MAXIMILIANEA MONACENSI
RECTORE MAGNIFICO
PLURIMUM REVERENDO AC DOCTISSIMO ET ILLUSTRISSIMO VIRO
MAXIMILIANO ENDRES
PROMOTOR LEGITIME CONSTITUTUS
EXPERIENTISSIMUS ET SPECTATISSIMUS VIR
HERMANNUS WILHELMUS BREYMANN
FACULTATIS PHILOSOPHICAE SECT. I P. T. DECANUS ET PROMOTOR LEGITIME CONSTITUTUS
PRAECLARO ET PERDOCTO VIRO AC DOMINO
SHEIKH MUHAMMAD IQBAL
EX OPPIDO SIALKOT
EXAMINIBUS RIGOROSIS MAGNA CUM LAUDE SUPERATIS
DISSERTATIONE INAUGURALI SCRIPTA TYPISQUE MANDATA
„THE DEVELOPMENT OF METAPHYSICS IN PERSIA"
DOCTORIS PHILOSOPHIAE GRADUM
CUM OMNIBUS PRIVILEGIIS ATQUE IMMUNITATIBUS EIDEM ADNEXIS
DIE IV MENSIS NOVEMBRIS MDCCCCVII
EX UNANIMI ORDINIS PHILOSOPHORUM SECT. I DECRETO CONTULIT
(LS) (LS)



University of Cambridge

CERTIFICATE OF RESEARCH

This is to certify that Sheikh Muhammad Iqbal of Trinity College admitted an Advanced Student of the University of Cambridge has submitted to the Degree Committee of the Special Board for Moral Science a Dissertation entitled

Development of Metaphysics in Persia

embodying the results of his own investigations And that in the opinion of the said Committee the work so submitted is of Distinction as an original contribution to learning.

Ernest Stewart Roberts, Vice Chancellor
J. N. Keynes, Chairman of the Special Board
John Willis Clark, Registrary

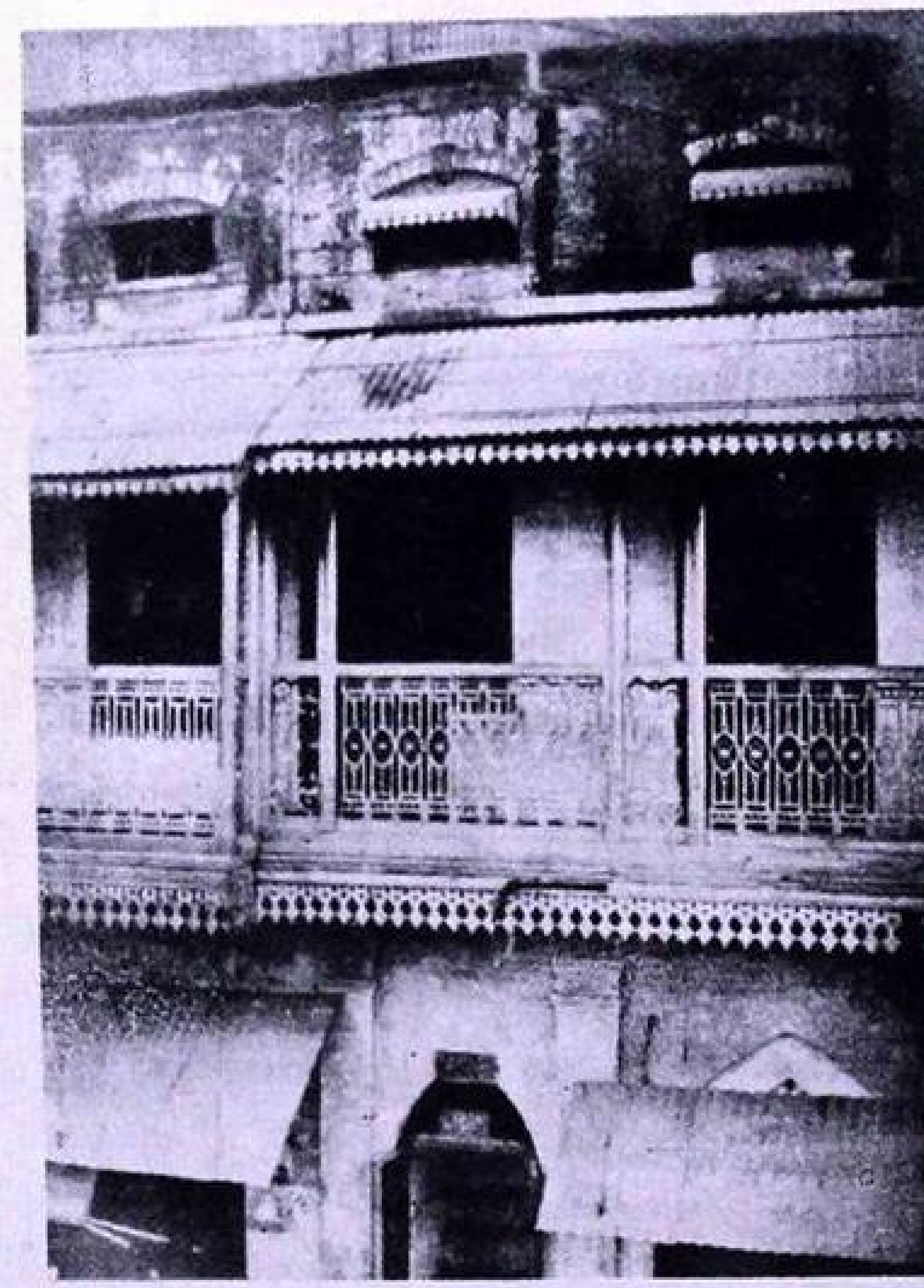
Cambridge
7 May 1907

کیمبرج یونی ورسٹی سے ریسرچ سرٹیفکیٹ (۱۹۰۷ء)

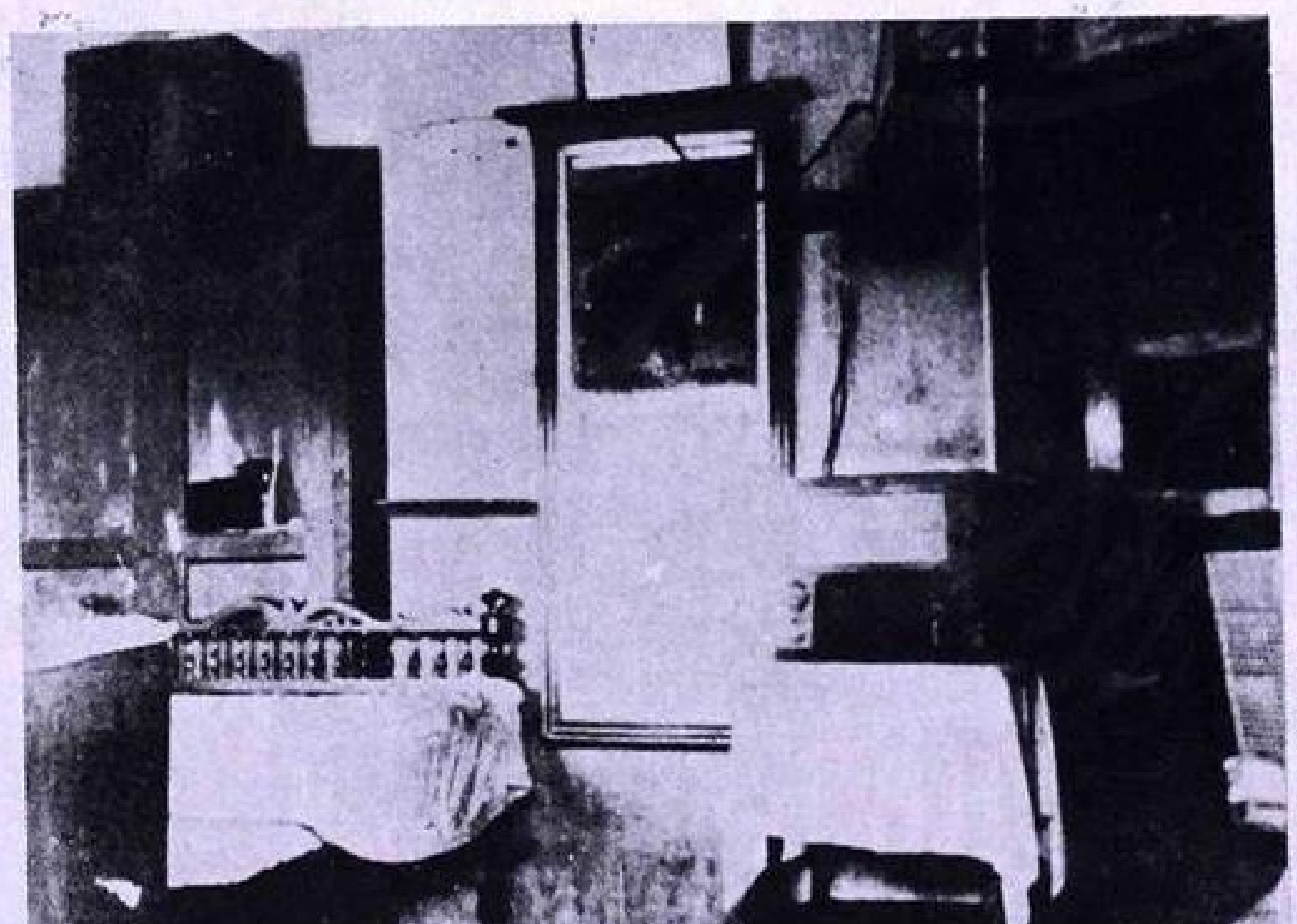
تو ابھی رہ گذر میں ہے قیدِ مقام سے گذر



اقبال منزل میں مطالعے کا کمرہ

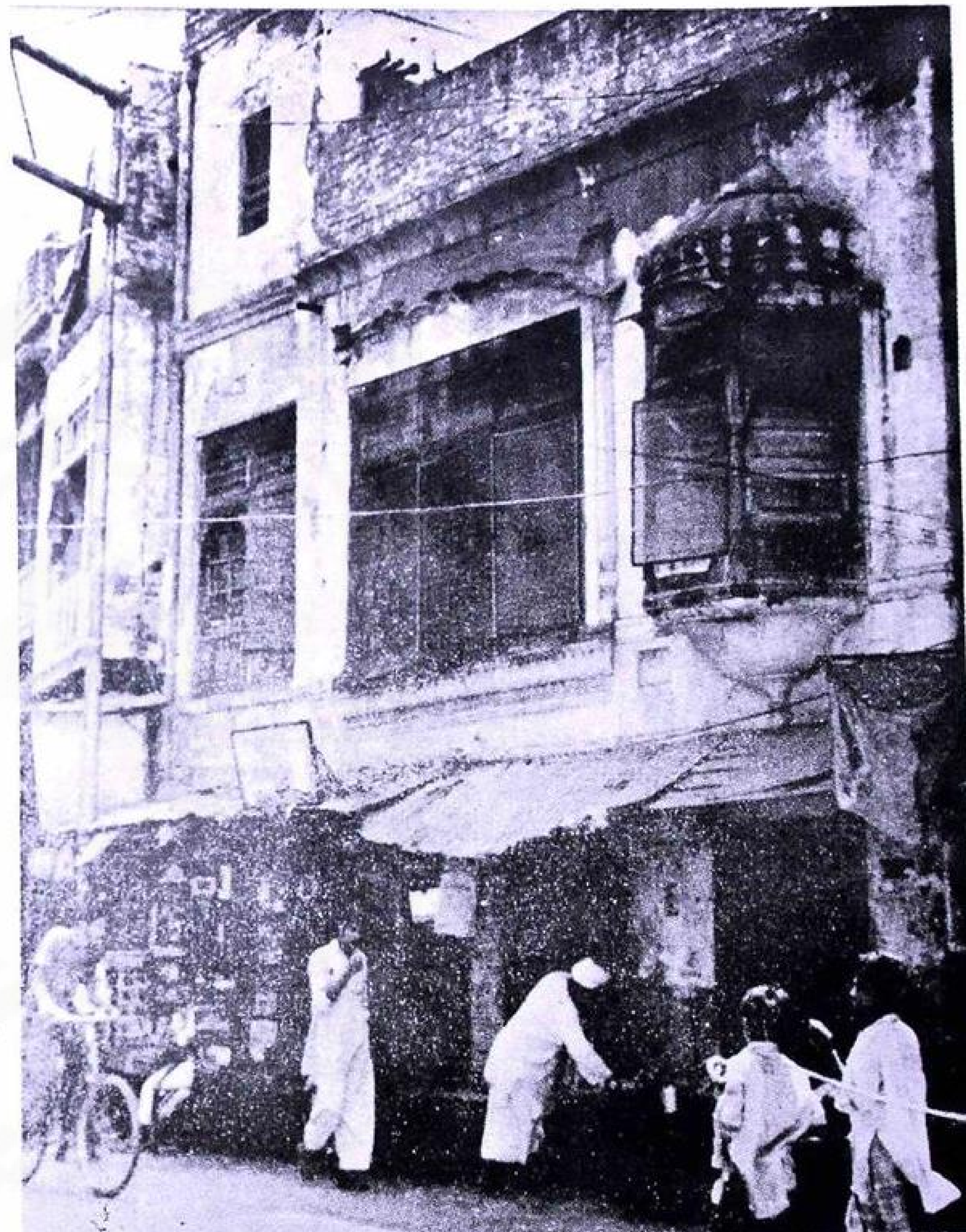


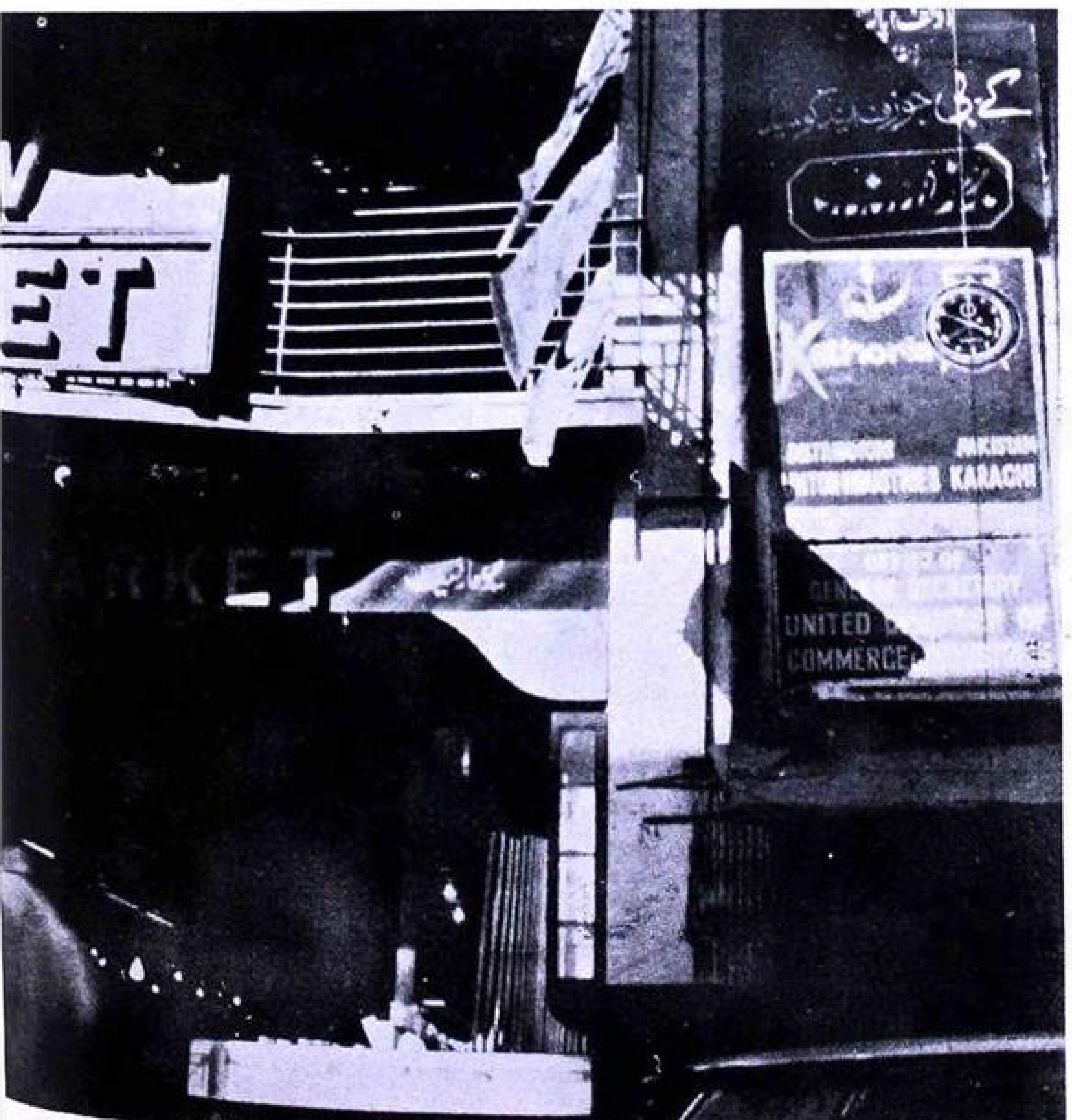
اقبال منزل ۔ محلّہ کشمیریاں ، سیالکوٹ



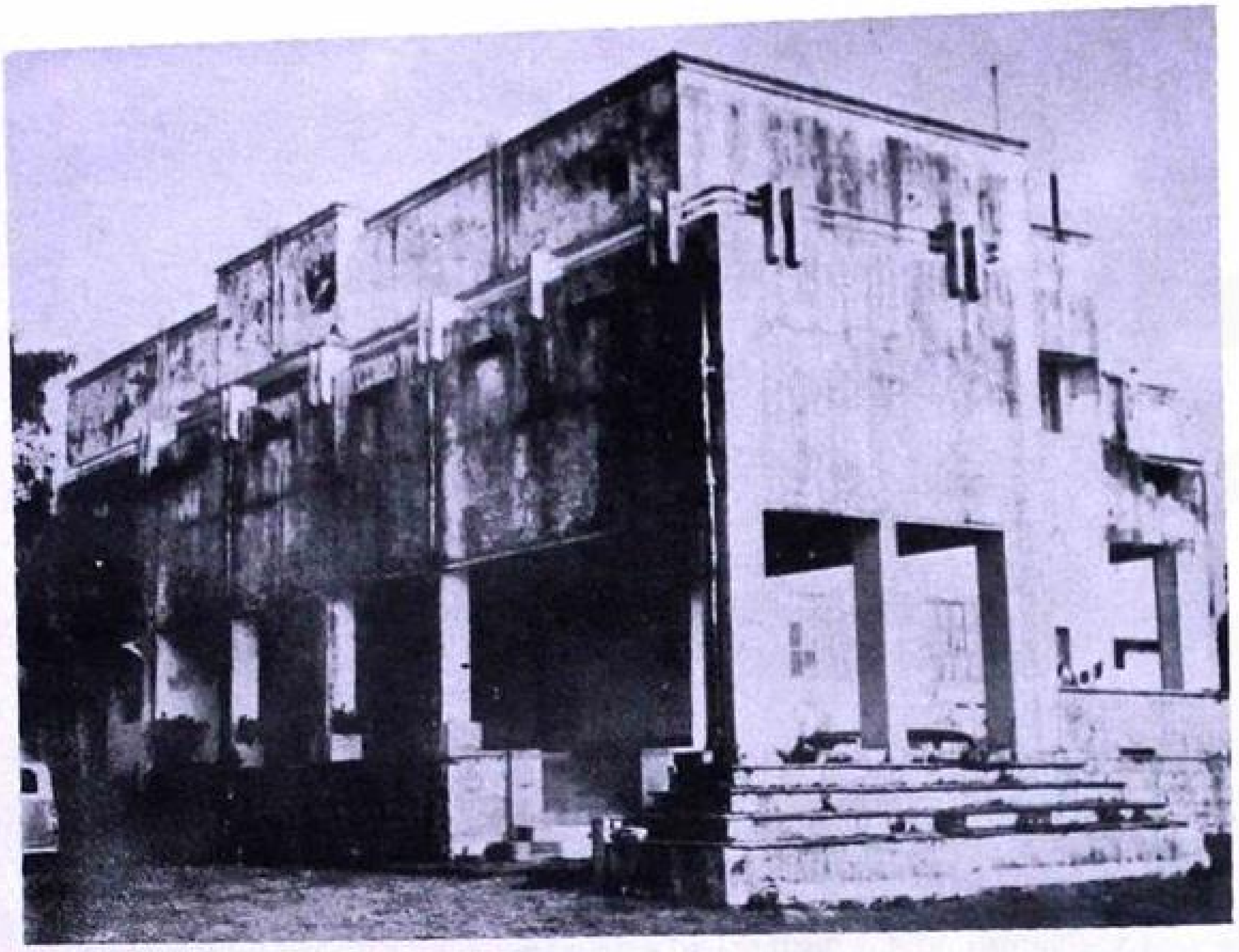
اقبال منزل کا وہ کمرہ جو عبدالمجید سالک
کے نزدیک "اقبال کی جائے ولادت" ہے

بھاٹی گیٹ لاہور کا مکان (۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۵ء)





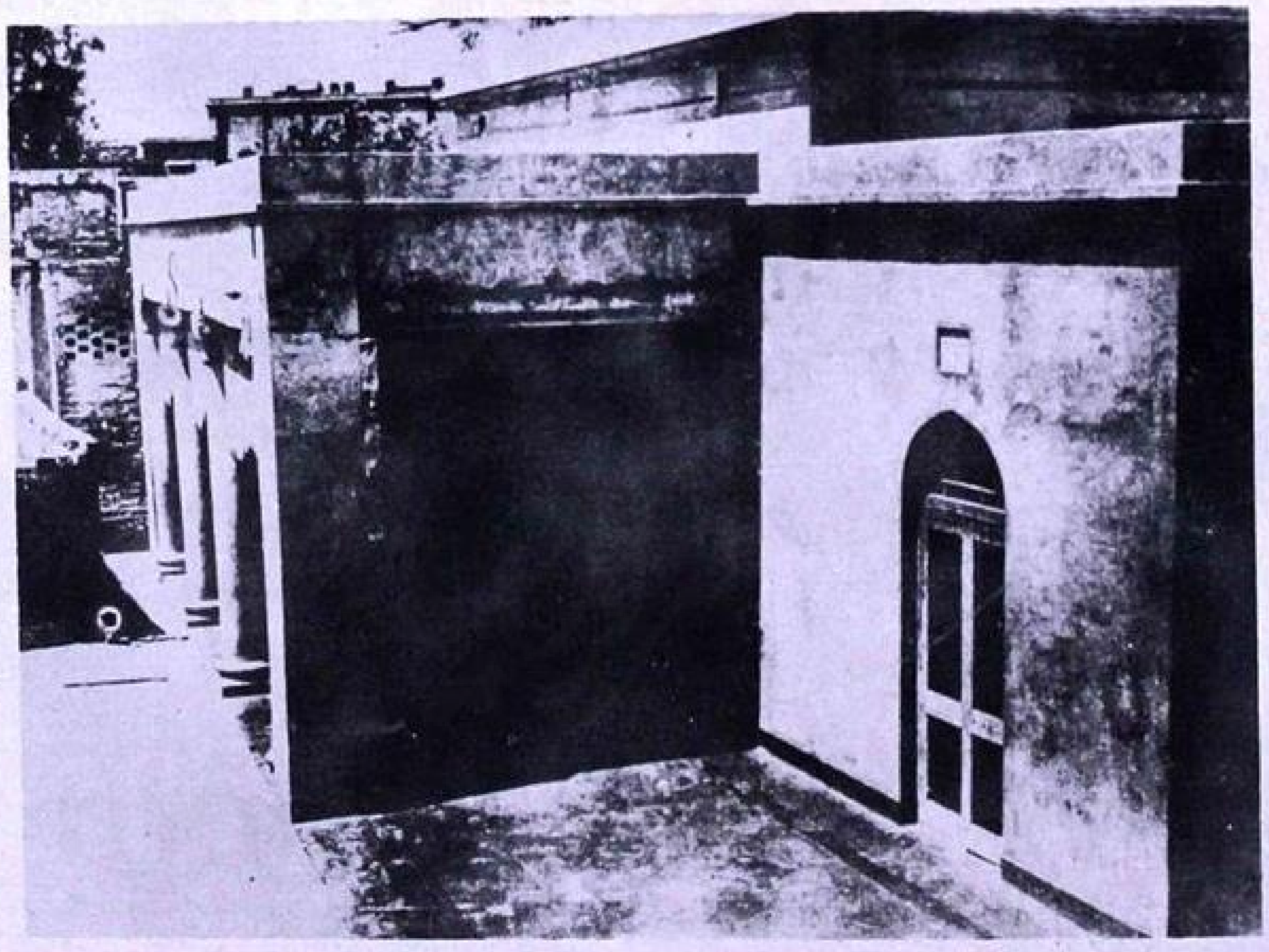
انارکلی لاہور میں اقبال کا مکان (۱۹۰۸ء سے ۱۹۲۲ء)



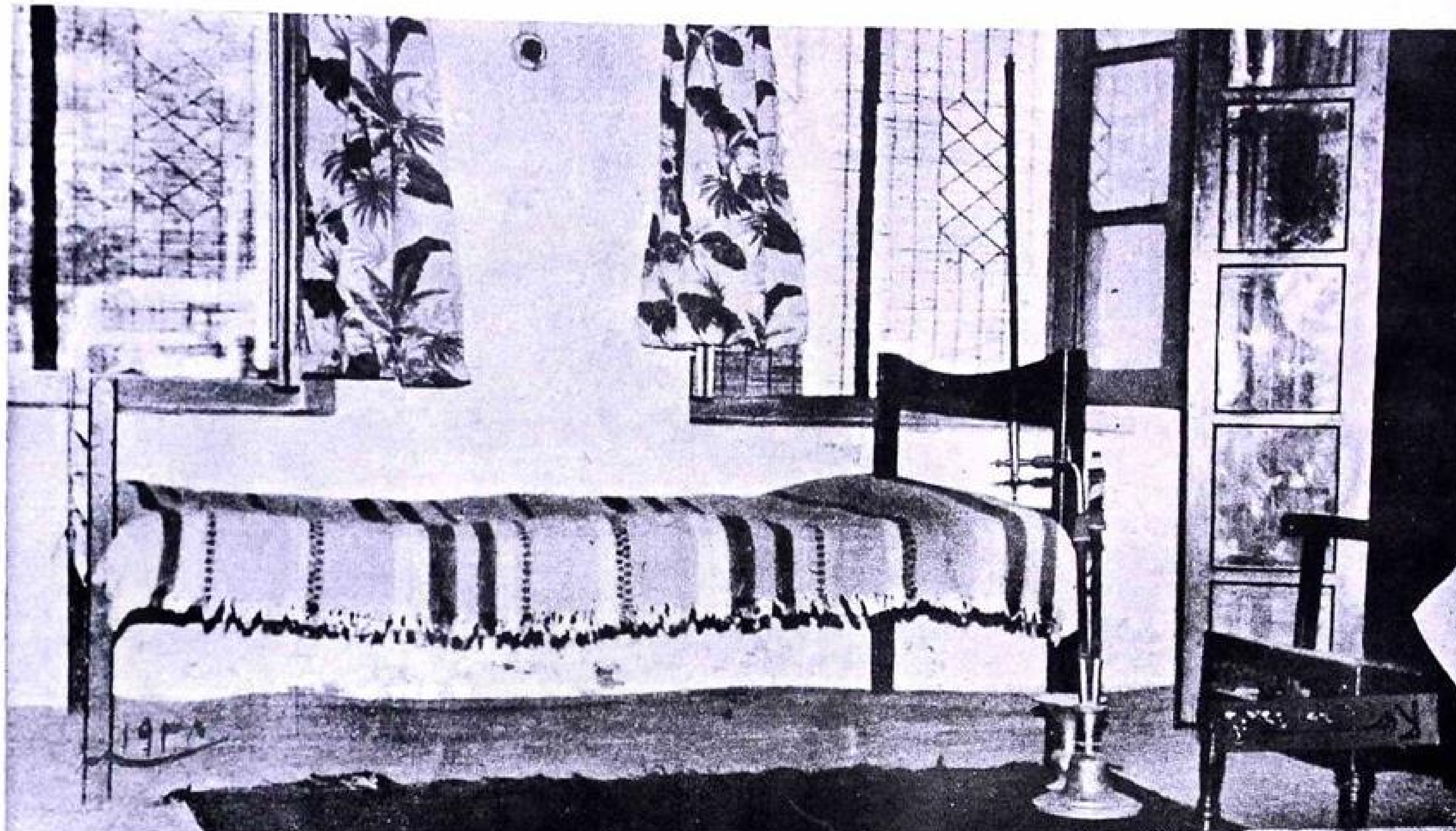


ریاض منزل بھوپال
جہاں ۱۹۳۶ء کے
بعد اقبال مقیم ہوئے

شیش محل بھوپال
جہاں ۱۹۳۶ء کے
بعد اقبال نے قیام کیا



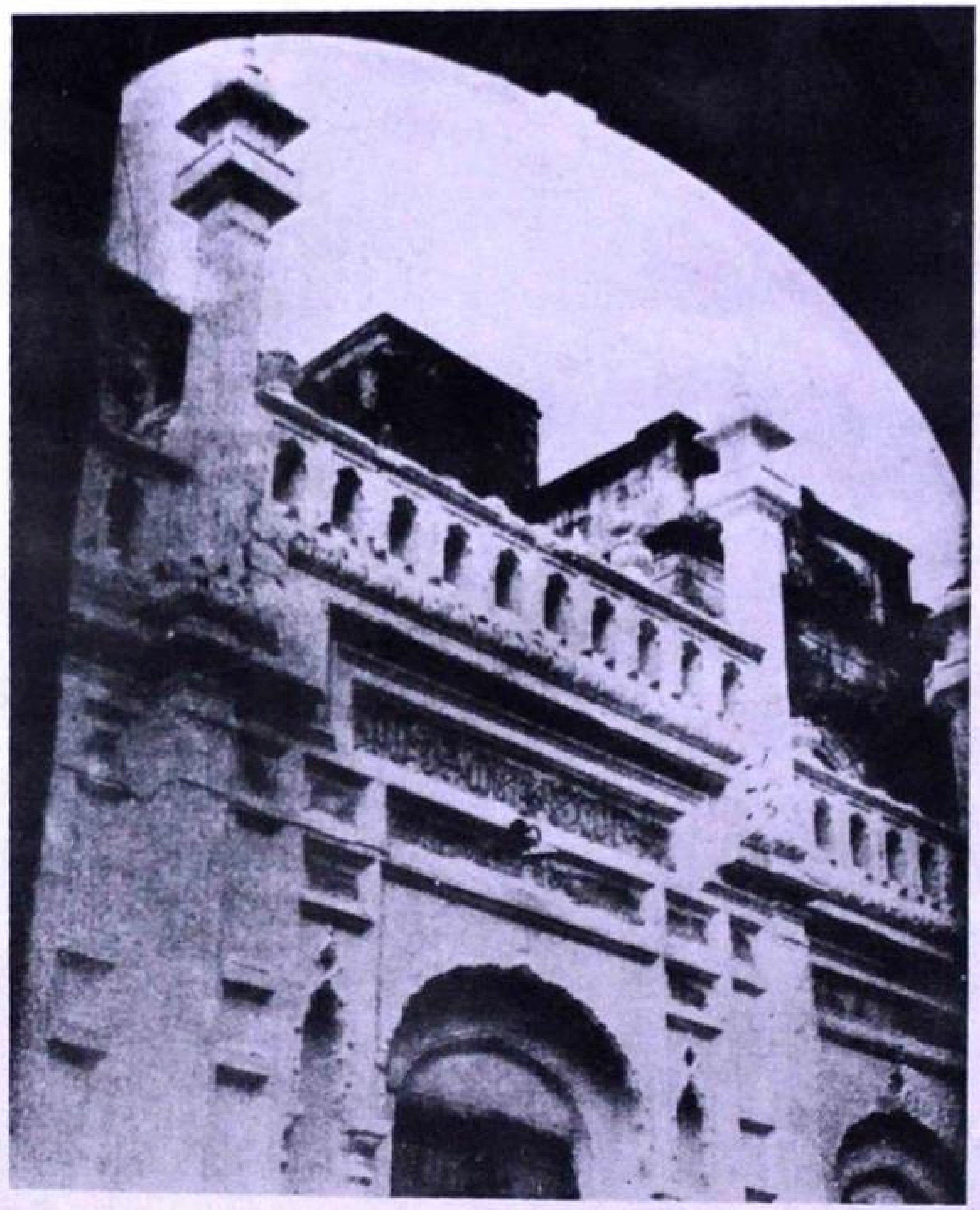
میکلوڈ روڈ لاہور کا مکان (۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۵ء)



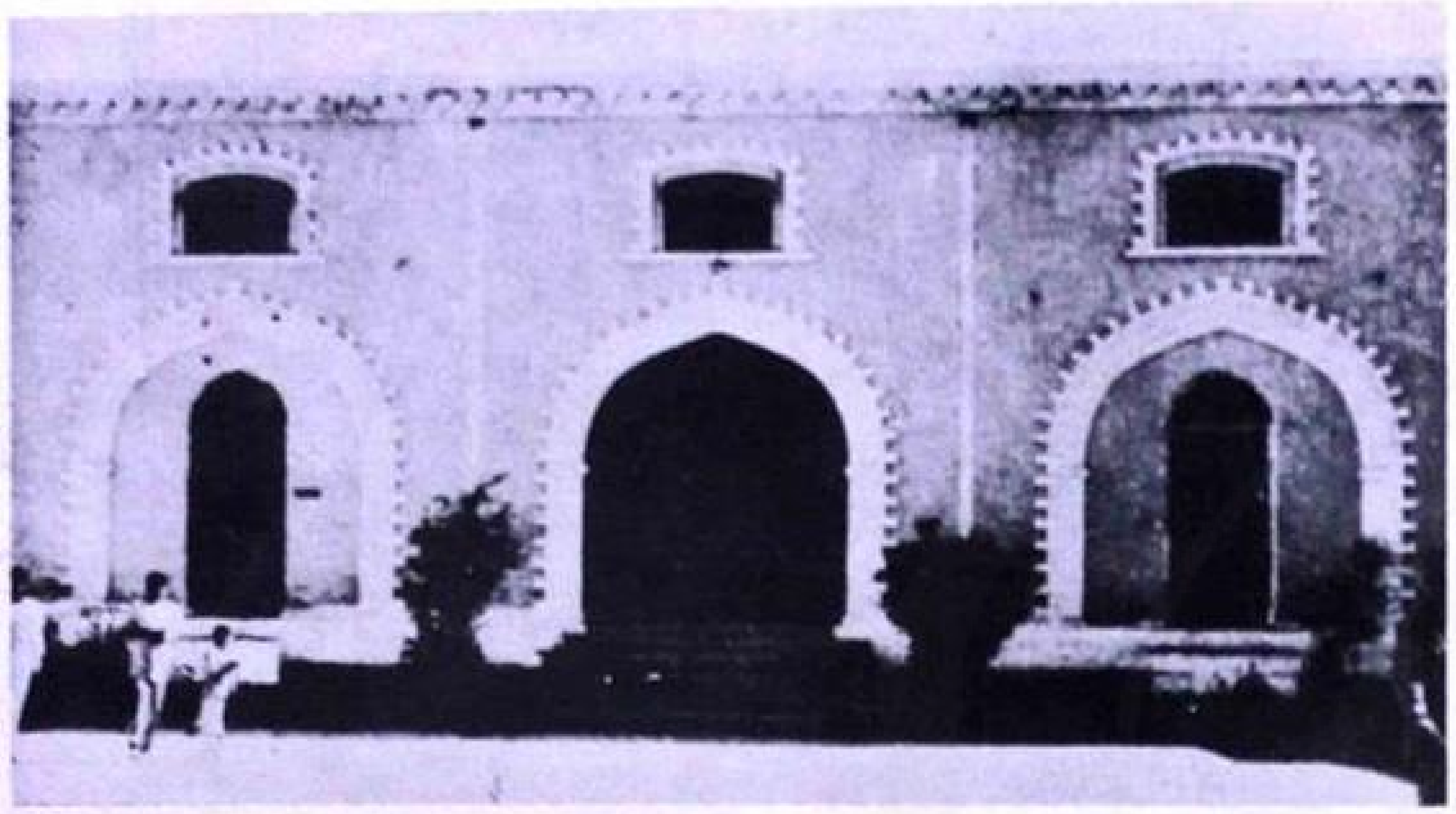
جاوید منزل لاہور میں اقبال کی خواب گاہ



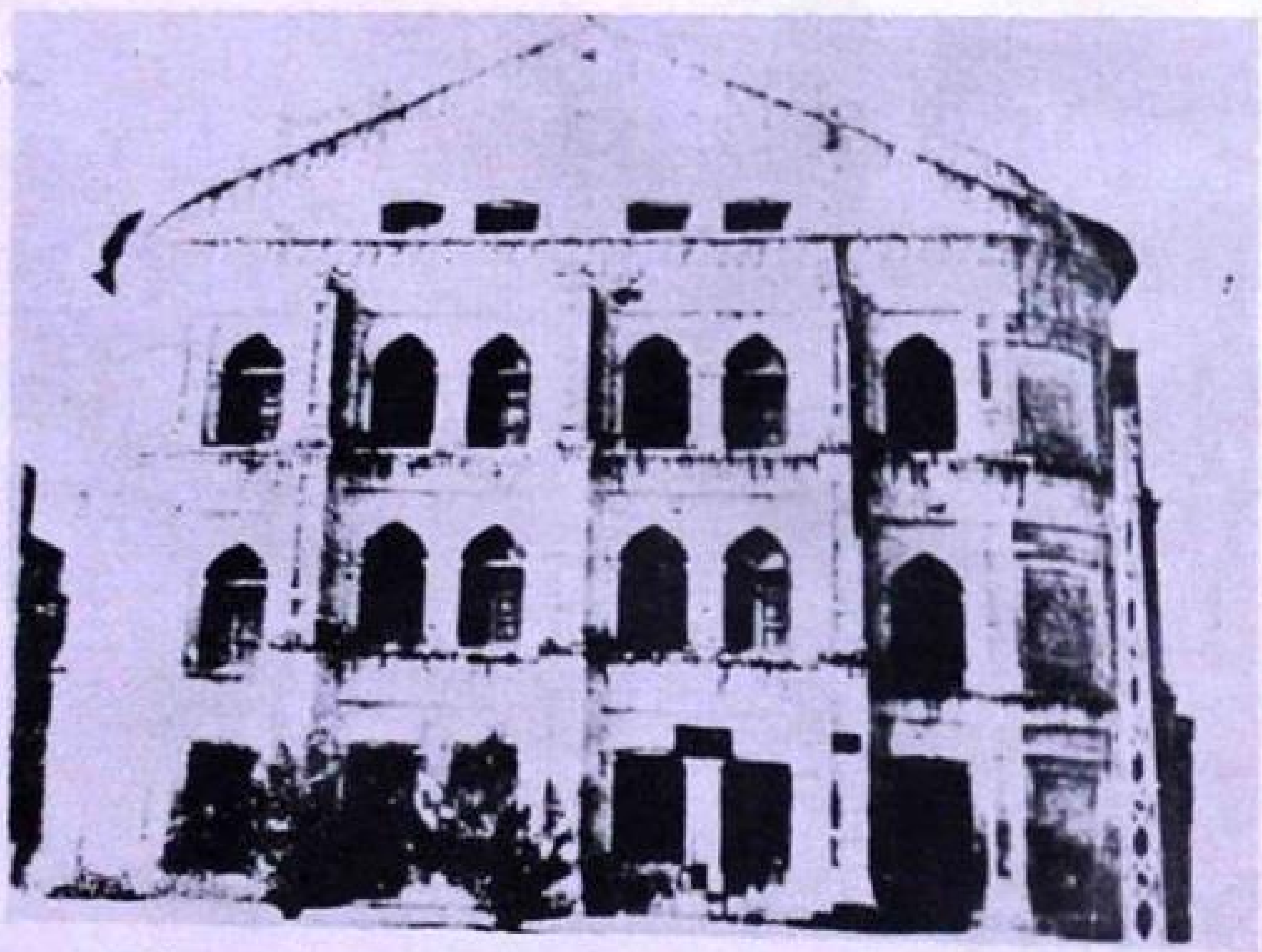
جاوید منزل لاہور ۔ جہاں اقبال نے زندگی کے آخری تین سال گذارے



مسجد حسام الدین، محلہ کشمیریاں، (سیالکوٹ) علامہ اقبال کی پہلی درسگاہ
جہاں آپ نے درسِ قرآن سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔

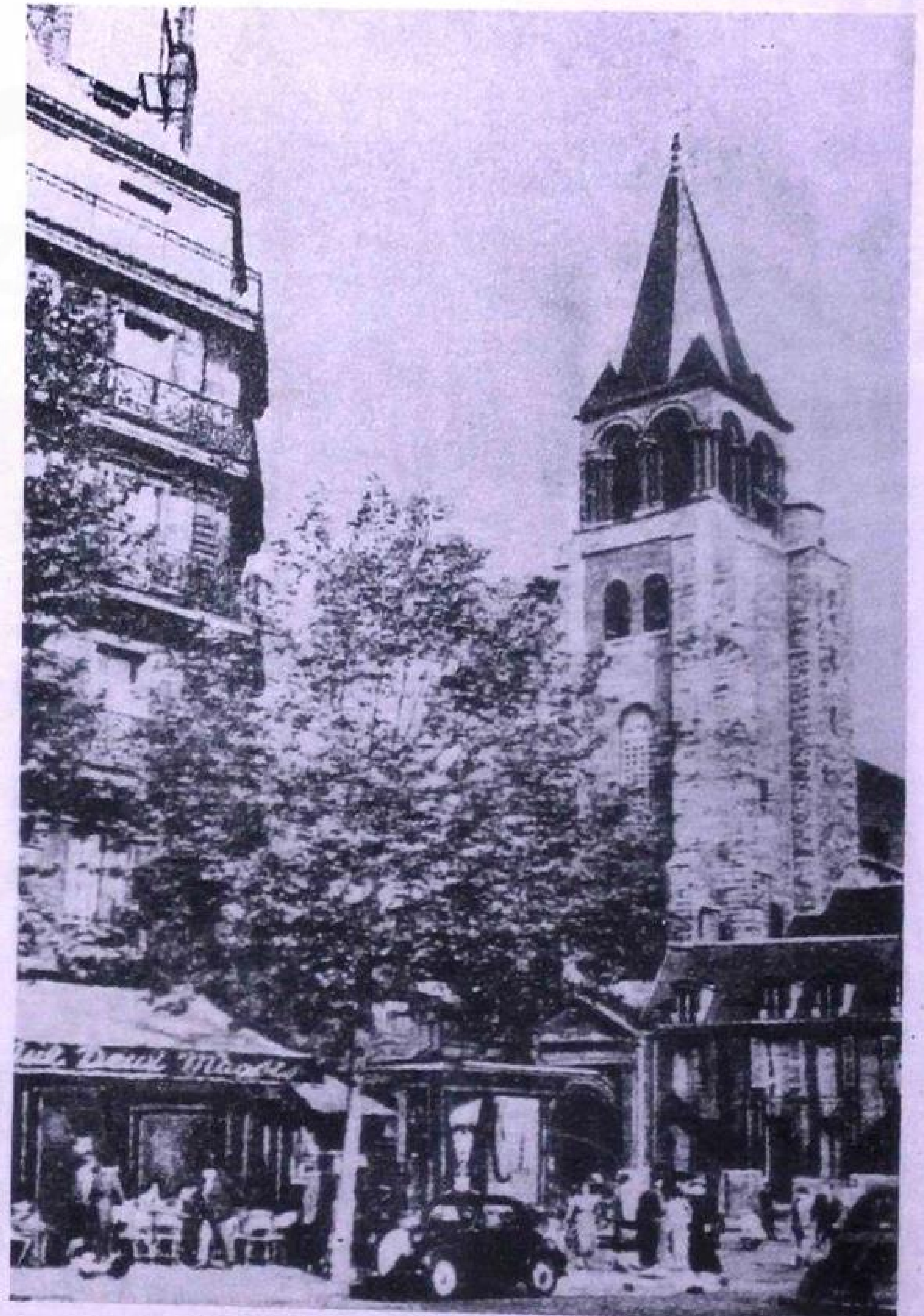


اسکاچ مشن ہائی اسکول سیالکوٹ، جہاں اقبال نے دسویں درجے اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم پائی

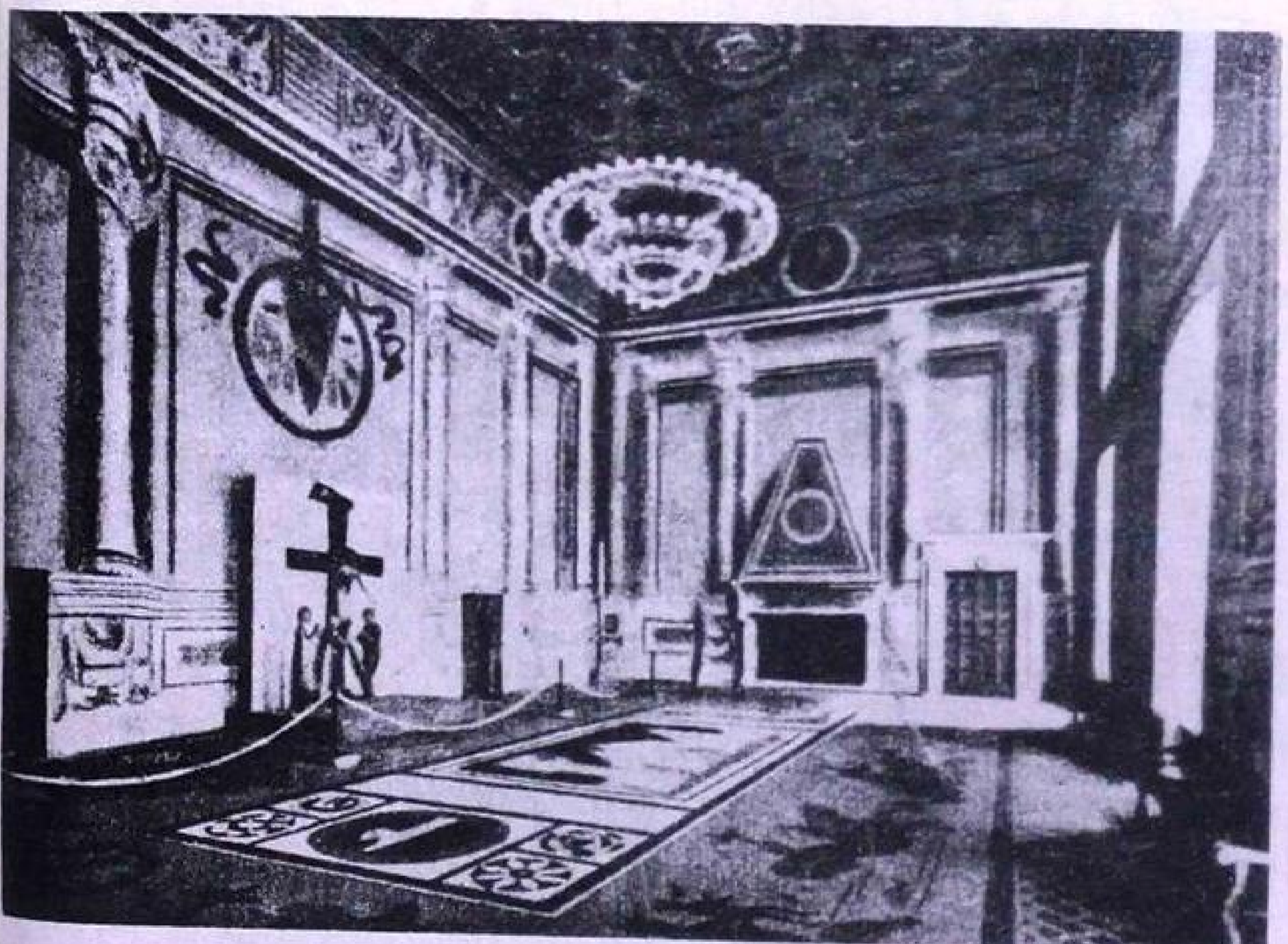


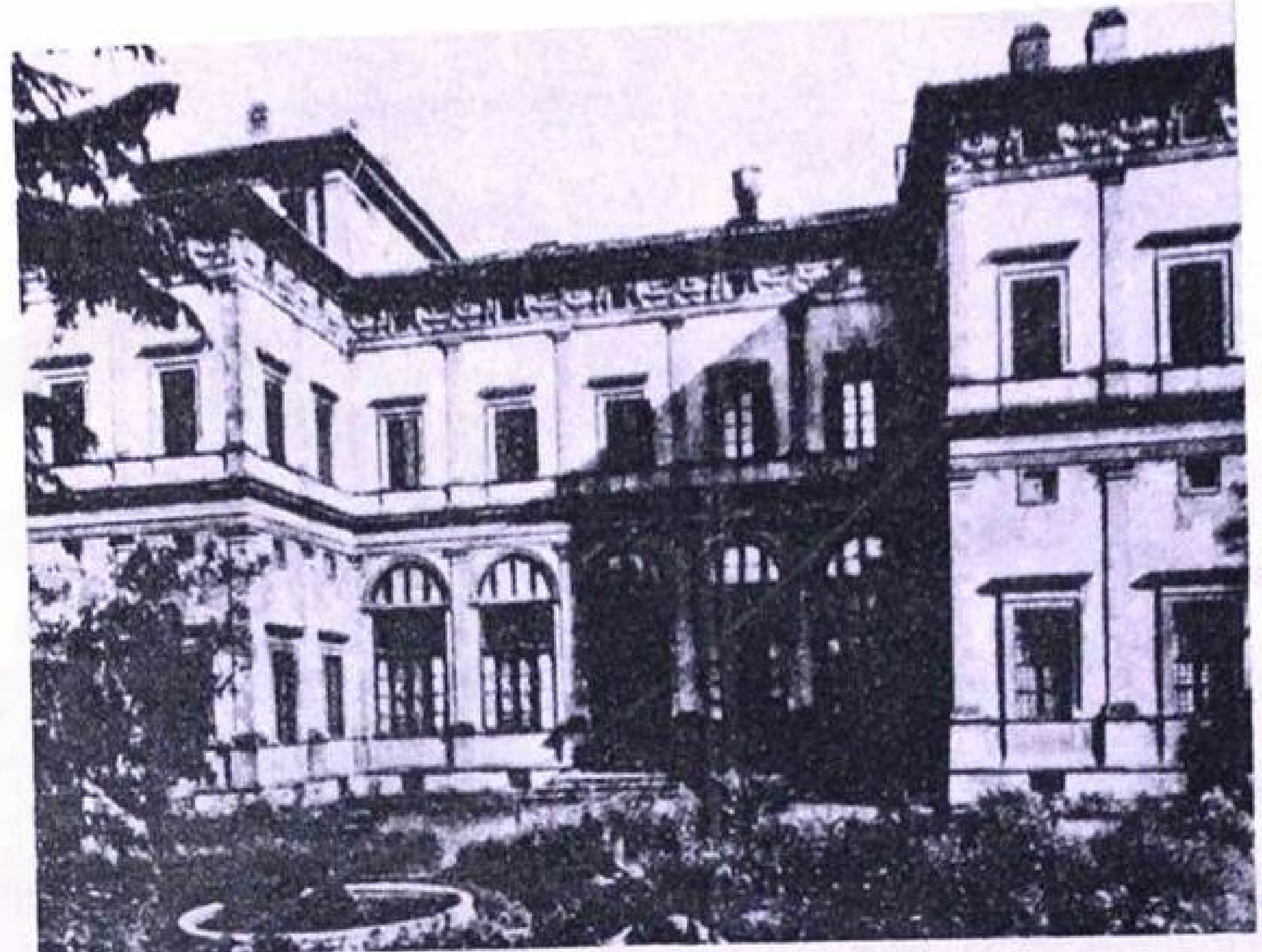
بریڈلا ہال لاہور جہاں ۱۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو اقبال نے اپنی مشہور نظم
"صبح جب میری نگہ سودائی نظارہ تھی" پڑھی۔

پیرس کا وہ مکان جس میں اقبال نے قیام فرمایا۔ اسی مکان میں
اقبال کی ملاقات مشہور مستشرق ڈاکٹر ماسینون سے ہوئی

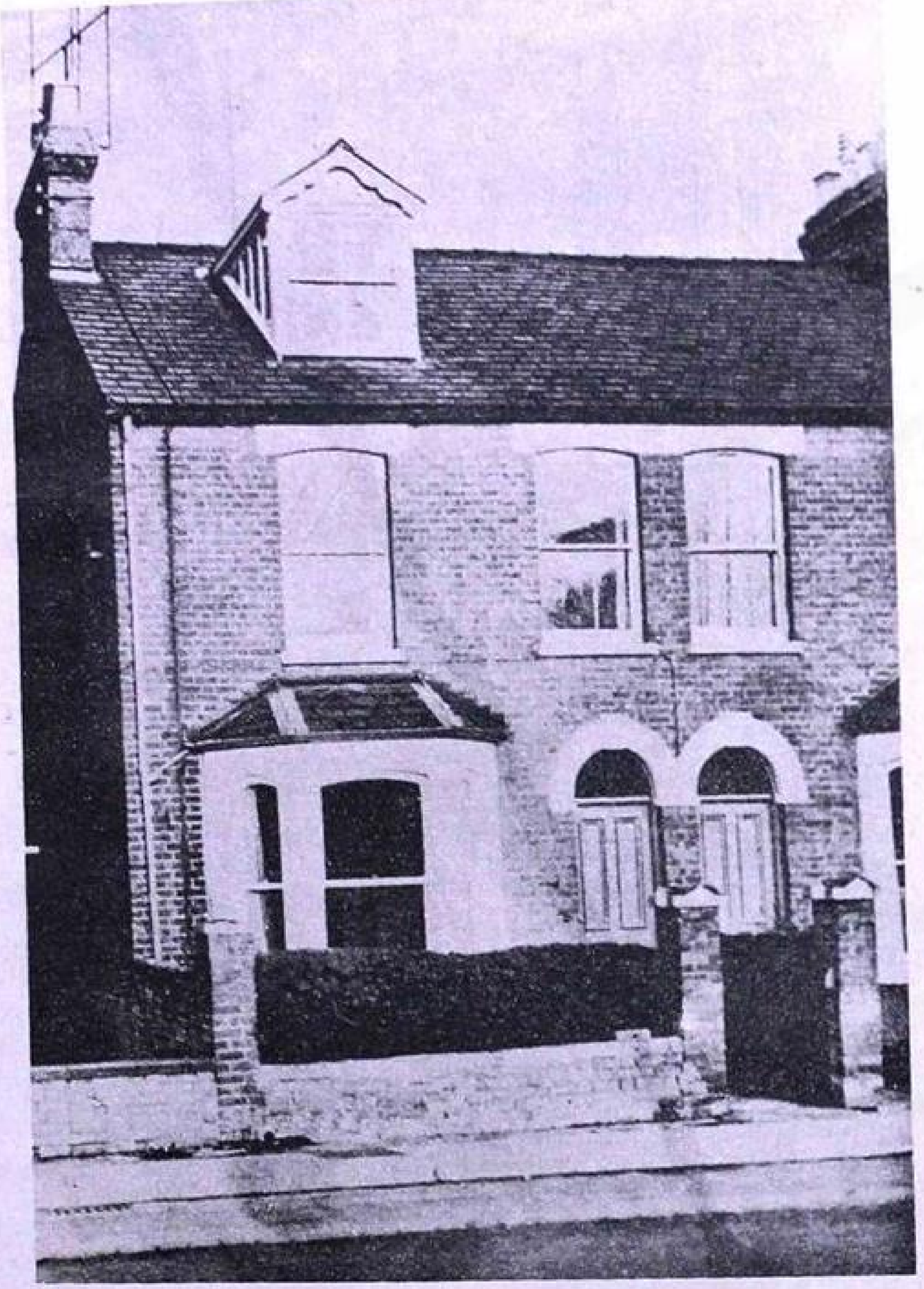


مسولینی کا محل ــــــ پلازو وینزیا (روم) جہاں اقبال اور مسولینی کی ملاقات ہوئی

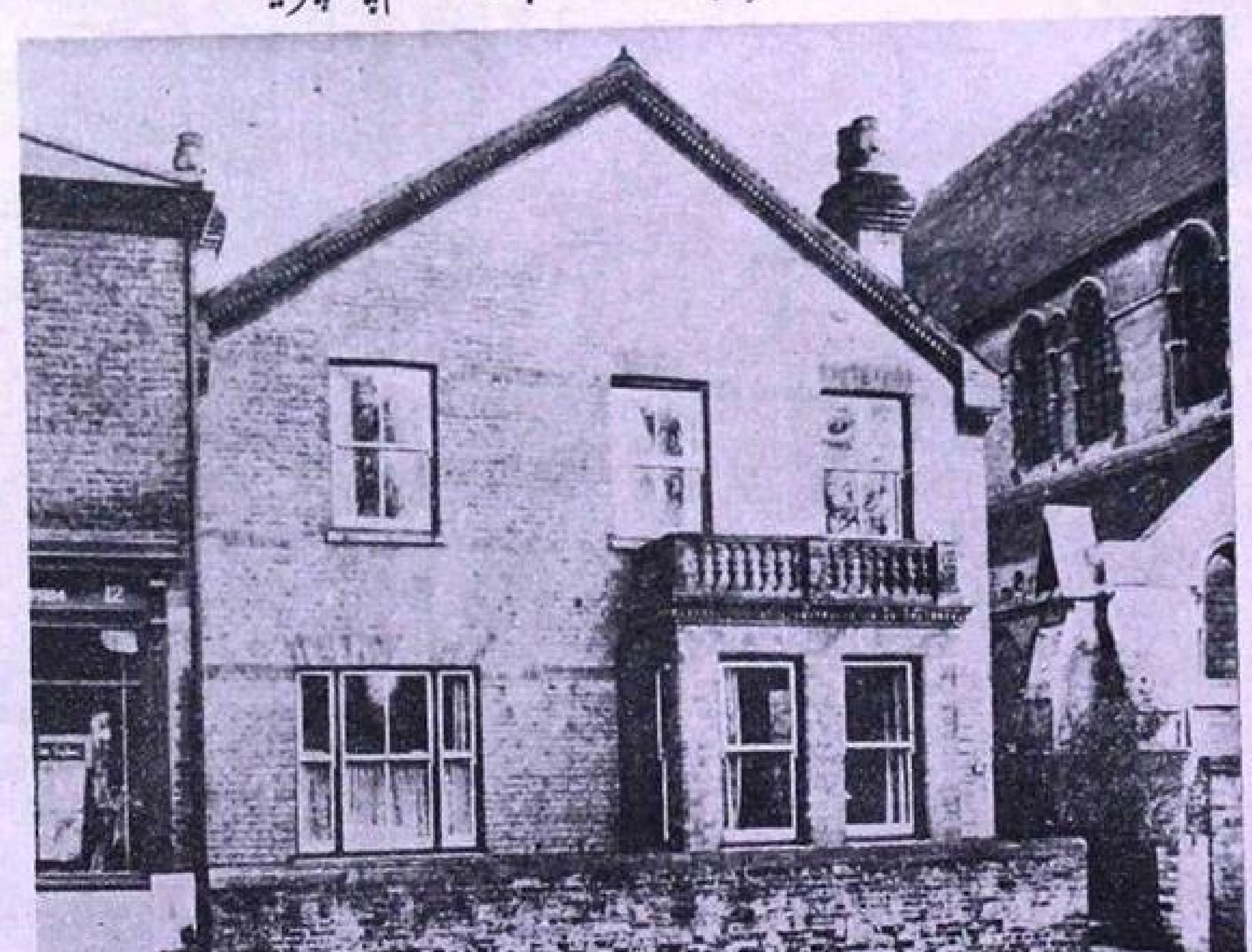




اٹیلین رائل اکیڈمی روم کا صدر دفتر، جہاں اقبال نے ۱۹۳۲ء میں ڈاکٹر ٹوچی کی دعوت پر اسلام پر لیکچر دیا۔

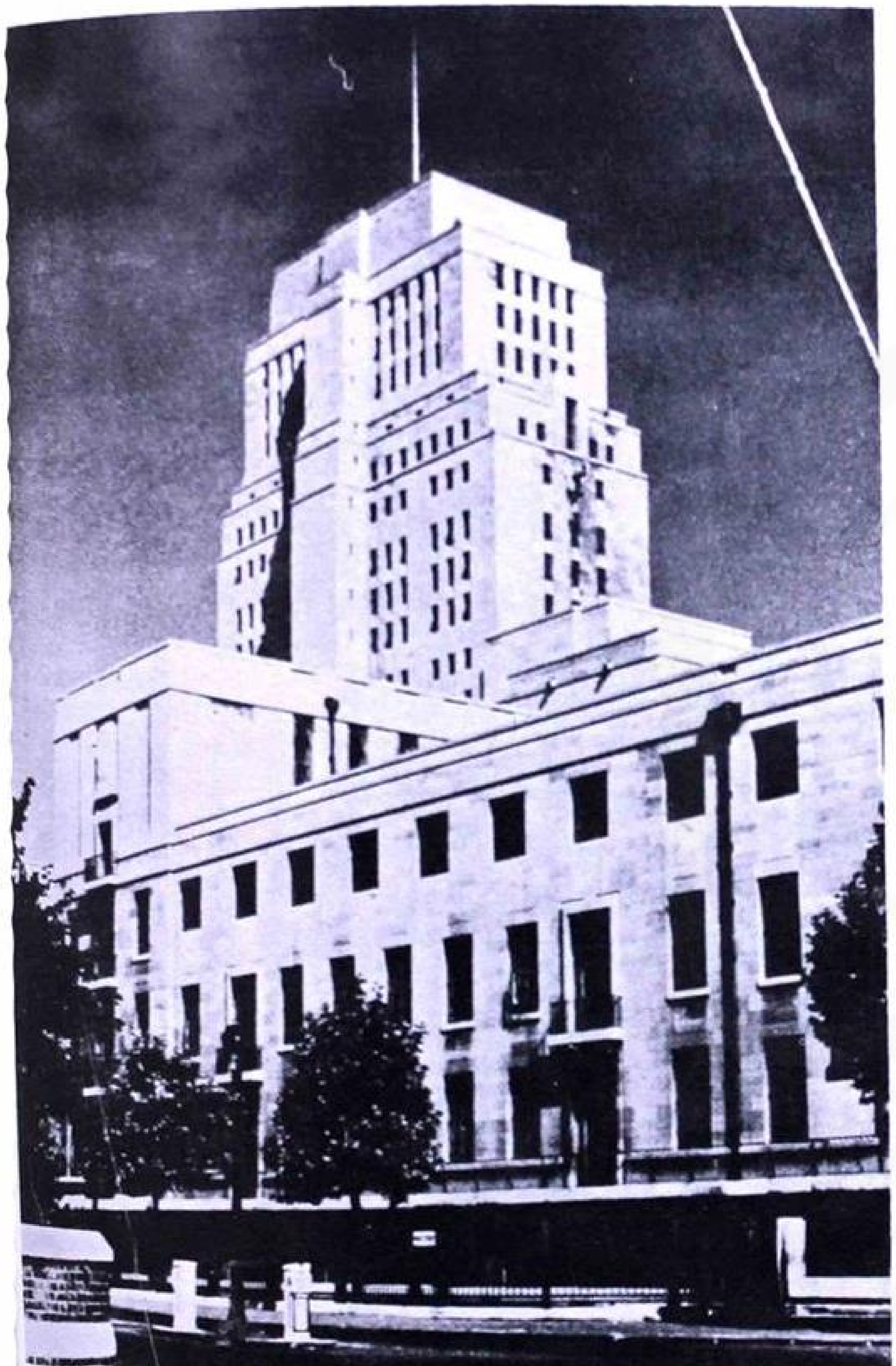


۹۰۔ ہنٹنگڈن روڈ، کیمبرج، زمانۂ تعلیم کی دوسری اقامت گاہ

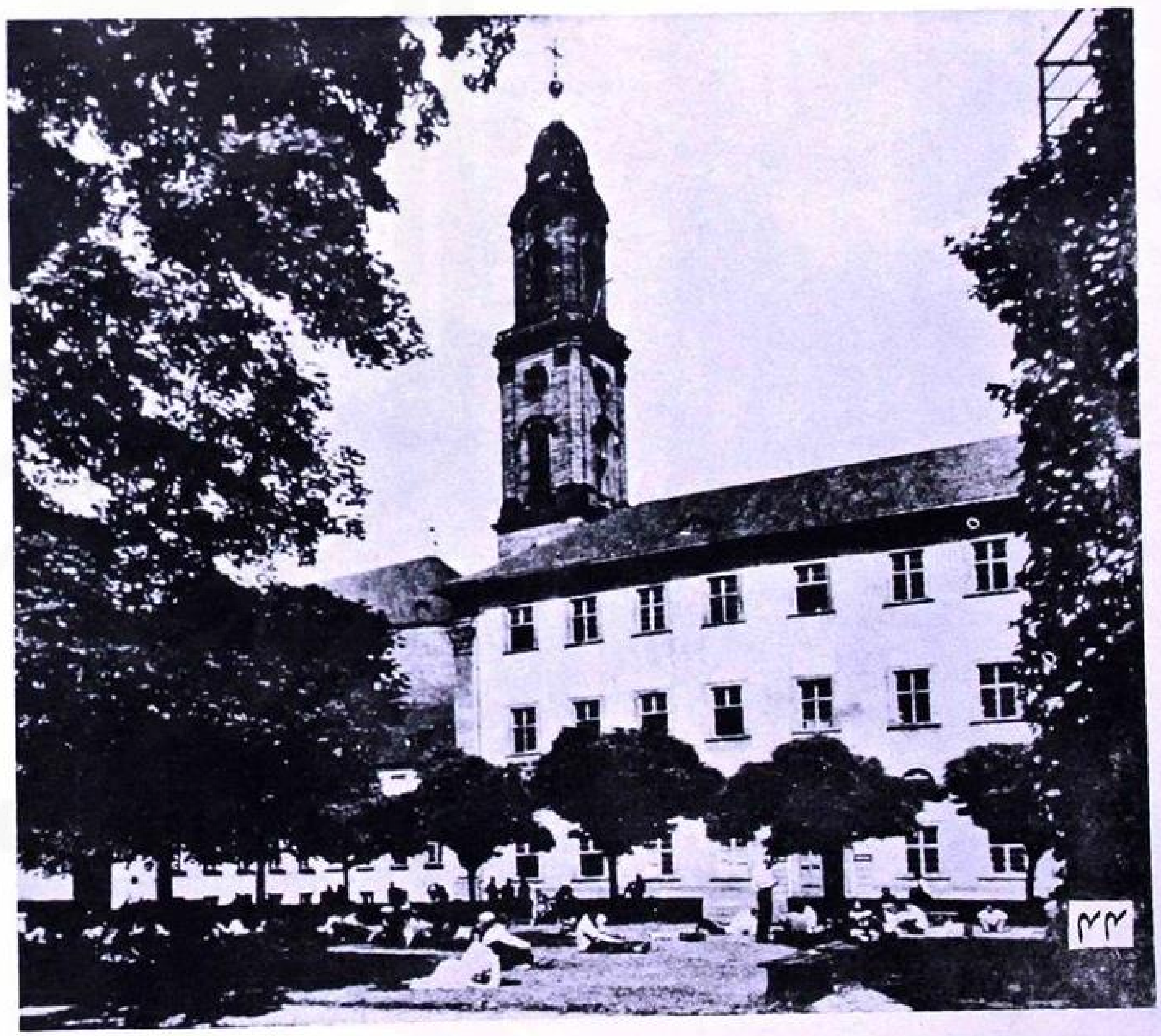


۱۰۔ کیسل اسٹریٹ، کیمبرج، دورانِ تعلیم کی اقامت گاہ

لندن یونی ورسٹی جہاں نومبر ۱۹۰۷ء سے فروری ۱۹۰۸ء تک اقبال نے عربی کے لیکچرر کے طور پر کام کیا



ہائیڈل برگ یونی ورسٹی جہاں ۱۹۰۷ء میں اقبال نے اپنا تھیسس مکمل کیا



اقبال اور مسجدِ قرطبہ



اقبال مسجدِ قرطبہ میں محوِ نماز

اے حرمِ قرطبہ! عشق سے تیرا وجود
عشق سراپا دوام جس میں نہیں رفت و بود

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

قطرۂ خونِ جگر، سِل کو بناتا ہے دل
خونِ جگر سے صدا سوز و سرور و سرود

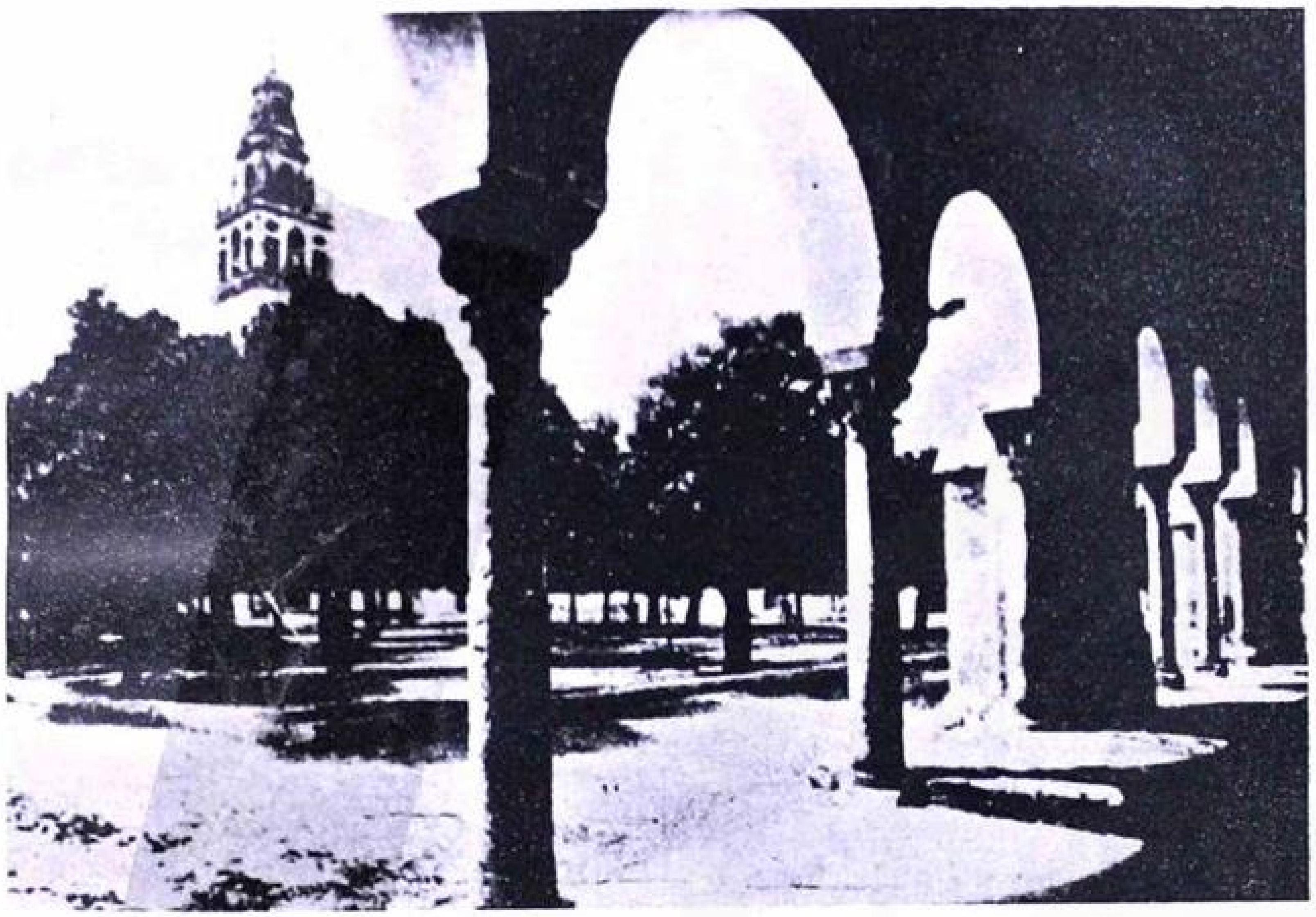
تیری فضا دل فروز، میری نوا سینہ سوز
تجھ سے دلوں کا حضور، مجھ سے دلوں کی کشود

عرشِ معلّٰی سے کم سینۂ آدم نہیں
گرچہ کفِ خاک کی حد ہے سپہرِ کبود

پیکرِ نوری کو ہے سجدہ میسّر تو کیا
اس کو میسّر نہیں سوز و گدازِ سجود

کافرِ ہندی ہوں میں، دیکھ مرا ذوق و شوق
دل میں صلوٰۃ و درود، لب پہ صلوٰۃ و درود

شوق مری لَے میں ہے، شوق مری نَے میں ہے
نغمۂ اللہ ھُو، میرے رگ و پے میں ہے

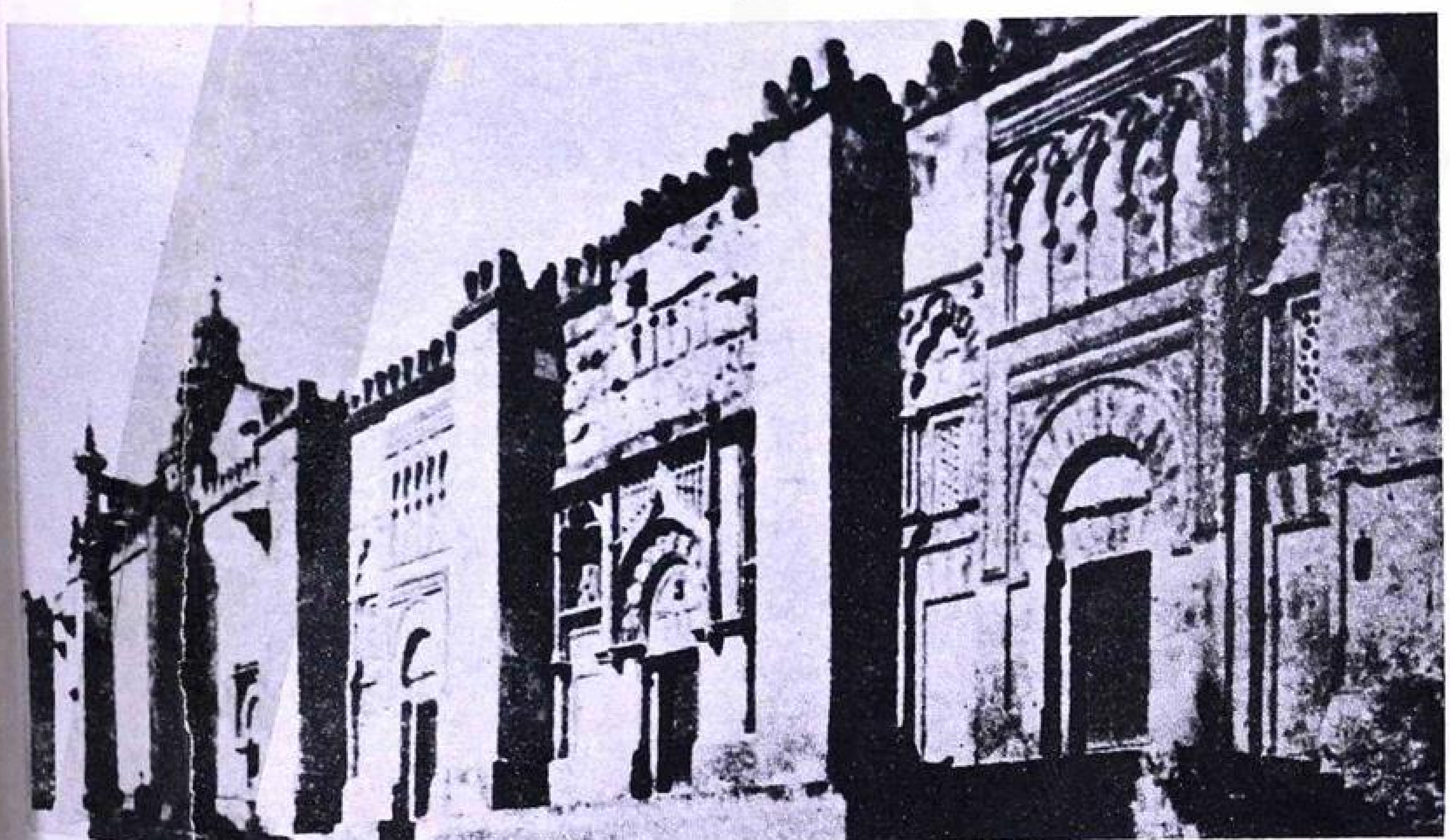


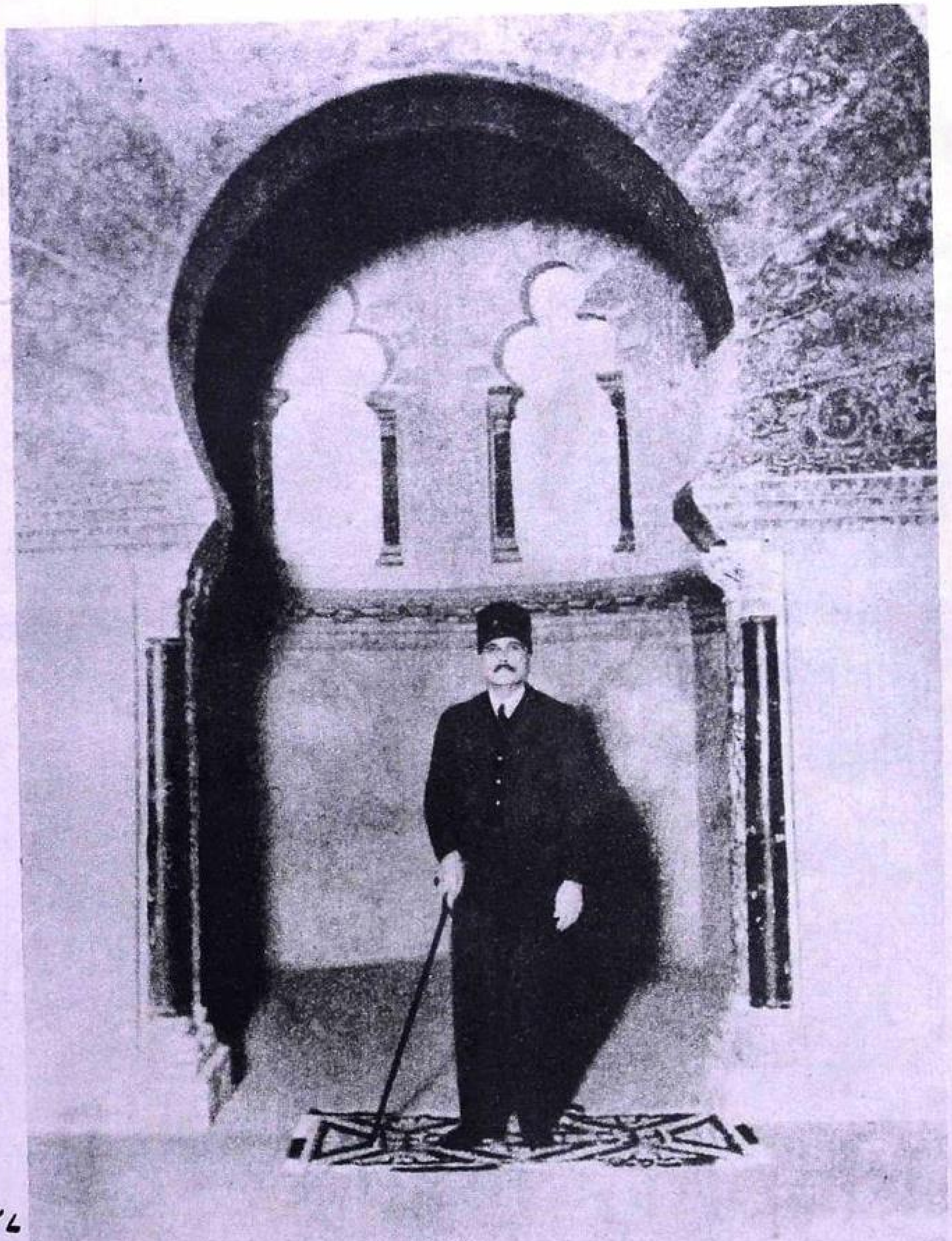
دیدۂ انجم میں ہے تیری زمیں، آسماں

تیرا منارِ بلند جلوہ گہہ جبرئیل



اے حرمِ قرطبہ عشق سے تیرا وجود





اقبال ، بیرونِ مسجدِ قرطبہ



تیری بِنا پائدار تیرے ستوں بے شمار



تیرے در و بام پر وادیِ ایمن کا نور

اقبال اصحاب و احباب کے ساتھ



ارباب علم و دانش کا ایک تاریخی اجتماع

فرش پر بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں : سرعبدالقادر ۔ حافظ ساجد علی، وکیل اورنگ آباد، ظفر عمر۔

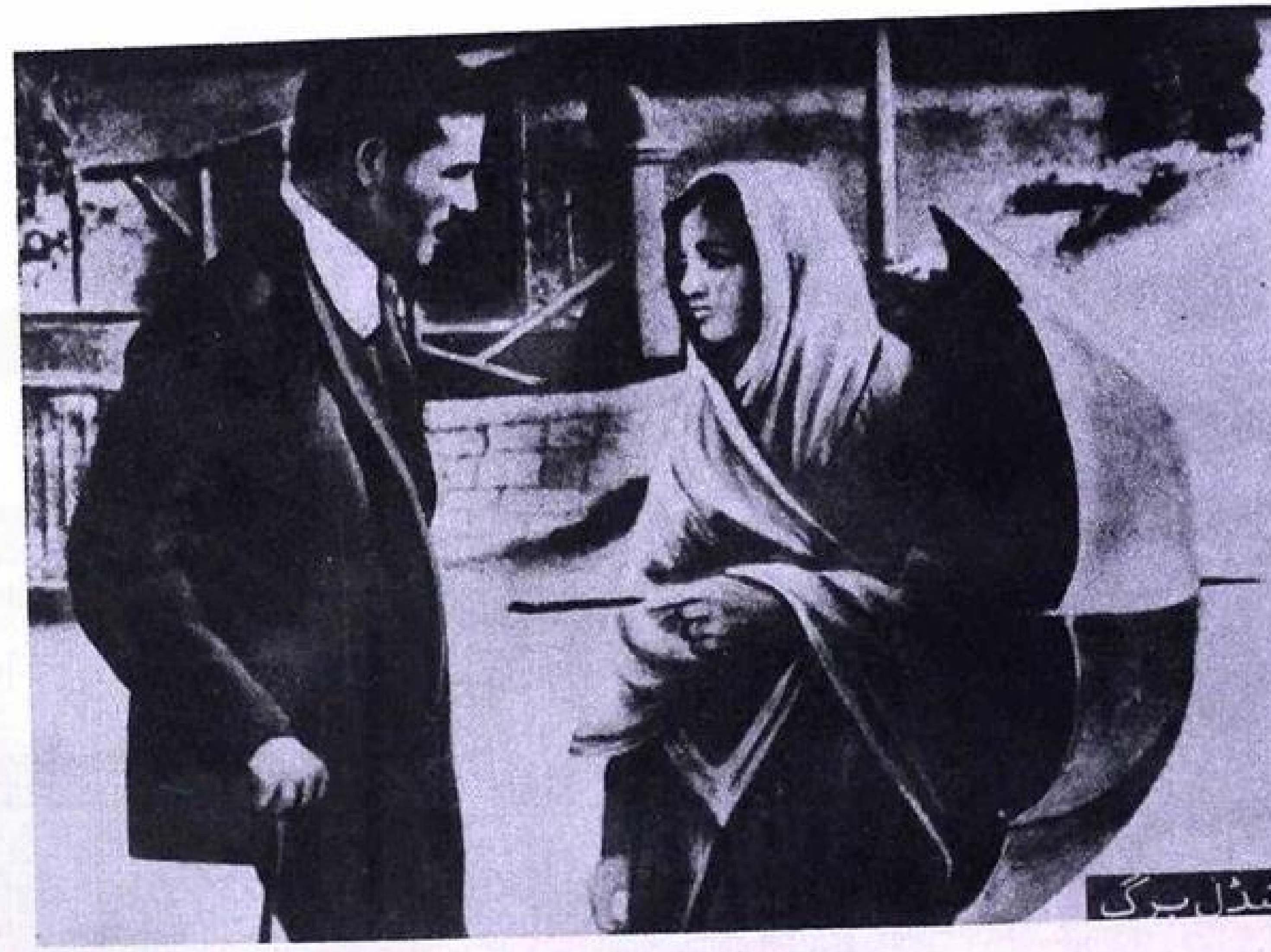
کرسیوں پر پہلی صف، دائیں سے بائیں : غلام محمد منشی ۔ سر اکبر حیدری، نواب وقار الملک، حکیم محمد اجمل خاں، مولانا الطاف حسین حالی
عزیز مرزا، محسن الملک، مرزا محمود علی خاں، منشی محبوب عالم

کرسیوں پر دوسری صف، دائیں سے بائیں : علی الدین حسن، مولانا شبلی نعمانی، پروفیسر آرنلڈ، نذیر احمد، نواب ابو الحسن خاں

تیسری صف میں کھڑے ہوئے دائیں سے بائیں: مولانا ظفر علی خاں دوسرے نمبر پر اور اقبال چوتھے نمبر پر، مولوی نور المنیب اللہ حیدرآبادی

چوتھی صف میں دائیں سے بائیں : ابو الحسن، خواجہ غلام الثقلین، حبیب الرحمٰن خاں شیروانی، مسعود علی ندوی وغیرہ۔

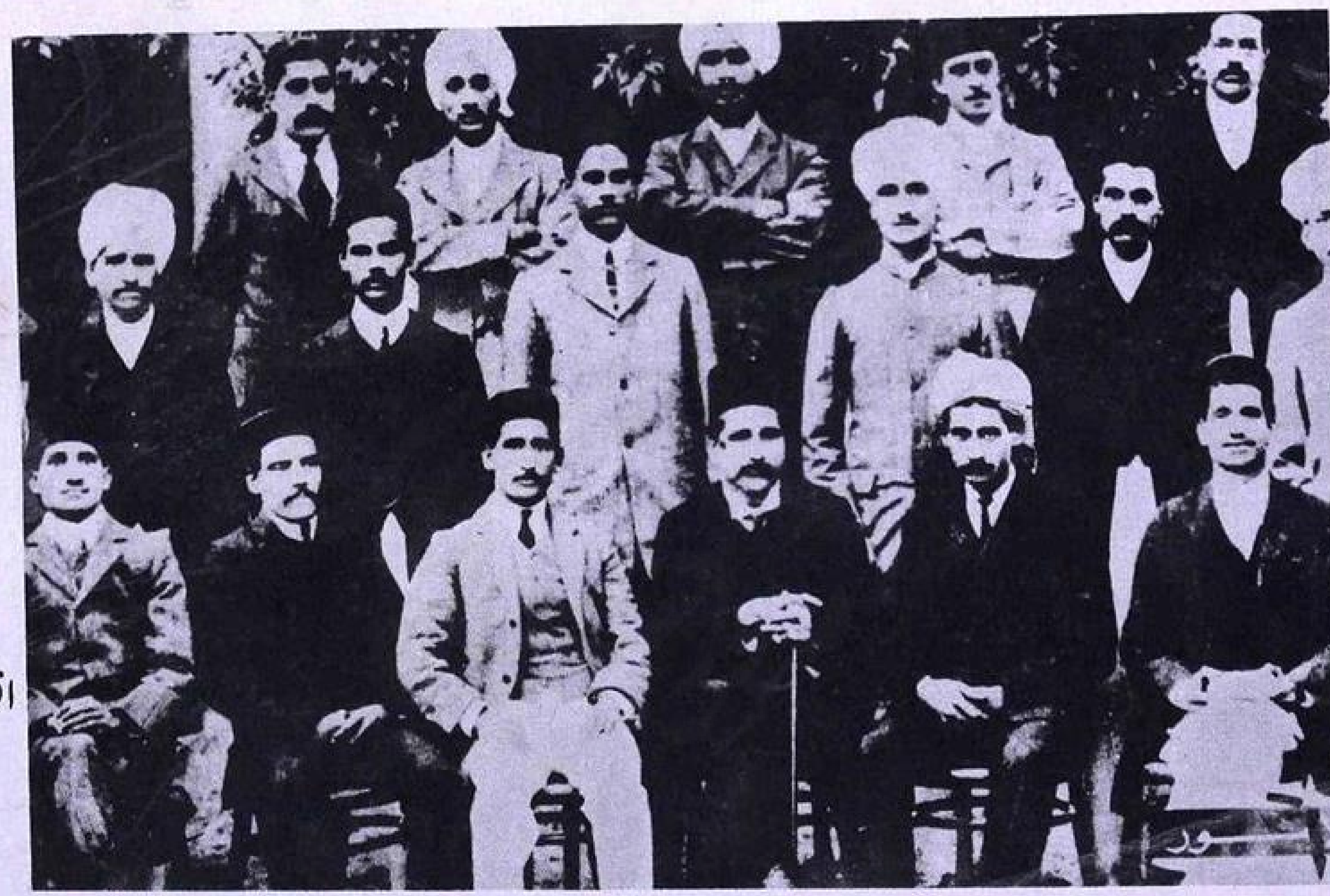
(دہلی ۱۹۰۴ء)



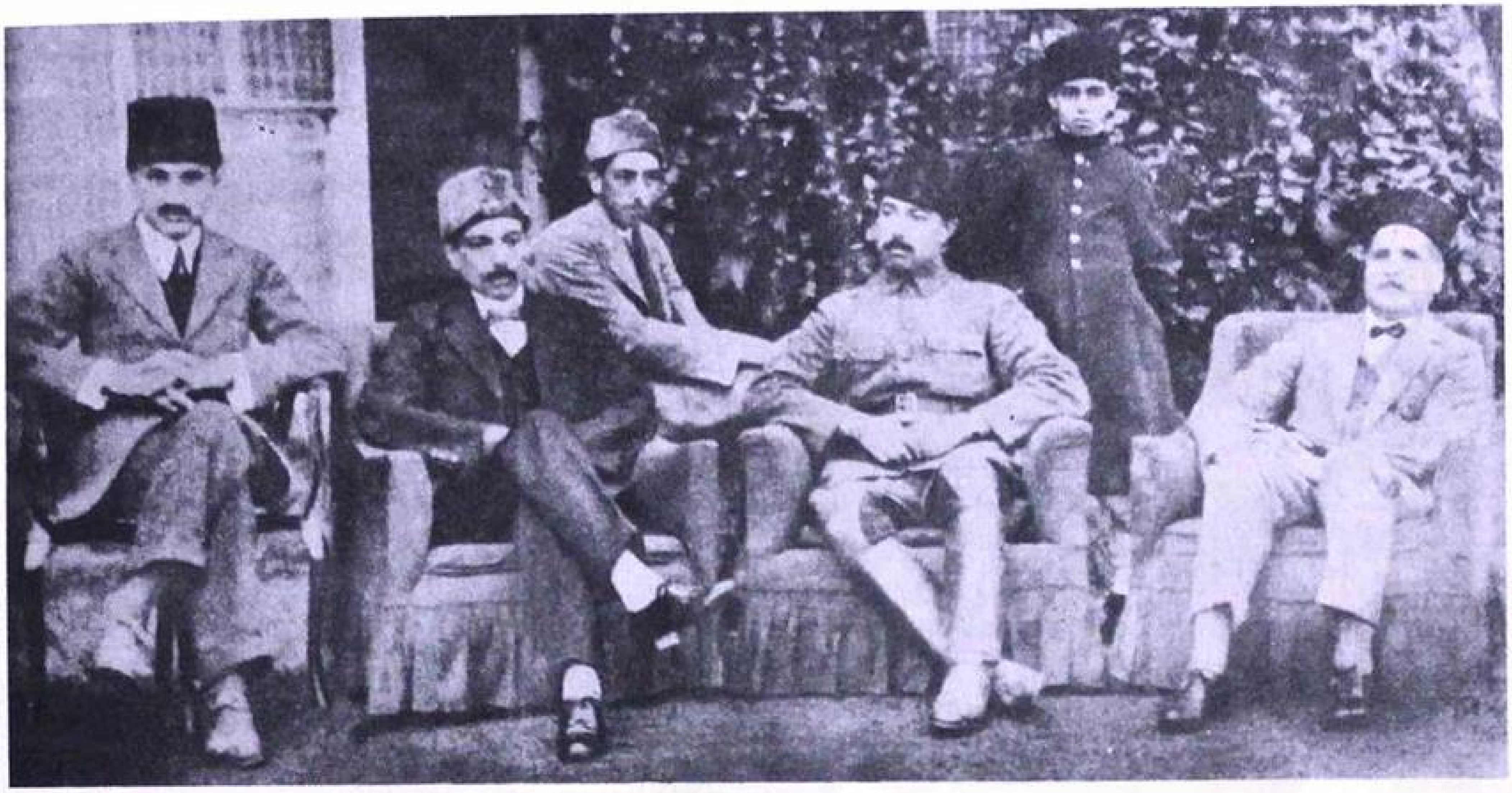
اقبال اور عطیہ فیضی
ہائیڈل برگ میں
(۱۹۰۷ء)



ایک تاریخی گروپ، اسلامیہ ہائی اسکول
ہوشیار پور جس کا سنگِ بنیاد نواب وقار الملک
مشتاق احمد نے رکھا۔



گورنمنٹ کالج لاہور
اقبال پہلی صف میں دائیں سے تیسرے نمبر پر
(۱۹۱۰ء)

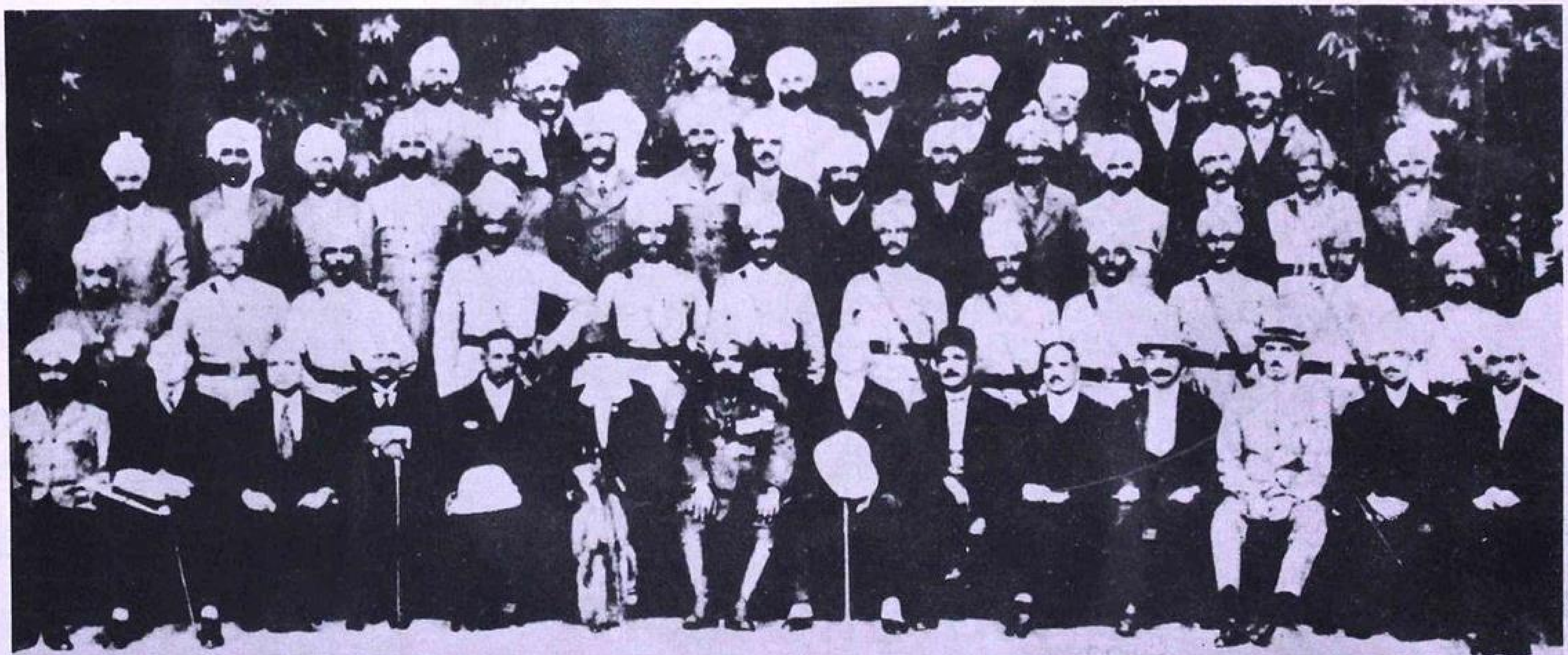


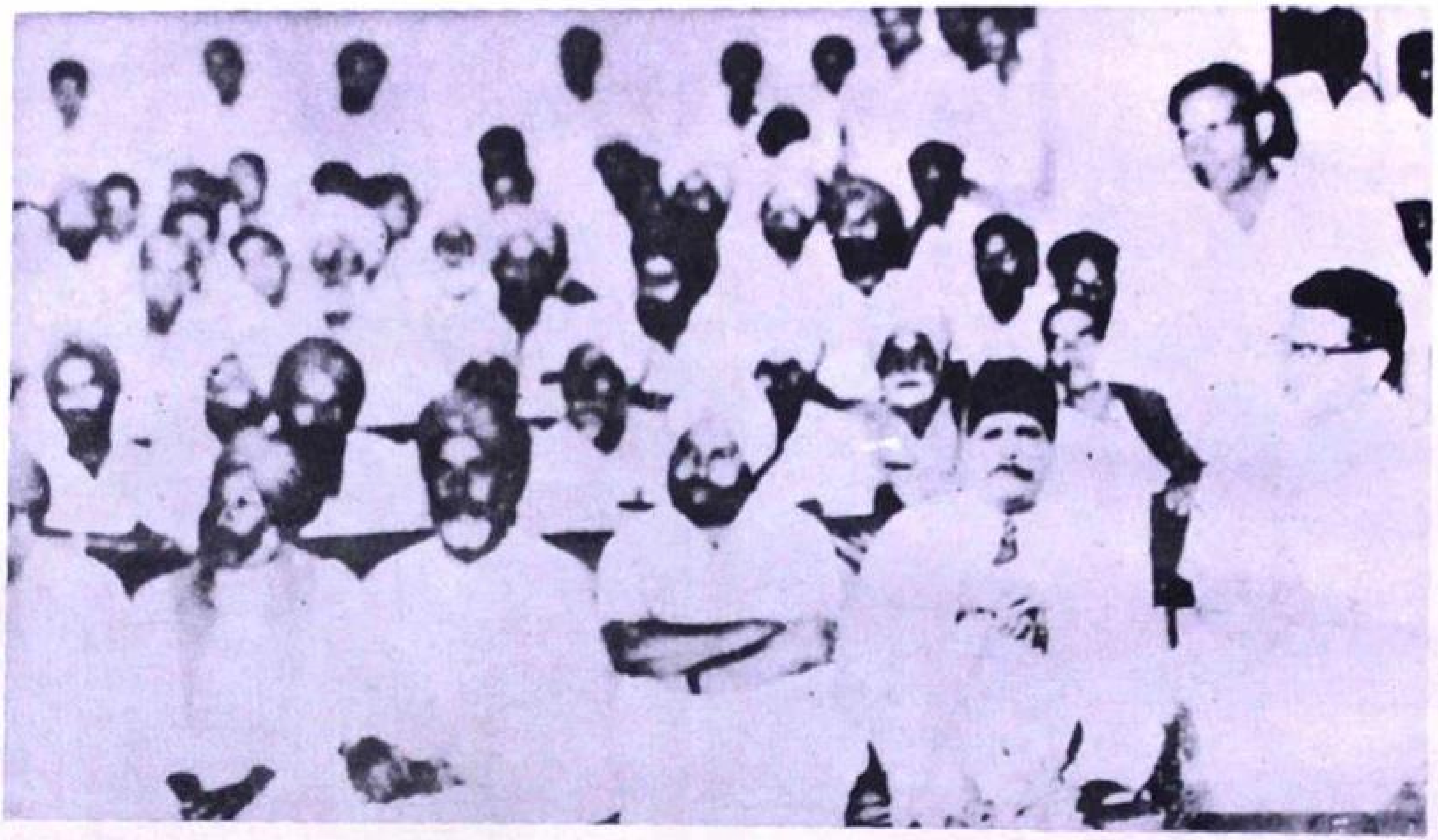
ایک یادگار گروپ

، پہلی صف میں دائیں طرف سے : اقبال، ہز ایکسیلنسی سردار عبدالقدوس خاں اور نواب سر ذوالفقار علی۔ پچھلی صف میں نواب زادہ رشید علی خاں اور نواب زادہ خورشید علی خاں

(۱۹۲۲ء)

ڈاکٹر سید علی نقی کی الوداعی پارٹی : درمیان میں گورنر پنجاب، سر میلکم ہیلی دائیں طرف اقبال اور بائیں طرف سید علی نقی ۔ گورنمنٹ ہاؤس، لاہور ۱۹۲۶ء





اقبال خالصہ کالج امرتسر کی ایک تقریب میں (۱۹۲۷ء)



اقبال چند سکھ معززین کے ساتھ (امرتسر ۱۹۲۷ء)



مدراس کے اساتذہ، طلباء اور معززینِ شہر کے ساتھ ۔ (اقبال دائیں طرف سے آٹھویں نمبر پر (۱۹۲۸ء)

اقبال علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں



پہلی صف میں دائیں سے بائیں : خواجہ سجاد حسین، ریز باٹم ، اقبال، سرراس مسعود، خواجہ غلام السیدین، ڈاکٹر خالد شیلڈرک (۱۹۲۹ء)



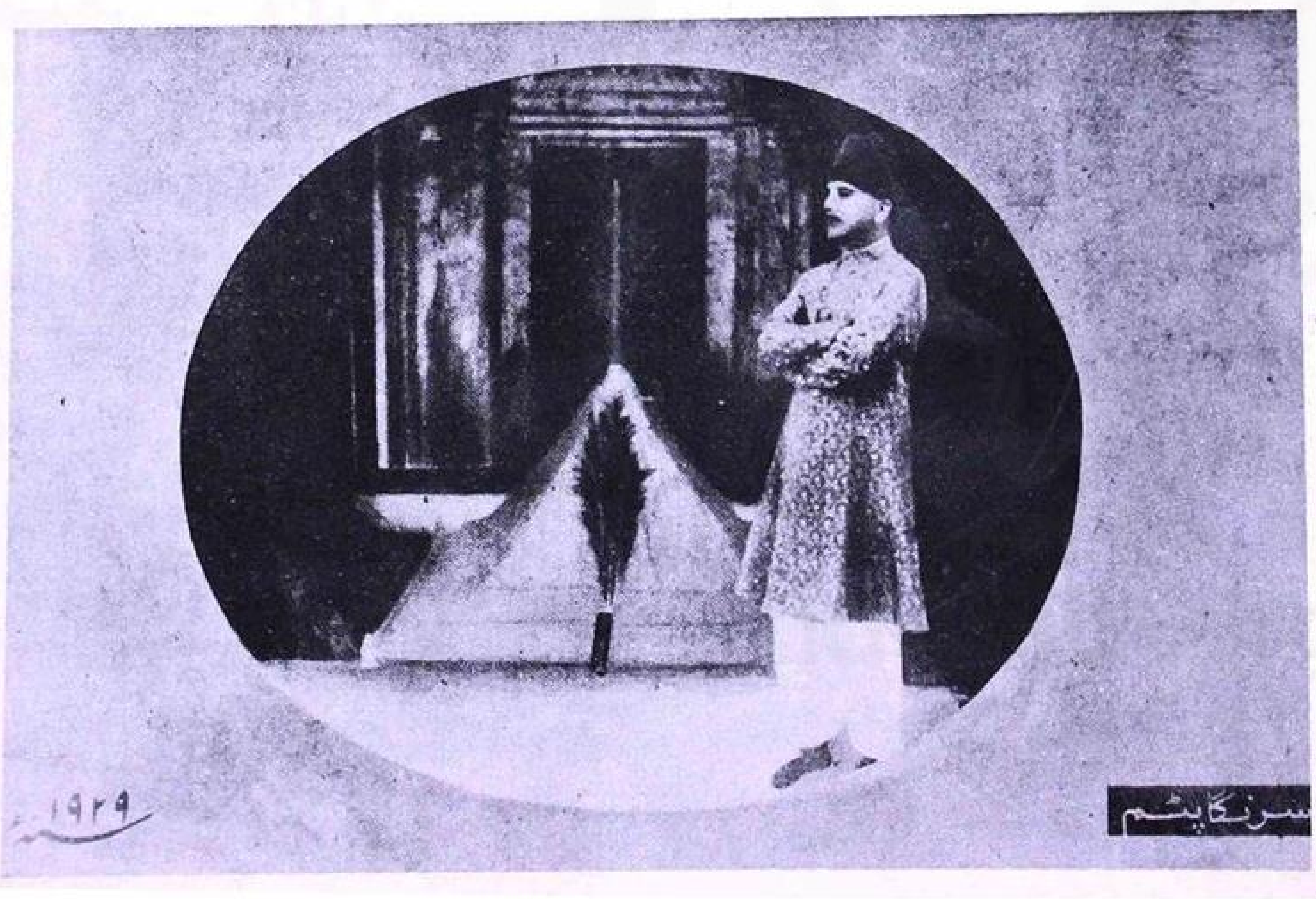
اقبال حیدر آباد میں (۱۹۲۹ء)



اقبال طلبائے حیدر آباد دکن کے ساتھ (لاہور ۱۹۲۹ء)



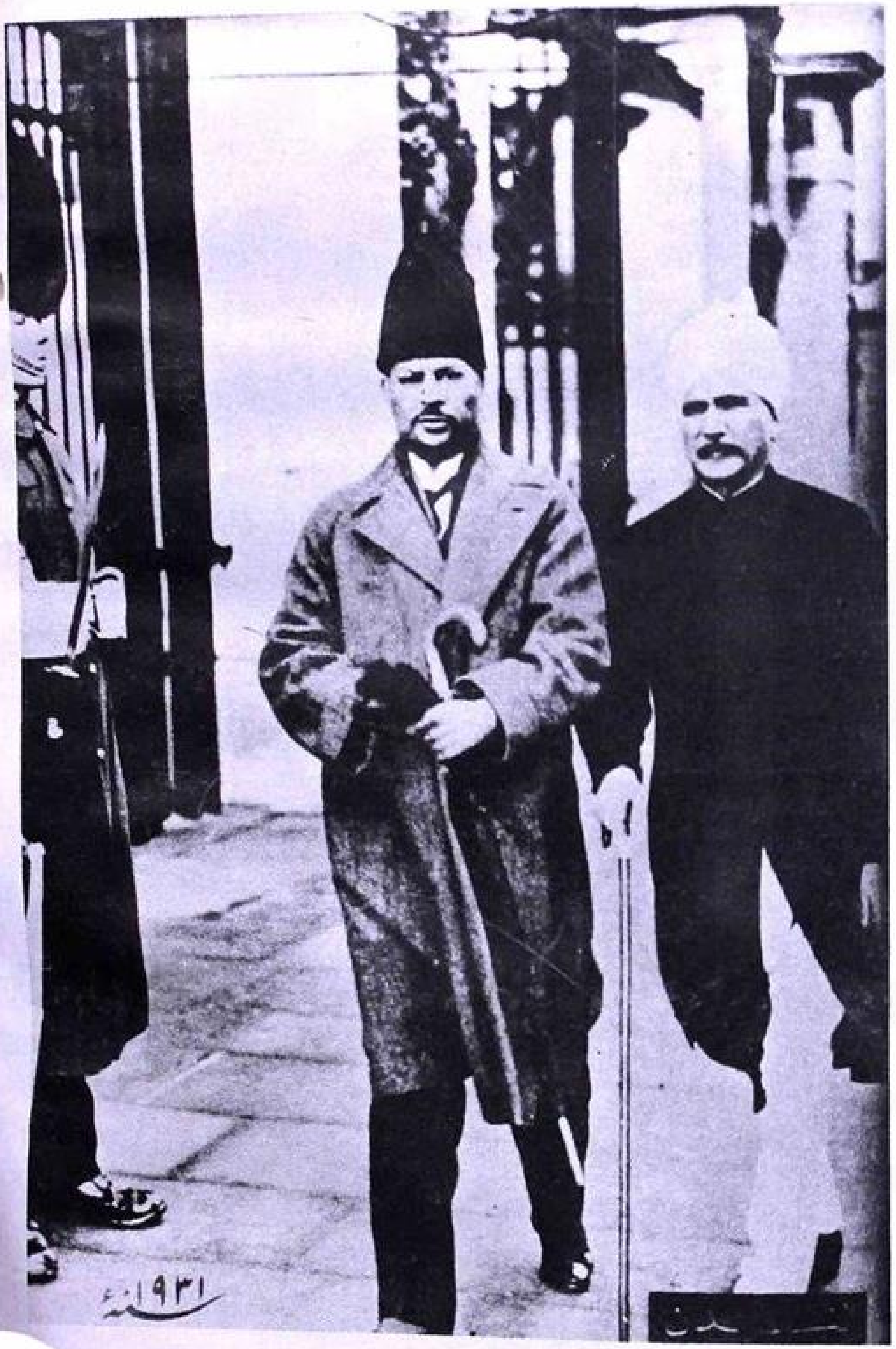
اقبال میسور میں ، بائیں طرف فلسفے کے پروفیسر اے ۔آر ۔ واڈیا
اور ڈاکٹر گوپالاسوامی (۱۹۲۹ء)



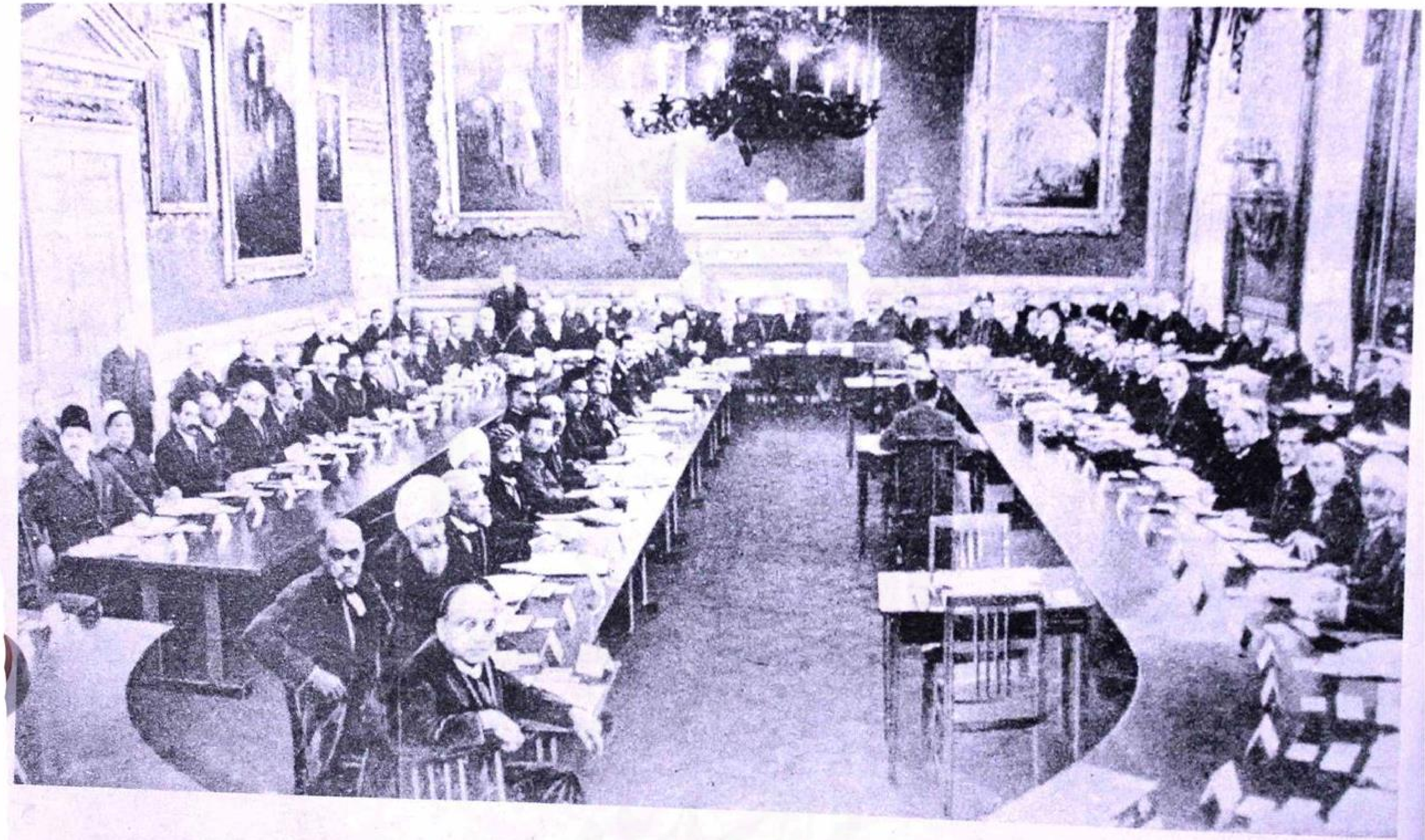
اقبال سلطان ٹیپو کے مزار پر ۔ سری رنگا پٹنم (۱۹۲۹ء)

اقبال لندن روانہ ہونے سے قبل ۔ دائیں سے بائیں : شوکت کاظمی (افغان کلچرل اتاشی)، اقبال ،
صلاح الدین سلجوقی (افغان قونصل ، بمبئی)، میر ریاض احمد (سکریٹری سفارتِ افغانستان (بمبئی ۱۹۳۱ء)

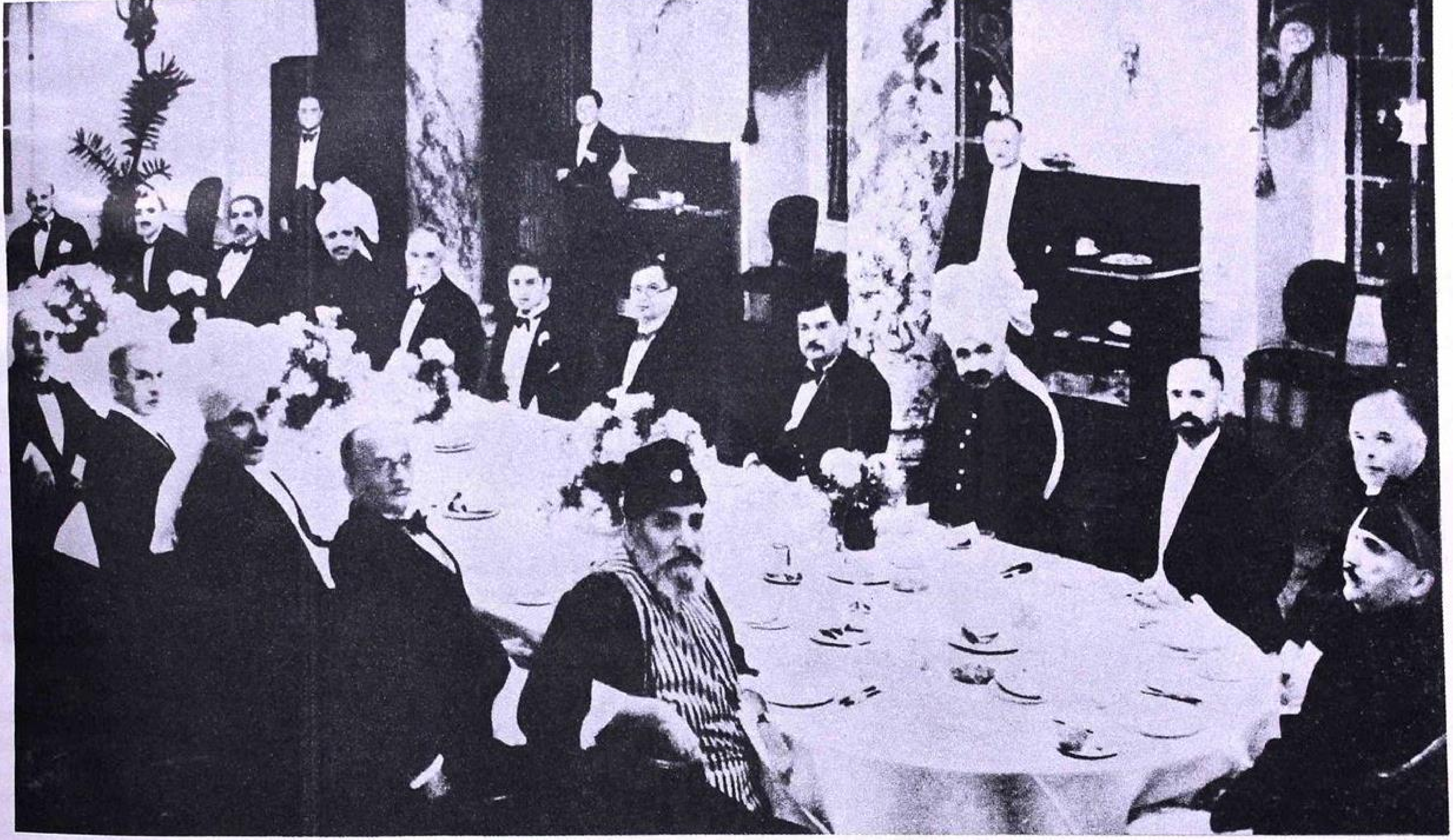




اقبال اور سر محمد ظفر اللہ خاں ۔ بکنگھم پیلیس لندن ۱۹۳۱ء

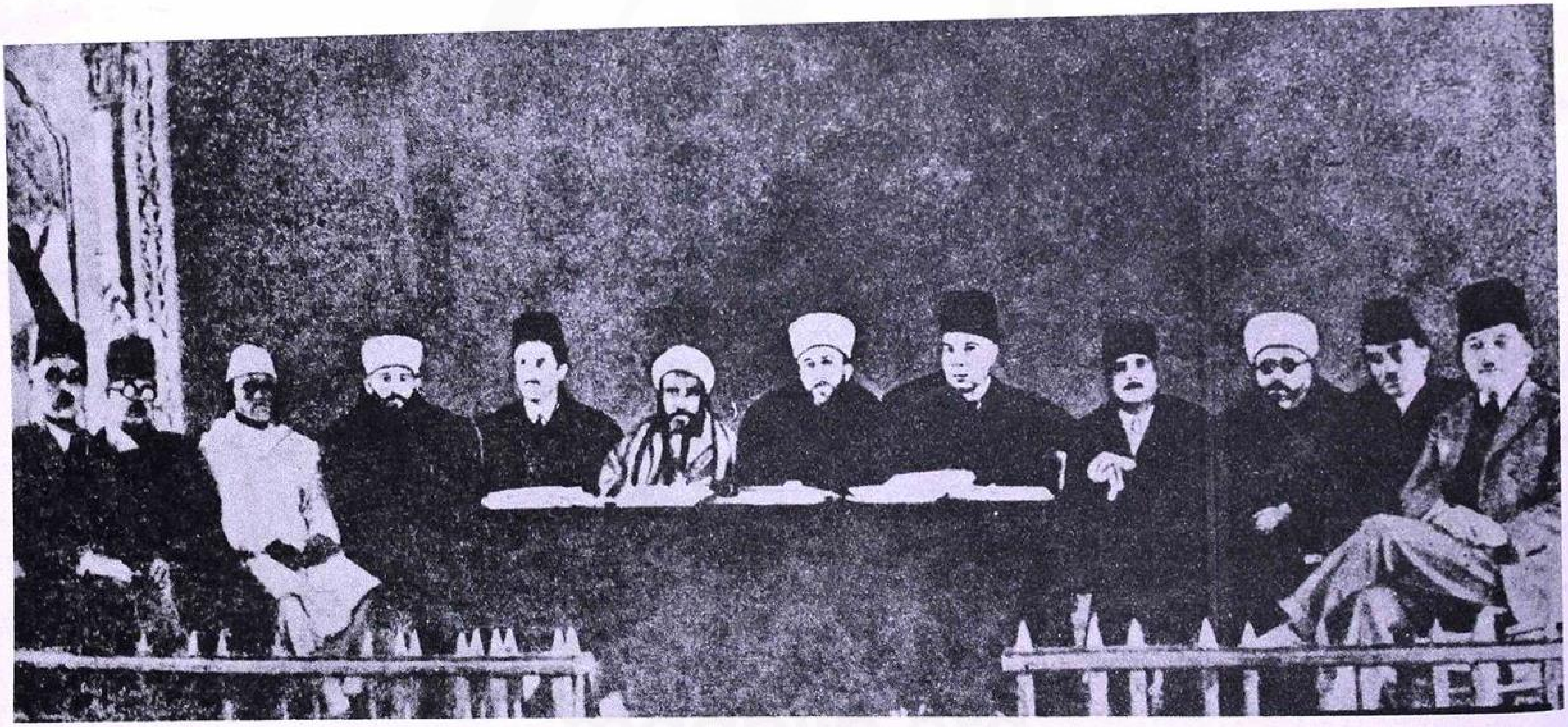


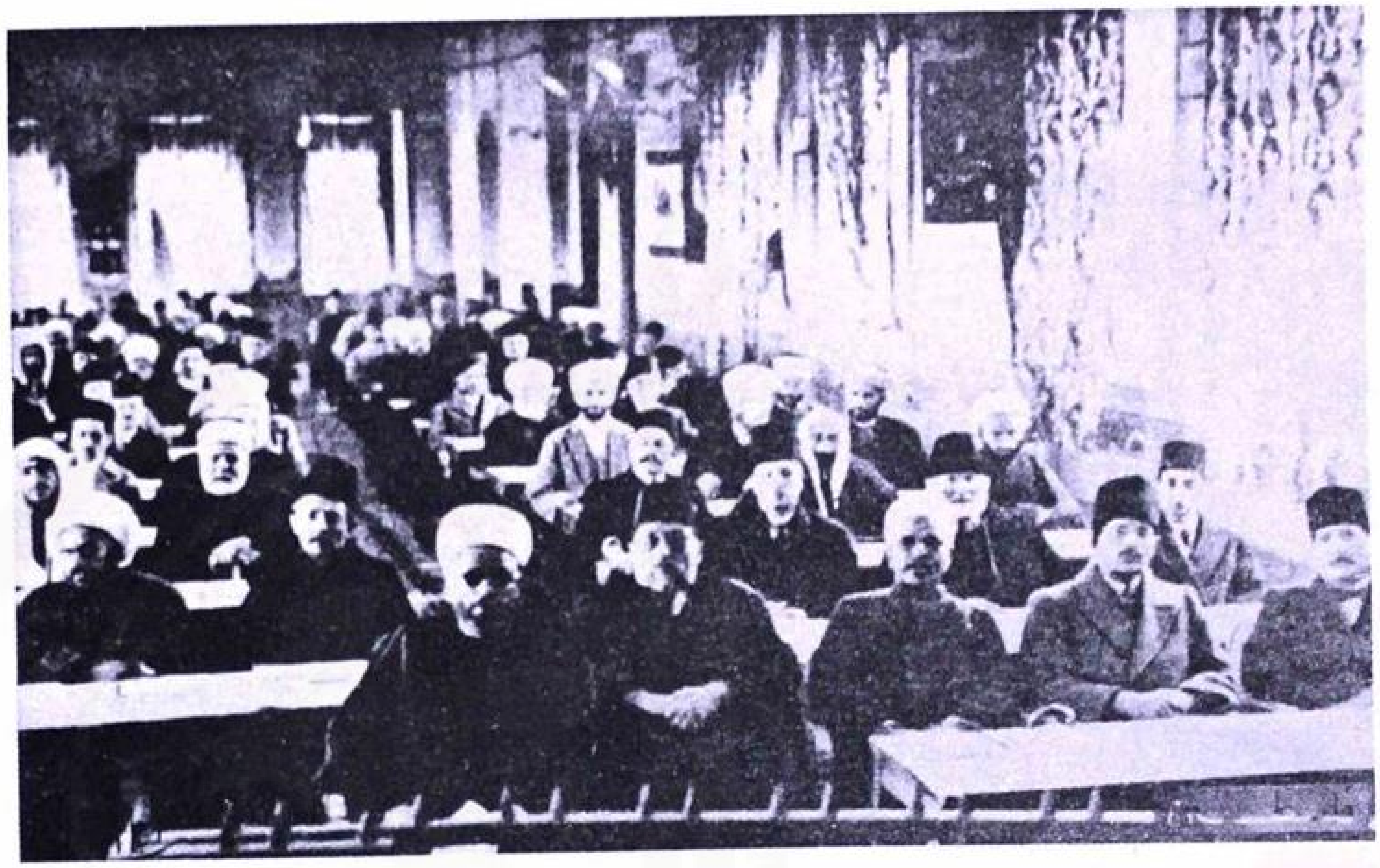
دوسری گول میز کانفرنس لندن ۱۹۳۱ء بائیں طرف دوسری قطار میں اقبال پہلے نمبر پر



دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر، اقبال (دائیں طرف) بائیں طرف: مولانا شوکت علی۔ دائیں طرف تیسرے نمبر پر: سر عبدالقادر۔ چھٹے نمبر پر سید امجد علی (لندن ۱۹۳۱ء)

اقبال فلسطین میں۔ دائیں طرف سے چوتھے نمبر پر۔ عمائدینِ عرب کے درمیان مفتیٔ اعظم امین الحسینی۔ یروشلم ۱۹۳۱ء

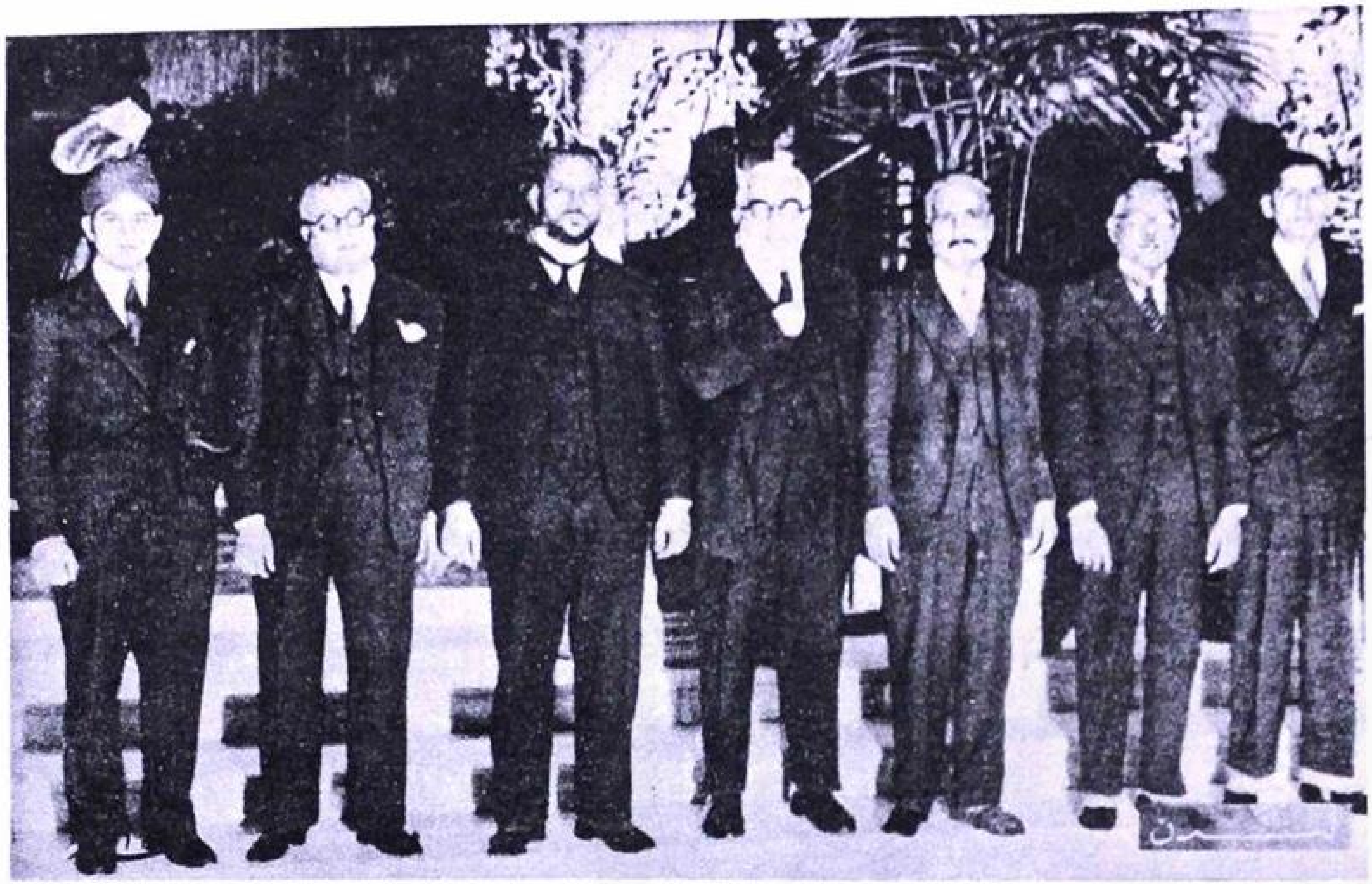




موتمرِ اسلامی ۔ اقبال پہلی صف میں دائیں طرف، ان کے بعد السید عبدالعزیز
اور شیخ عبدالقادر المذفر (یروشلم دسمبر ۱۹۳۱ء)



اقبال بمبئی میں (۱۹۳۱ء)



تیسری گول میز کانفرنس کے موقع پر

دائیں سے بائیں: ڈاکٹر شفاعت احمد خاں، حافظ ہدایت حسین، اقبال
ہز ہائی نس سر آغا خاں، چودھری ظفر اللہ خاں، عبد الحلیم غزنوی، سید امجد علی
(لندن ۱۹۳۲ء)



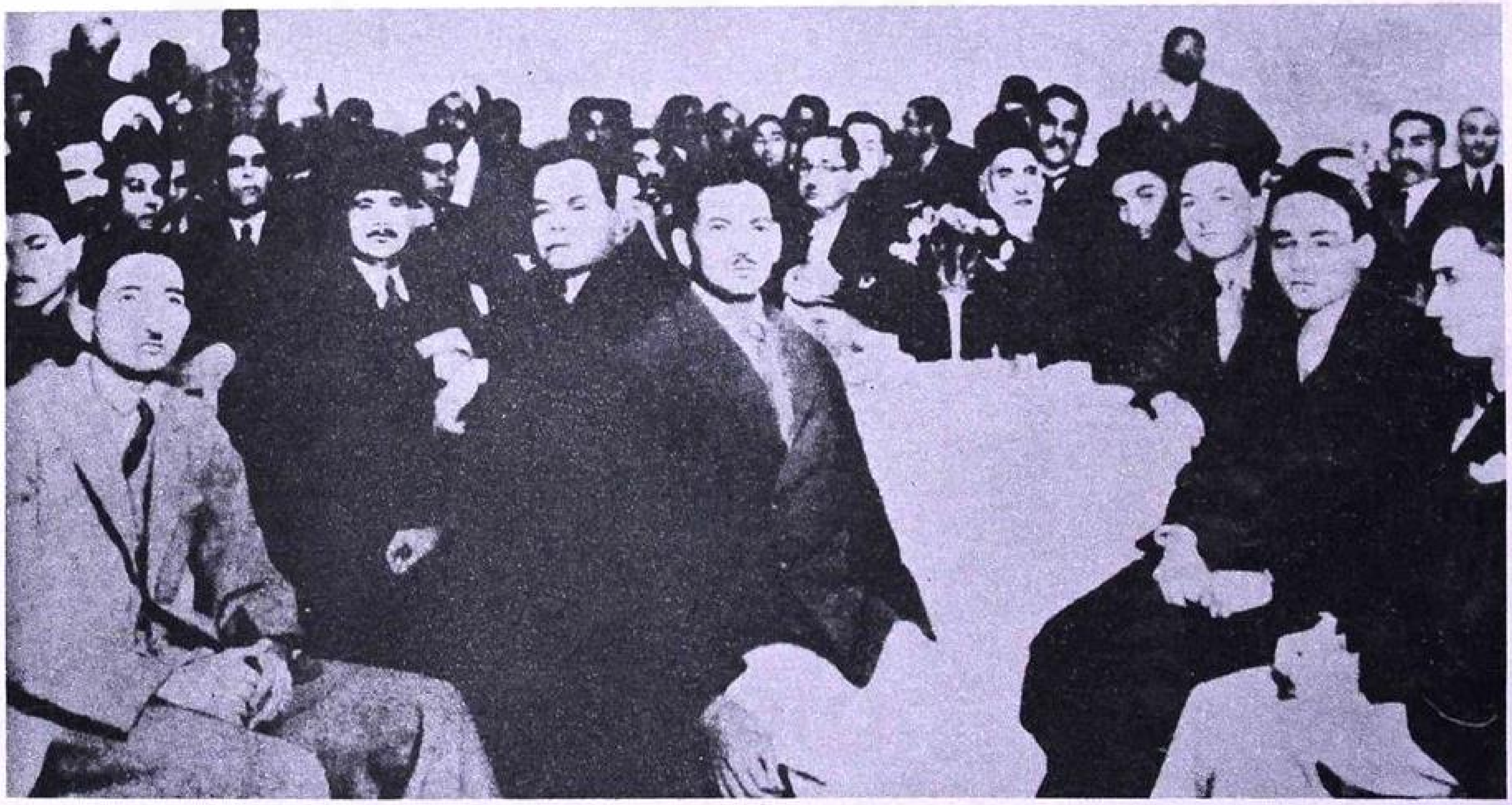
نیشنل لیگ لندن کا استقبالیہ

اقبال، سید امجد علی، لیڈی سائمن وغیرہ (۱۹۳۲ء)



اقبال چند احباب کے ساتھ

(کرسیوں پر) : پیر احسن الدین، علّامہ اقبال اور میاں عبدالحق - دوسری صف میں چوہدری رحمت علی وغیرہ (۱۹۳۲ء)



لورینگ ہوٹل لاہور کا استقبالیہ،
راونڈ ٹیبل کانفرنس سے واپسی پر (۱۹۳۳ء)

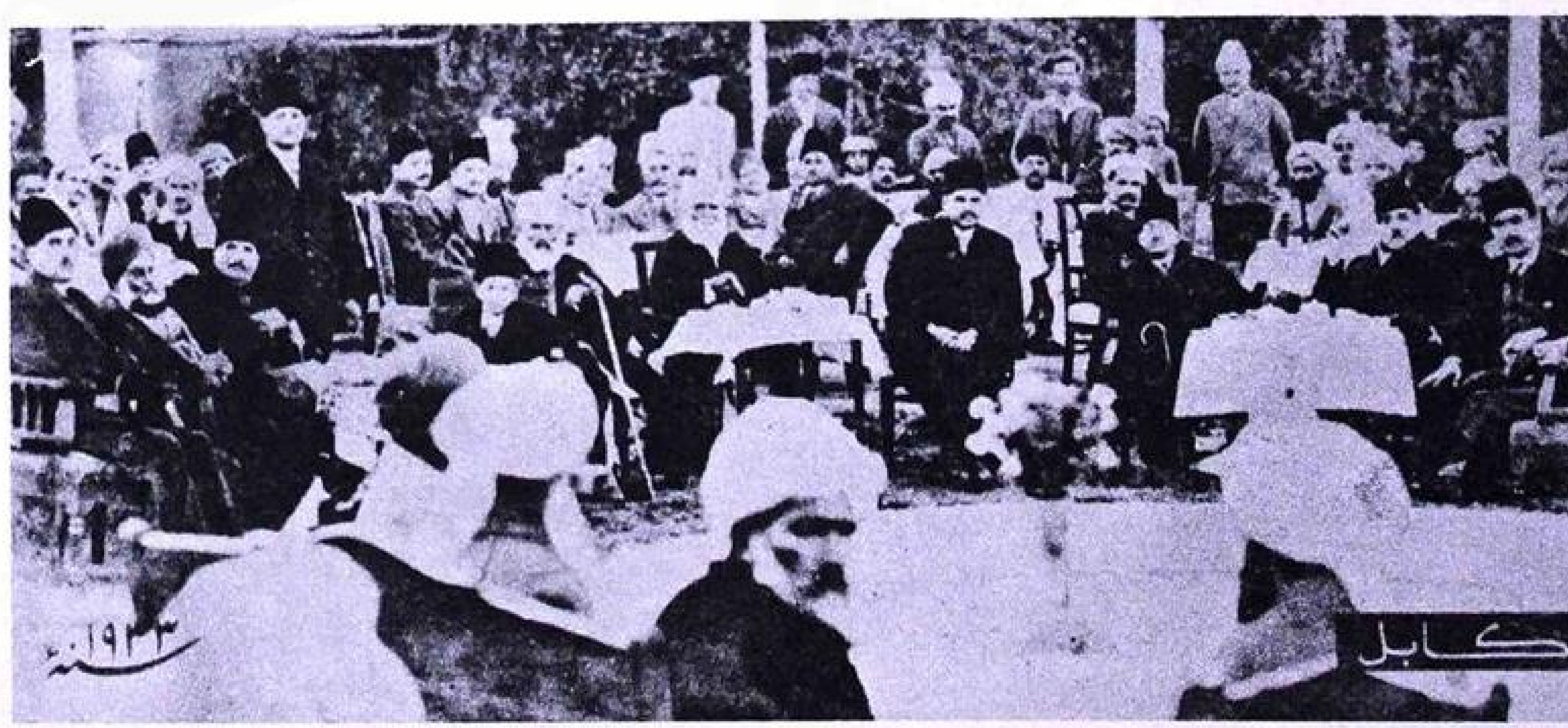


سفرِ افغانستان: سرراس مسعود، سید سلیمان ندوی، اقبال (۱۹۳۳ء)



اقبال افغانستان میں (تیسرے نمبر پر) سرراس مسعود اور دوسرے معززین کے ساتھ (۱۹۳۳ء)

کابل کی دعوتِ استقبالیہ
علّامہ اقبال اور سرراس مسعود (۱۹۳۳ء)

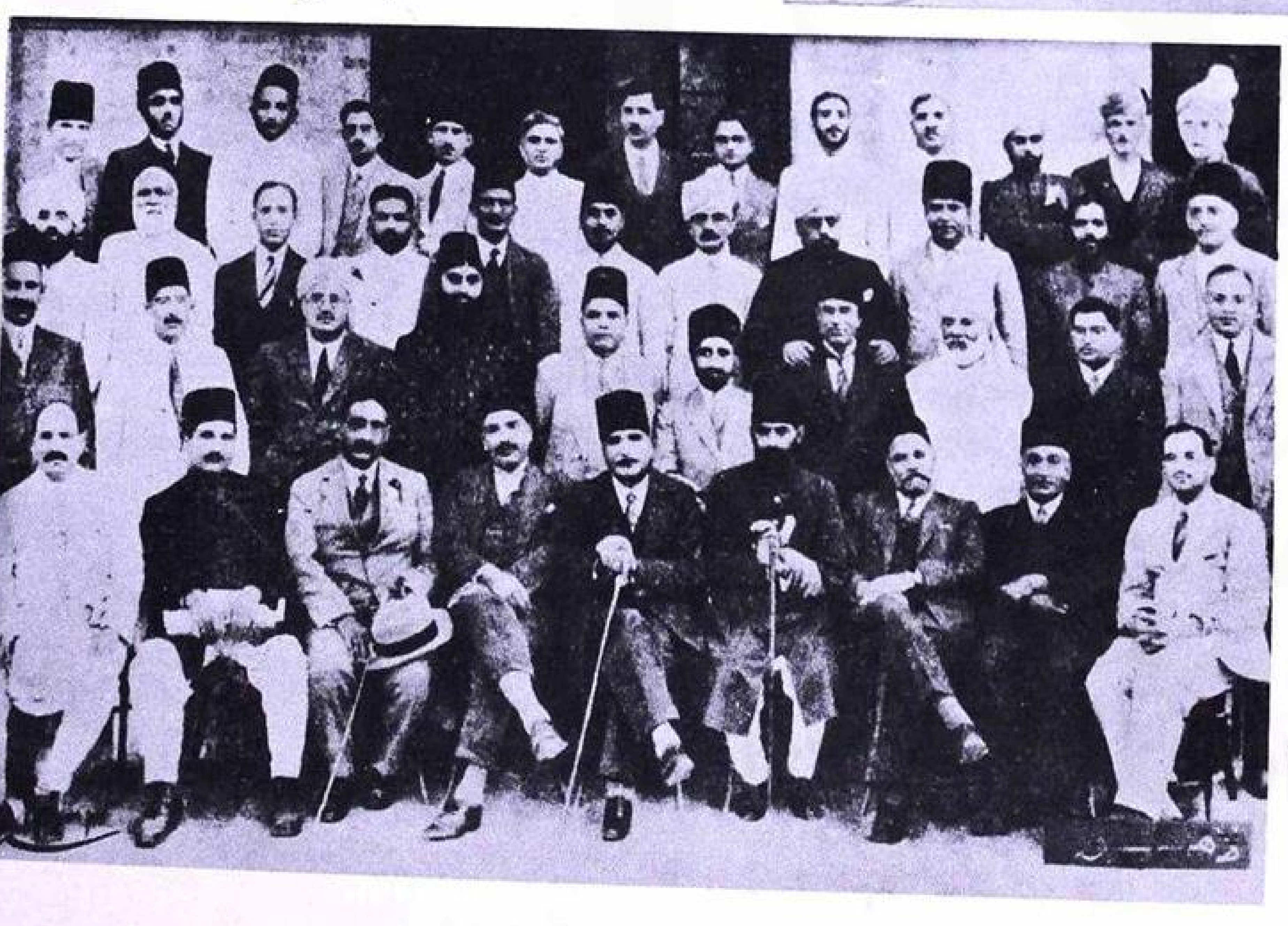




جامعۂ ازہر مصر کے وفد کے ساتھ

اقبال پہلی صف میں بائیں طرف سے تیسرے نمبر پر، پیچھے علاّمہ کے صاحبزادے جاوید اقبال کھڑے ہیں، دوسری صف میں: پہلے نمبر پر چودھری محمد حسین اور چوتھے نمبر پر خلیفہ شجاع الدین (لاہور ۱۹۳۷ء)

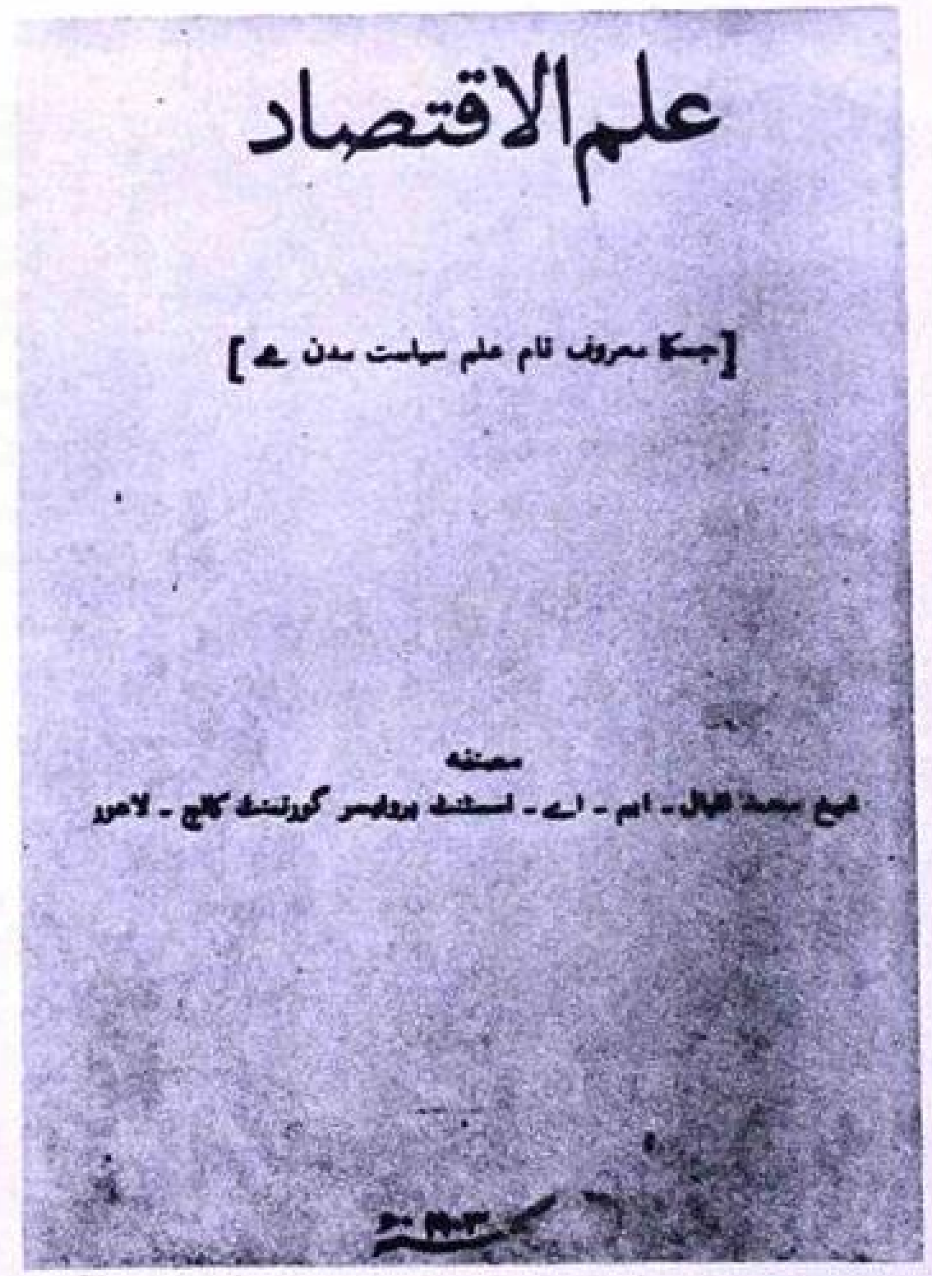
ادارۂ معارفِ اسلامیہ



پہلی صف میں بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں: پروفیسر احسان سمیع حقی، **علاّمہ عبداللہ یوسف علی،** سر عبدالقادر، حبیب الرحمٰن شیروانی، اقبال (صدر) خلیفہ شجاع الدین خان بہادر ملک زمان مہدی خاں پروفیسر محمد اقبال (سکریٹری)، خان بہادر سید مقبول شاہ دوسری صف: بی۔ اے قریشی، پروفیسر اے۔ احمد، مسٹر غلام محمد، ملک برکت علی، غلام محی الدین قصوری، ڈاکٹر منصور احمد، ایم۔ یو۔ کیو شیروانی، شیخ عظیم اللہ، ایم۔ اسلم، پروفیسر محمد شفیع۔ تیسری صف: نذیر احمد پروفیسر محمد دین تاثیر، فضل حق، کے۔ ایل۔ قاضی، محمد حسن، پروفیسر مولوی ظفر اقبال، سید عبداللطیف تپش، ڈاکٹر عبدالعلیم، ڈاکٹر ایم۔ صدیق، شمس العلماء محمد عبدالرحمٰن، مولوی مرتضیٰ حسین پچھلی قطار میں: پروفیسر علیم الدین سالک، پروفیسر ایس۔ عبدالقادر، ایس۔ ایم عبداللہ، ممتاز حسن، پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ، ڈاکٹر اظہر علی، غلام مصطفیٰ تبسم، ڈاکٹر عنایت اللہ، ڈاکٹر حسین ہمدانی، ایم۔ اے چغتائی، ایچ۔ ایم شیروانی۔ (لاہور ۱۹۳۳ء)

تصانیفِ اقبال کی پہلی اشاعتوں کے سرورق

علم الاقتصاد ۱۹۰۳ء



علم الاقتصاد

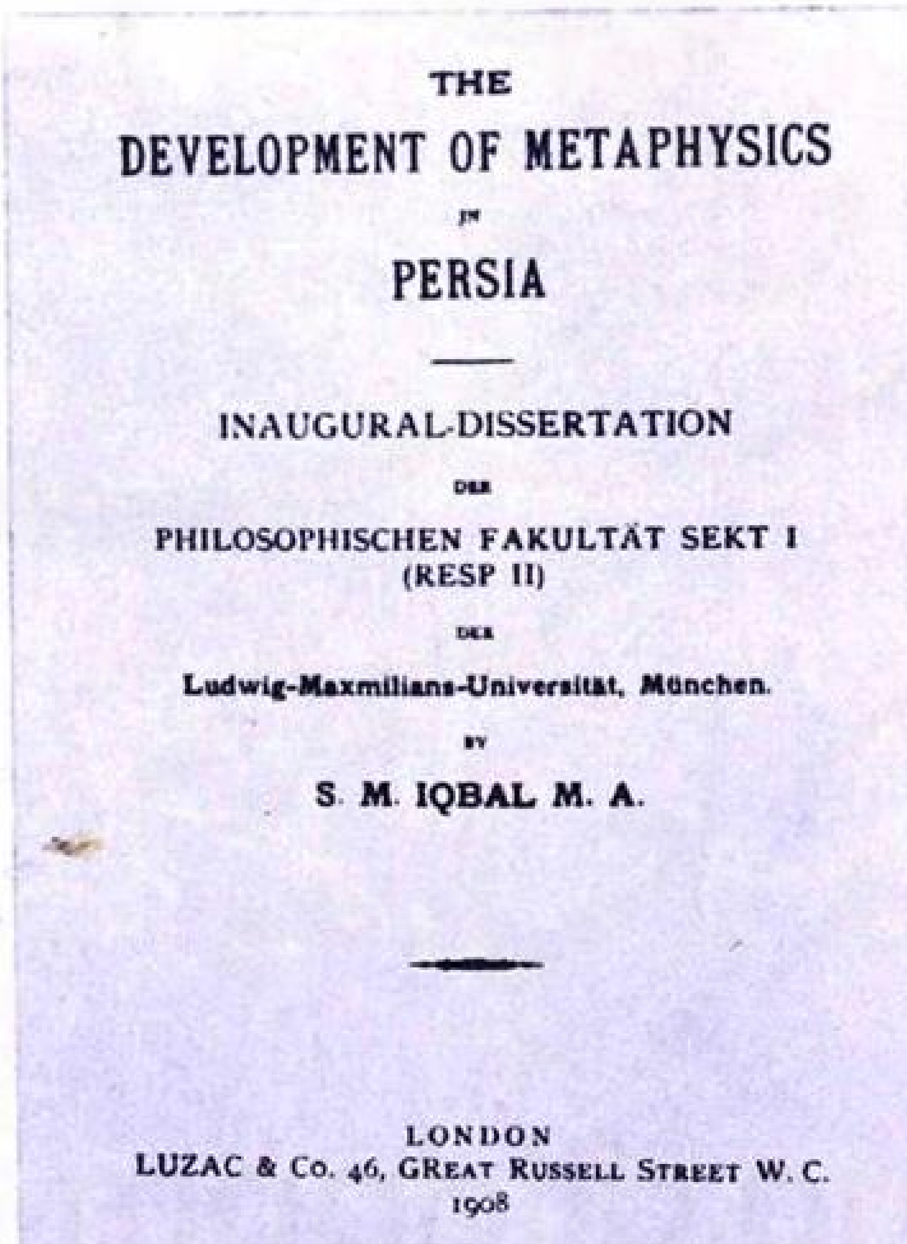
[جسکا معروف نام علم سیاست مدن ہے]

مصنفہ

شیخ محمد اقبال - ایم - اے - اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج - لاہور

۱۹۰۳ء

DEVELOPMENT OF METAPHYSICS IN PERSIA

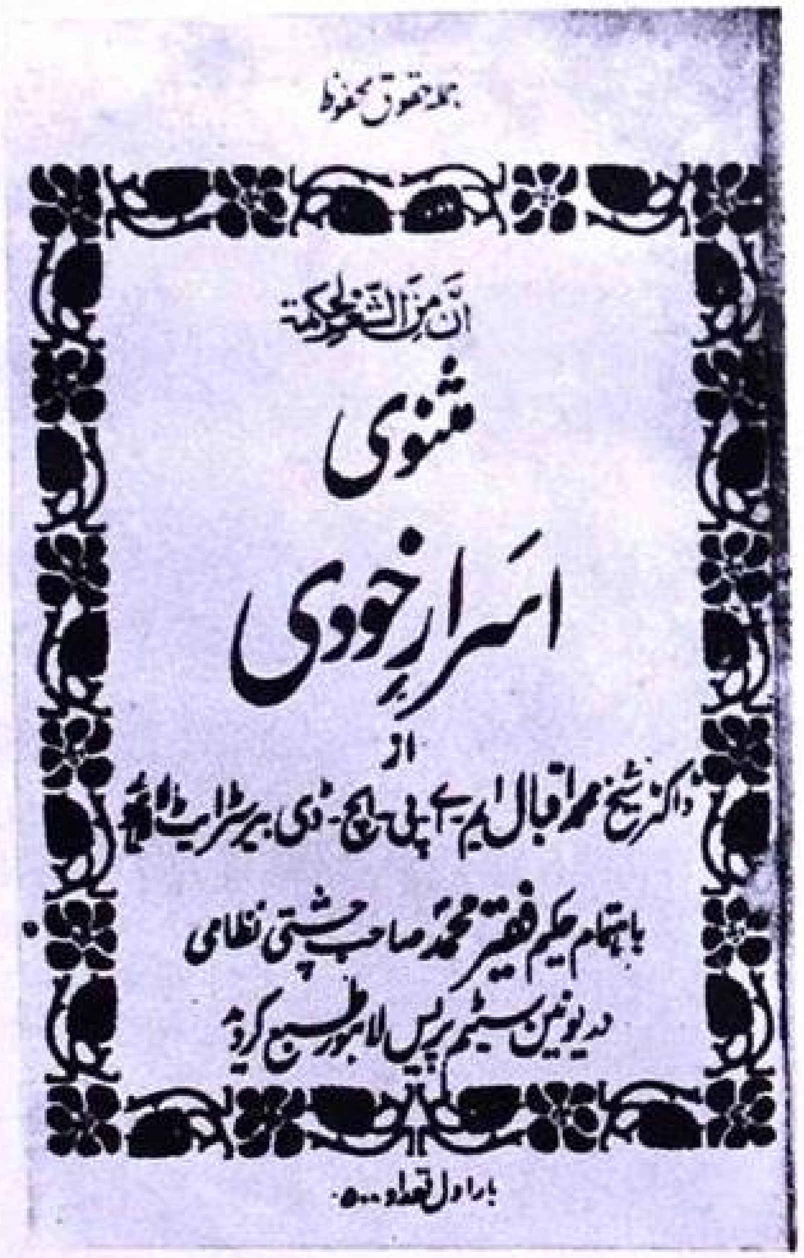


THE
DEVELOPMENT OF METAPHYSICS
IN
PERSIA

INAUGURAL-DISSERTATION
DER
PHILOSOPHISCHEN FAKULTÄT SEKT I
(RESP II)
DER
Ludwig-Maxmilians-Universität, München.
BY
S. M. IQBAL M. A.

LONDON
LUZAC & Co. 46, GREAT RUSSELL STREET W. C.
1908

اسرارِ خودی ۱۹۱۵ء



بجملہ حقوق محفوظ

ان من الشعر لحکمۃ

مثنوی

اسرارِ خودی

از

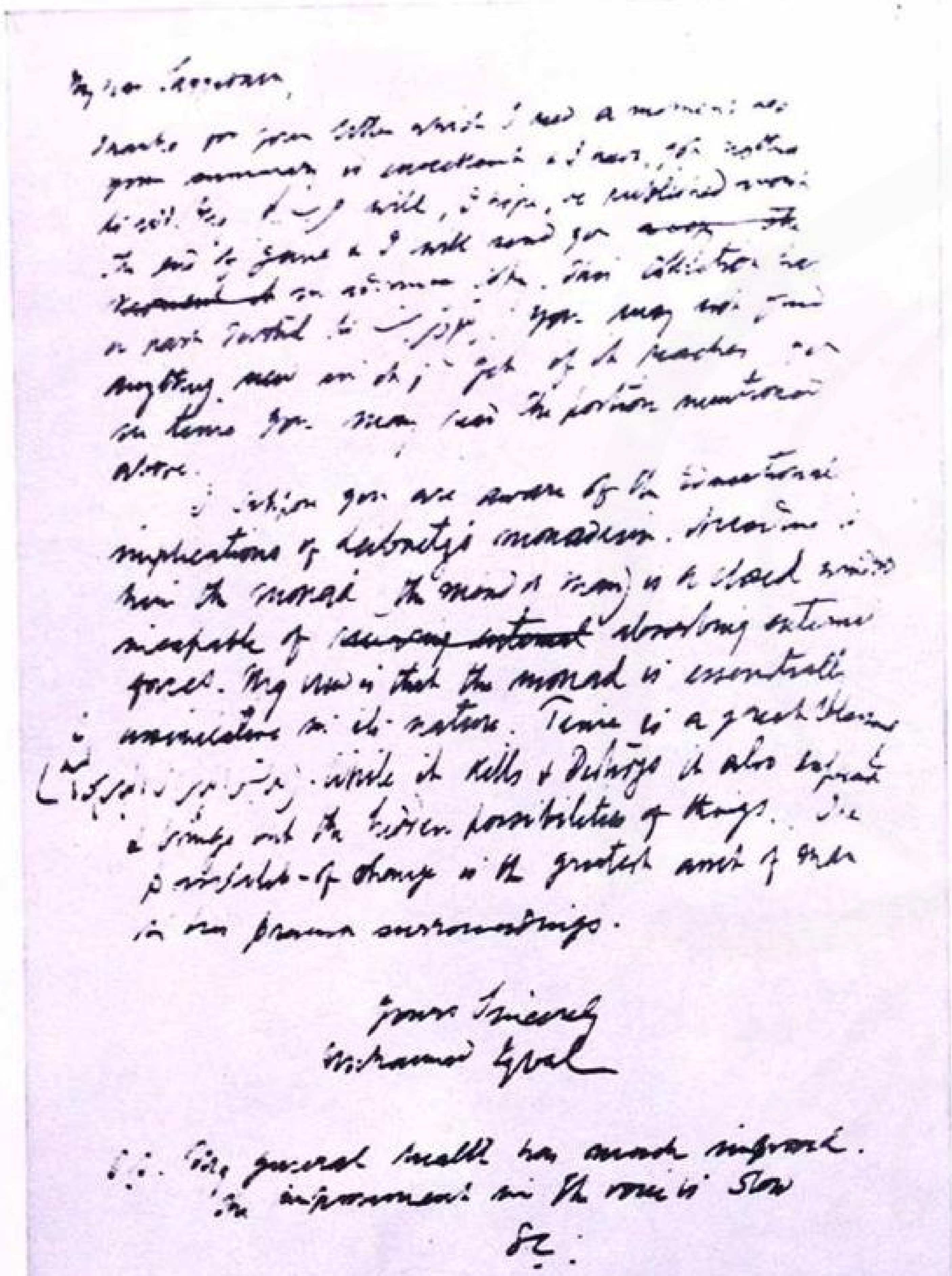
داکٹر شیخ محمد اقبال ایم - اے پی ایچ - ڈی بیرسٹر ایٹ لاء

باہتمام حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی

در یونین سٹیم پریس لاہور طبع کردہ

بار اول تعداد ۵۰۰

اقبال کے انگریزی خطوط (بخطِ اقبال)



My dear Saiyidain,

Thanks for your letter which I read a moment ago. [illegible] your summary [illegible] [illegible] [illegible] will, I hope, be published [illegible] [illegible] [illegible] you [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] You may [illegible] anything new in [illegible] [illegible] of the teacher [illegible] time you may read the portion mentioned above.

I think you are aware of the [illegible] implications of Leibnitz's monadism. According to him the monad (the mind or soul) is a closed window incapable of absorbing external force. My view is that the monad is essentially [illegible] in its nature. Time is a great blessing. While it kills & destroys it also expands & brings out the hidden possibilities of things. The possibility of change is the greatest asset of man in his present surroundings.

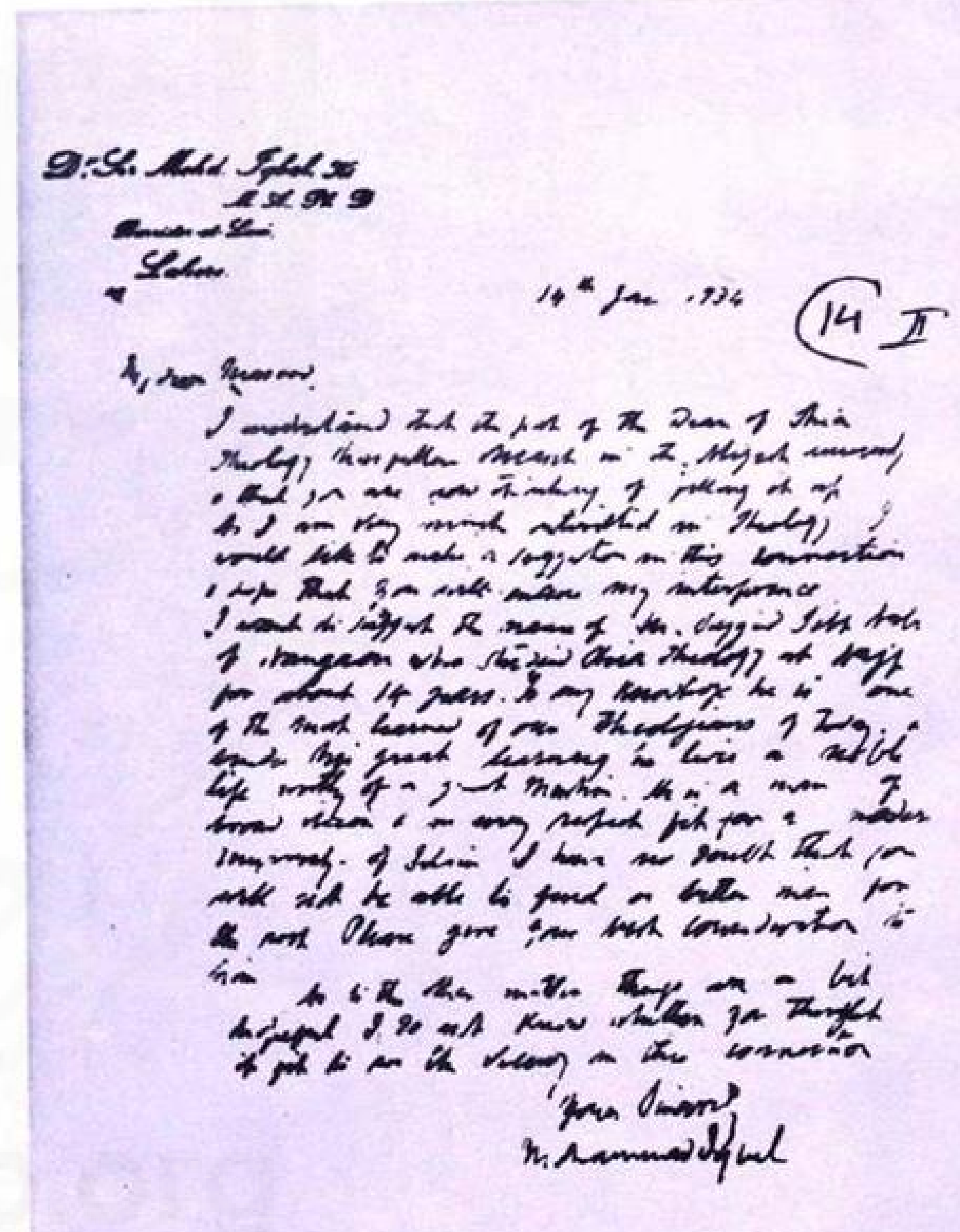
Yours sincerely

Muhammad Iqbal

P.S. My general health has much improved. The improvement in the voice is slow.

Iq.

خواجہ غلام السیدین کے نام



Dr. Sir Mohd. Iqbal Kt.
M.A. Ph.D.
Barrister at Law
Lahore

14th Jan. 1934

(14 II)

My dear Masood,

I understand that the post of the Dean of Shia Theology has fallen vacant in the Aligarh University & that you are now thinking of filling it up. As I am very much interested in theology I would like to make a suggestion in this connection & hope that you will excuse my interference. I want to suggest the name of Mr. Sayyid [illegible] of [illegible] who has taught Shia theology at [illegible] for about 14 years. To my knowledge he is one of the most learned of our theologians of today & besides his great learning he lives a noble life worthy of a great Muslim. He is a man of broad vision & in every respect fit for a modern University of Islam. I have no doubt that you will not be able to find a better man for the post. Please give your best consideration to him.

As to the other matter things are in a bad [illegible]. I do not know whether you thought it fit to fill the vacancy in this connection.

Yours sincerely

Muhammad Iqbal

سر راس مسعود کے نام

عطیہ فیضی کے نام

Lahore
30th Mar. 10

My dear Miss Atiya,

Thank you so much for your letter which I enjoyed very much. Nothing is more enjoyable than a letter from a friend. I received His Highness' invitation at Hyderabad and soon after I wrote to you as to why it was not possible for me to come to Murud. Yesterday on my return I received the letter — the sweet scolding — and wired to His Highness that I could not come owing to my college engagement which has handicapped me so often. If I could have stayed a little more at Hyderabad I am sure His Highness the Nizam would have

expressed a desire to see me. I saw all the big people there and most of them invited me to their places. My visit to Hyderabad had some meaning which I shall explain to you when we meet. The Hydaris are not the only consideration of my visit. Perhaps you know that I have not had the pleasure of their acquaintance before I saw them at Hyderabad. I enjoyed my stay with them immensely. It is extremely kind of Mrs Hydari to speak so kindly of me. I felt quite at home in her house. I like the intensely Arab spirit in her, and I have a great admiration for her good sense and wisdom in all the affairs which attract her attention or sympathy. It was chiefly through the influence of Mr & Mrs Hydari that I had

Bengal. I had the good fortune to see some of the best specimens of Hyderabad society. Mr. Hydari is a man of great culture & broad sympathies. I respected him as a man of big facts & figures, but nature has gifted him with a very fine imagination & a very tender heart. I have immense respect for both of them. Mrs. Hydari is the second real woman that I have seen — the first being the [illegible]. Mrs. Hydari is a person of intuition whereby she can see things more clearly than we men by their cold analysing reason.

Will you be good enough to convey my apologies to their Highnesses & ask pardon on my behalf. I really do not know what — because of my letter which I wrote to you after the receipt of their Highnesses' [illegible]. I am not [illegible] a man who [illegible] his affections but they are none the less deep for want of expression. People [illegible] that I am cold. Please assure their Highnesses that

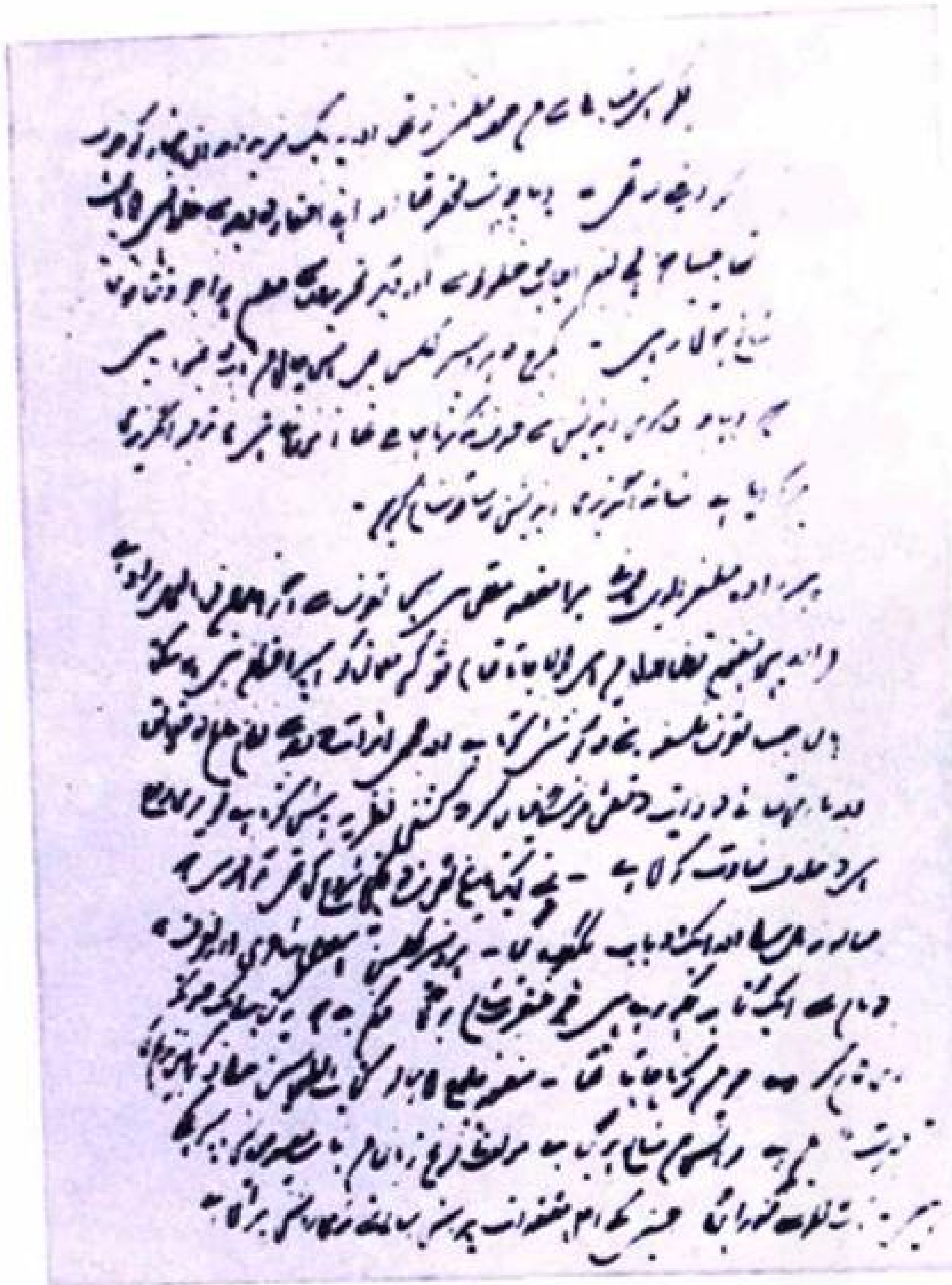
I am always at their disposal, & whenever it is possible for me to come to Janjira I shall do so with the greatest pleasure. I had only ten days casual leave which expired on 28th. I left Hyderabad on the 20th & it takes about 4 days to reach Lahore from Hyderabad. Moreover I had to visit Aurangzeb's tomb on my way back on which I am going to write the most stirring poem that the readers of Urdu have ever read. I reached Lahore on the morning of the ~~28th~~ 29th & had to go straight to the college & thence to the court. Under these circumstances you can see for yourself — it was not possible for me to make a trip to Janjira. I had, therefore, to forgo the pleasure of seeing their Highnesses. I hope this explanation will convince you & you will act the advocate for me. I have got my faults, but certainly not hypocrisy & indifference. Perhaps I am a ~~mystery~~ mystery (even to myself) as you would like to put it; but this "mystery" is known to everybody.

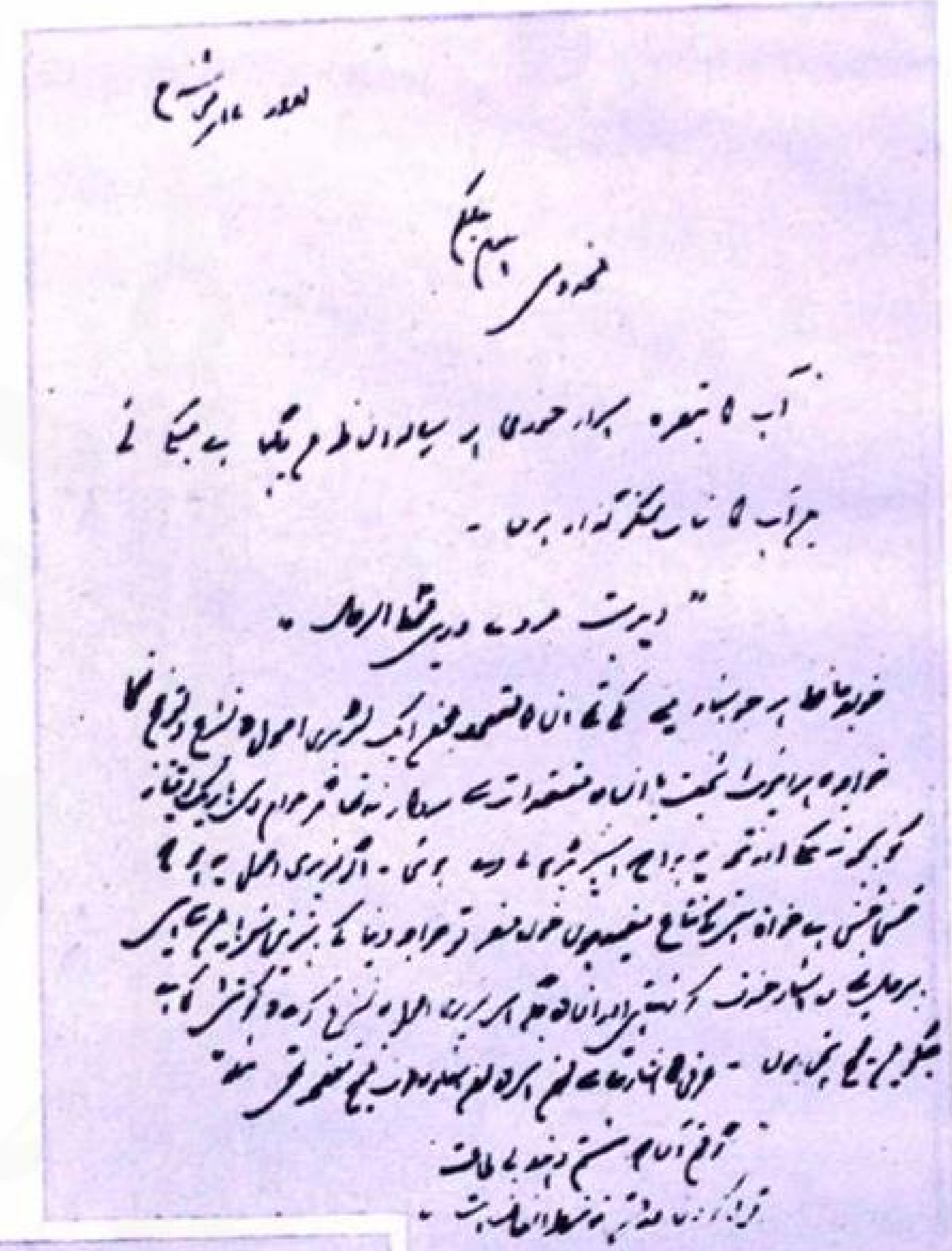
"[illegible]"

My ways may be strange, but there
are people in this wicked world,
whose ways are stranger than mine.
Opportunity is the only test of a man's
real nature. If any opportunity comes
I shall certainly show you how
intensely I love my friends and
how deeply my heart feels for
them all. People hold life dear and
rightly so; I have got the strength
to give it freely away when it
is required by others. No! don't
call me indifferent or hypocrite;
not even by implication, for it
hurts my soul and makes me
shudder at your ignorance of
my nature. I wish I could turn
inside outward in order to give
you a better view of my soul
which you think is darkened by
hypocrisy and indifference.

Please ask forgiveness on my
behalf for this unavoidable
remissness and let me know
immediately that my explanation
has convinced him.

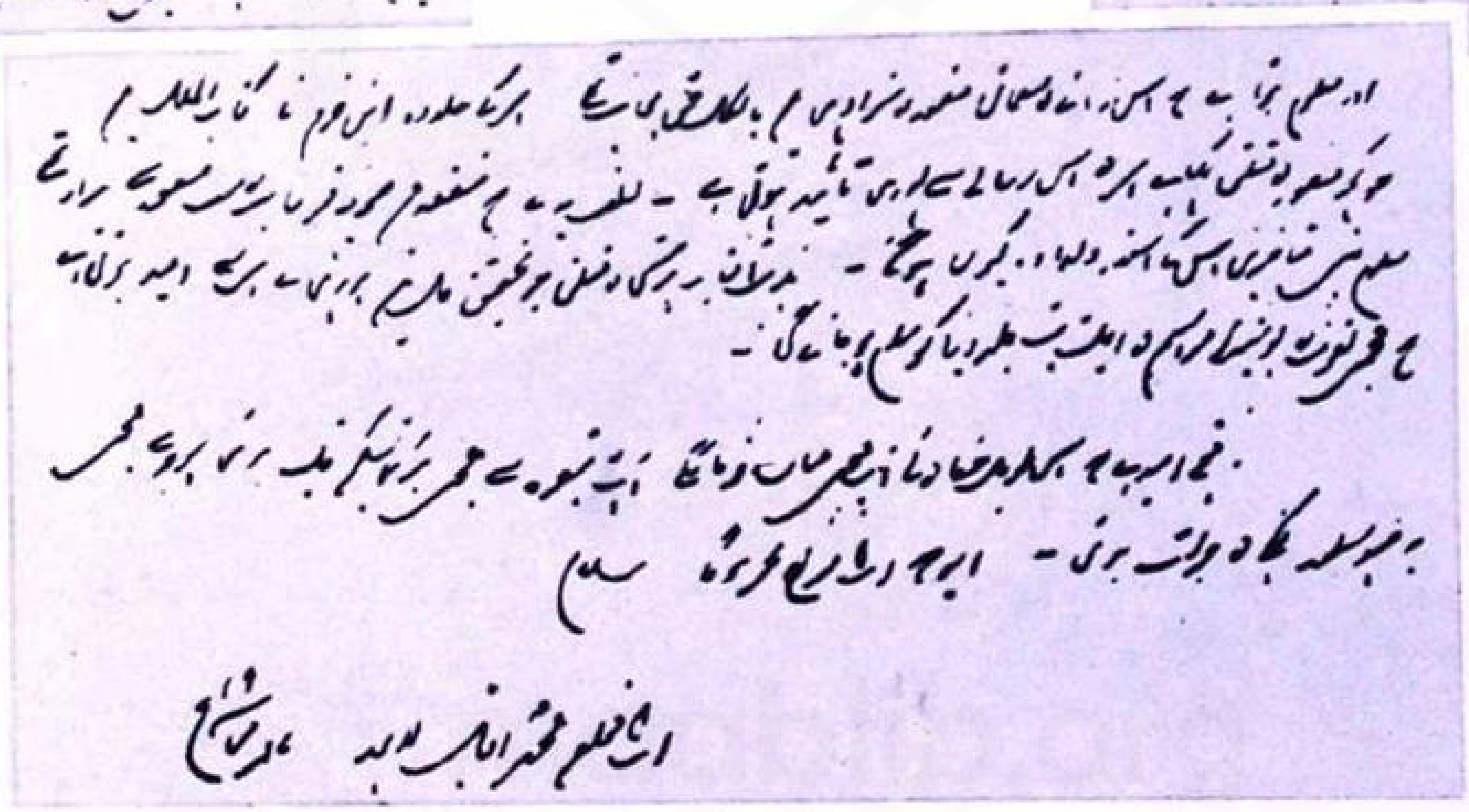
Yours ever
Muhd. Iqbal

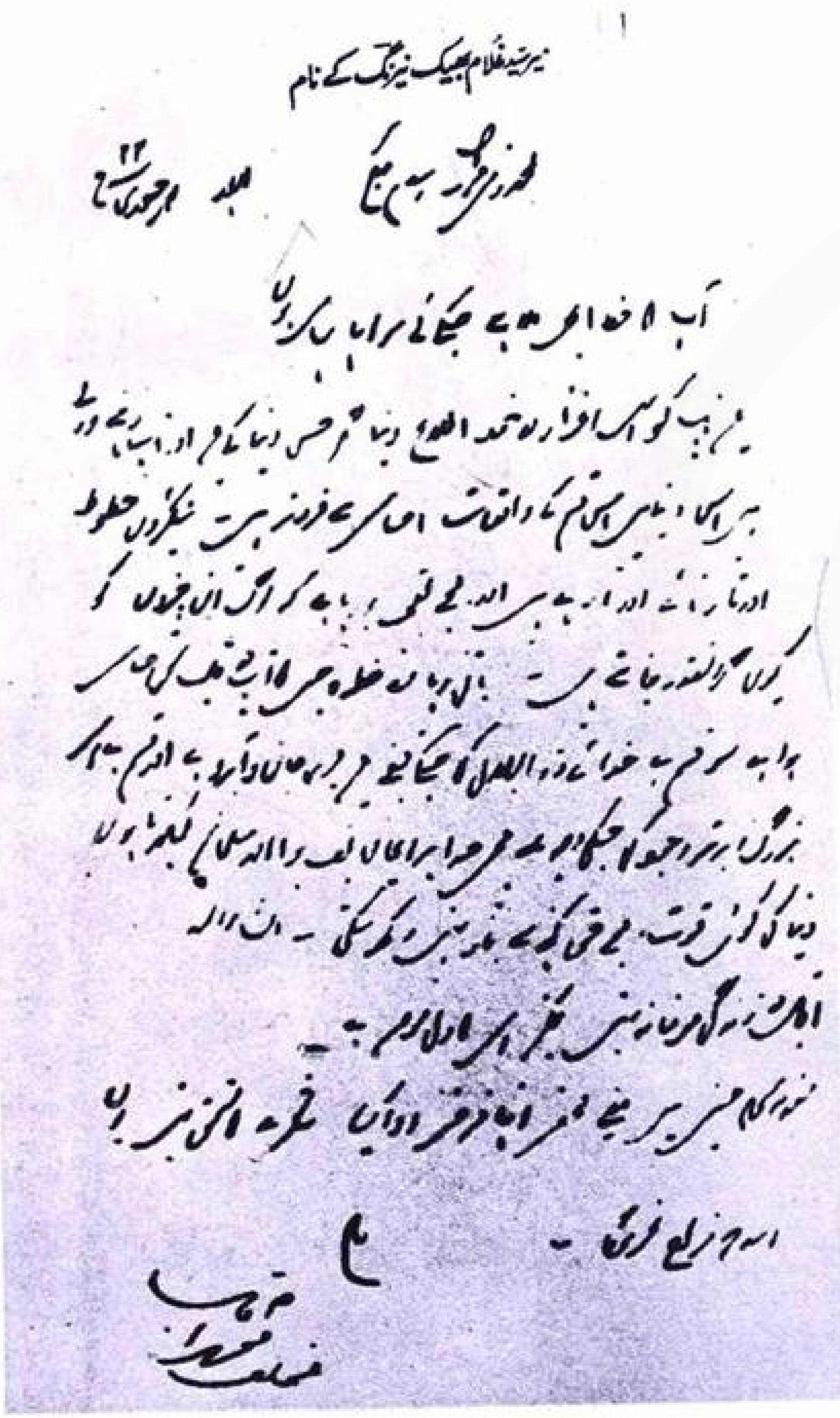




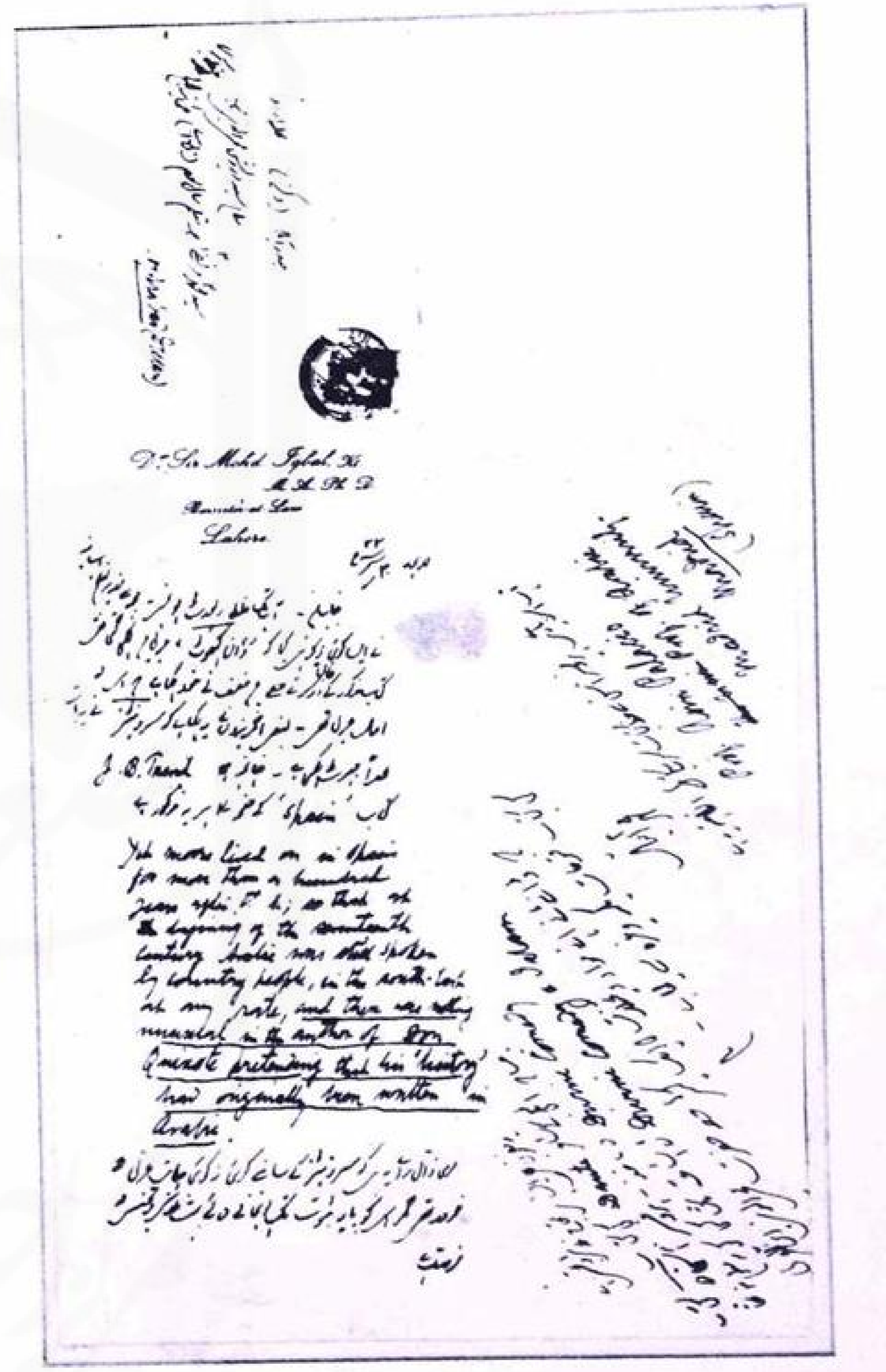
حافظ محمد اسلم جیراج پوری

کے نام





سید غلام بھیک نیرنگ کے نام



Dr. Sir Mohd. Iqbal Kt.
M.A. Ph.D.
Barrister at Law
Lahore.

Yet Moors lived on in Spain for more than a hundred years after 1492; so that at the beginning of the seventeenth century Arabic was still spoken by country people, in the south-east at any rate, and there was nothing unnatural in the author of Don Quixote pretending that his 'history' had originally been written in Arabic.

سید محمد مرتضیٰ کے نام

کلامِ اقبال بخطِ اقبال

جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے - خوبیِ قسمت سے آخر مل گیا وہ گل مجھے
خود تڑپتا تھا چمن والوں کو تڑپاتا تھا میں - تجھ کو جب رنگیں نوا پاتا تھا شرماتا تھا میں
میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا سیماب تھا - ارتکابِ جرمِ الفت کے لیے بیتاب تھا
نامرادی محفلِ گل میں مری مشہور تھی - صبح میری آئنہ دارِ شبِ دیجور تھی
از نفس در سینۂ خوں گشتہ نشتر داشتم
زیرِ خاموشی نہاں غوغائے محشر داشتم

اب تاثر کے جہاں میں وہ پریشانی نہیں - اہلِ گلشن پر گراں میری غزل خوانی نہیں
عشق کی گرمی سے شعلے بن گئے چھالے مرے - کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے
غازۂ الفت سے یہ خاکِ سیہ آئینہ ہے - اور آئینے میں عکسِ ہمدمِ دیرینہ ہے
قید میں آیا تو حاصل مجھ کو آزادی ہوئی - دل کے لٹ جانے سے میرے گھر کی آبادی ہوئی
ضو سے اس خورشید کی اختر مرا تابندہ ہے - چاندنی جس کے غبارِ راہ سے شرمندہ ہے
یک نظر کردی و آدابِ فنا آموختی
اے خنک روزے کہ خاشاکِ مرا وا سوختی

ہیڈلبرگ (جرمنی) دور افتادہ اقبال

"وصال" جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے

تنہائی

بہ بحر رفتم و گفتم بہ موجِ بیتابے - ہمیشہ در طلب استی چہ مشکلے داری؟
ہزار لؤلؤئے لالاست در گریبانت - درونِ سینہ چو من گوہرِ دلے داری؟
تپید و از لبِ ساحل رمید و ہیچ نگفت

بکوہ رفتم و پرسیدم ایں چہ بیدردیست - رسد بگوشِ تو آہ و فغانِ غم زدۂ؟
اگر بسنگِ تو لعلے ز قطرۂ خون است - یکے درآ بسخن با منِ ستم زدۂ
بخود خزید و نفس در کشید و ہیچ نگفت

رہِ دراز بریدم ز ماہ پرسیدم - سفر نصیب، نصیبِ تو منزلیست کہ نیست؟
جہاں ز پرتوِ سیمائے تو سمن زارے - فروغِ داغِ تو از جلوۂ دلیست کہ نیست؟
سوئے ستارہ رقیبانہ دید و ہیچ نگفت

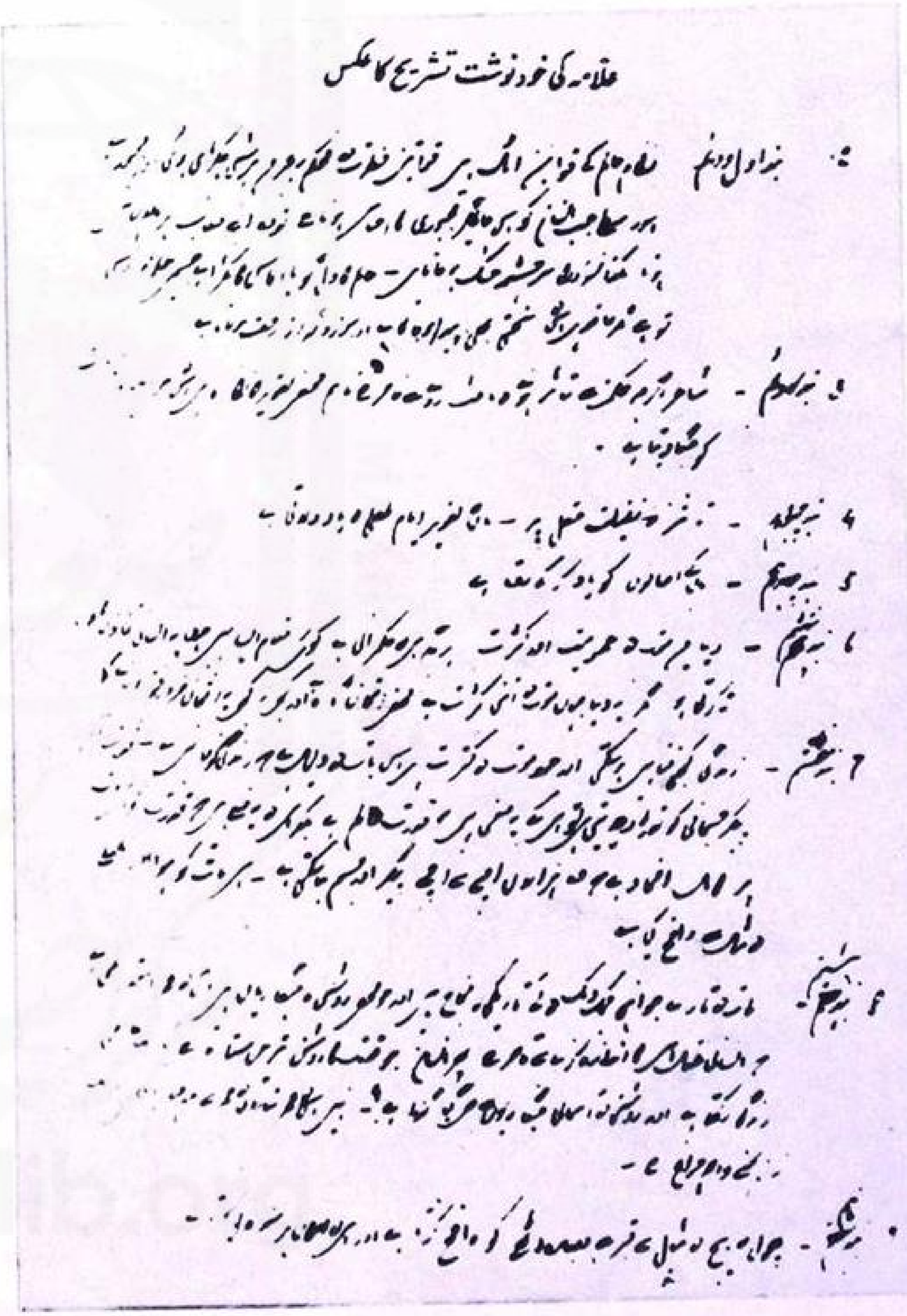
شدم بحضرتِ یزداں گذشتم از مہ و مہر - کہ در جہانِ تو یک ذرہ آشنایم نیست
جہاں تہی ز دل و مشتِ خاکِ من ہمہ دل - چمن خوش است ولے درخورِ نوایم نیست
تبسمے بلبِ او رسید و ہیچ نگفت

محمد اقبال

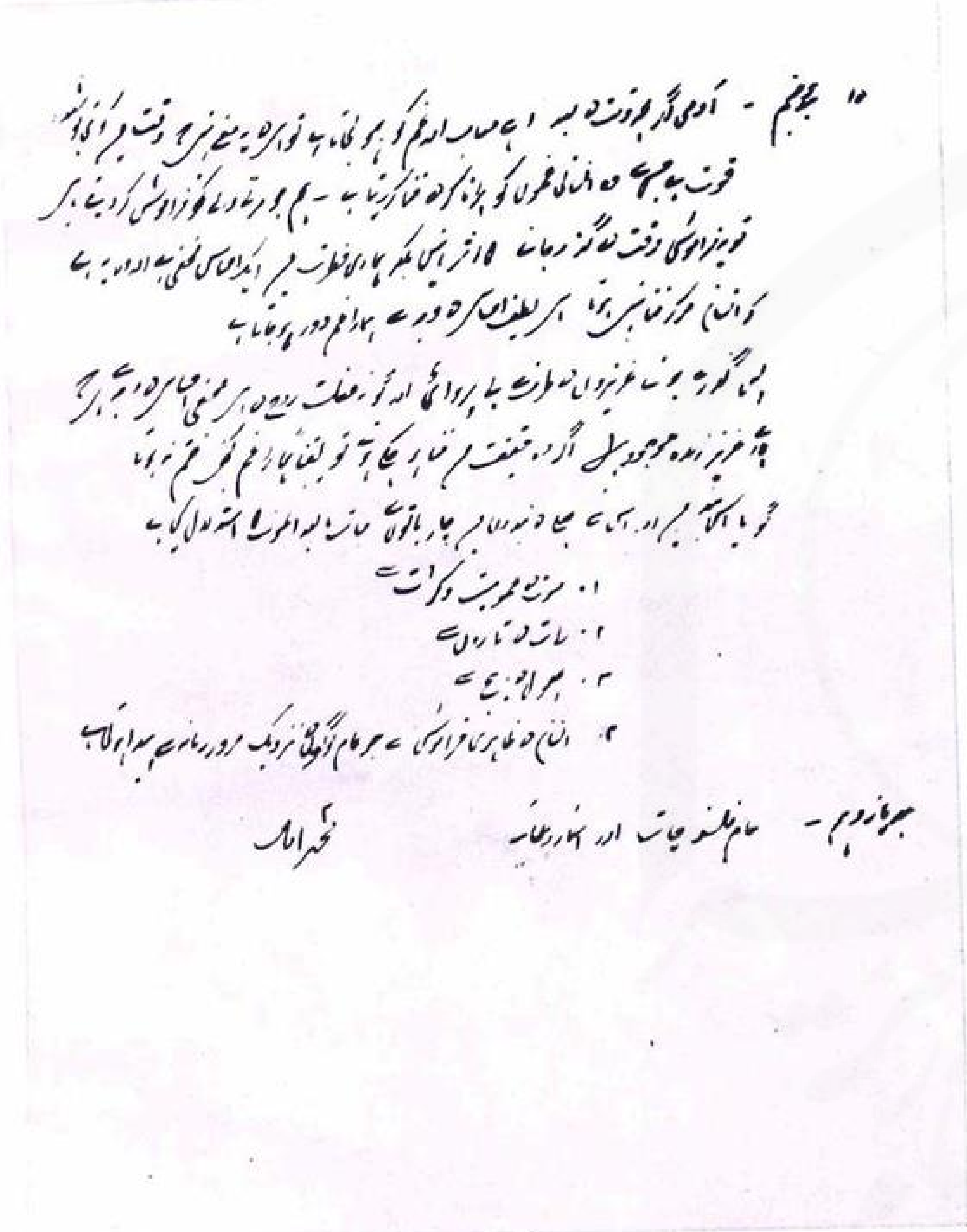
ص ۸۹ — بہ شکریہ غلام رسول مہر

"تنہائی" بہ بحر رفتم و گفتم بہ موجِ بیتابے

اقبال کی اردو تحریر

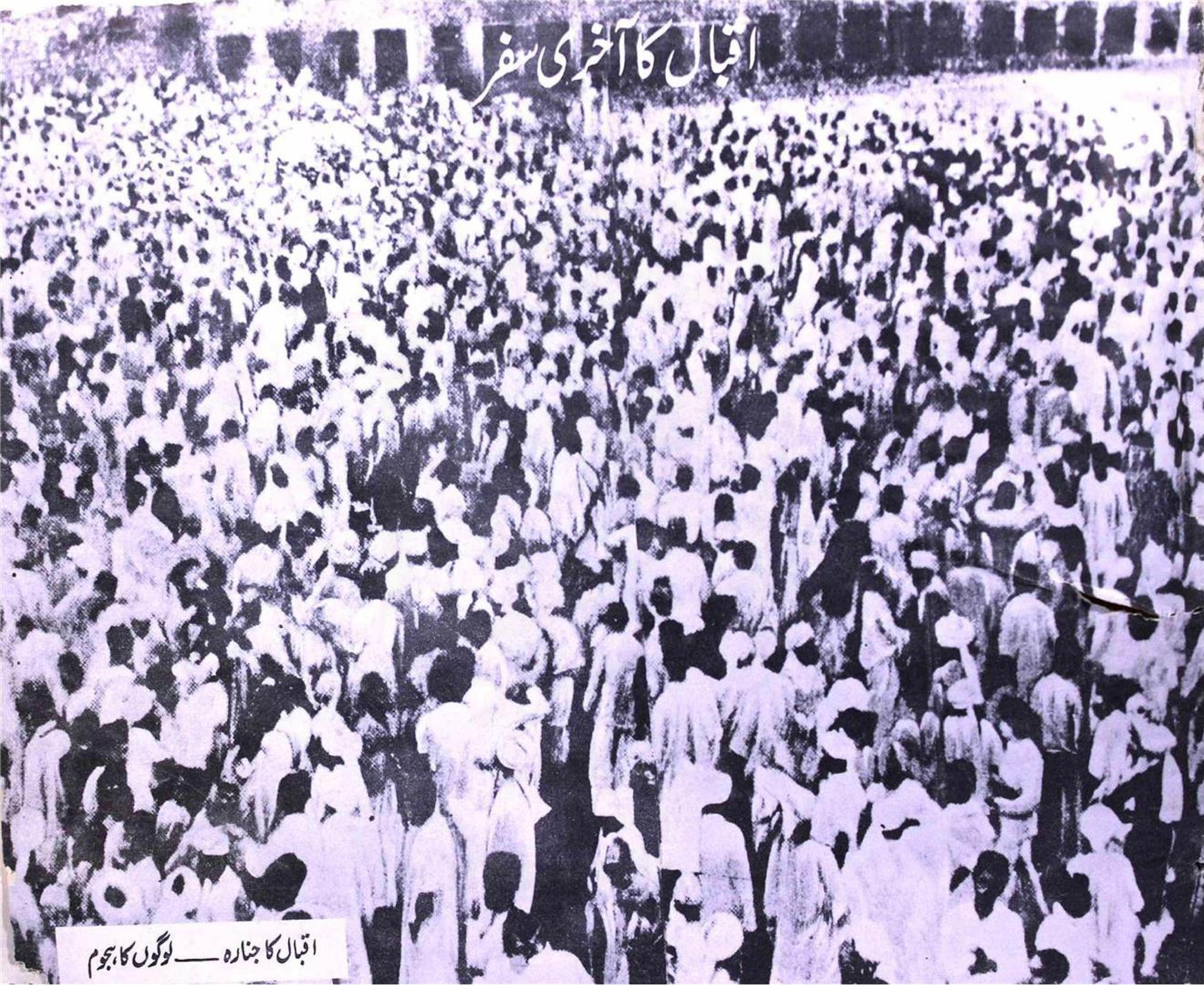


علامہ کی خود نوشت تشریح کا عکس

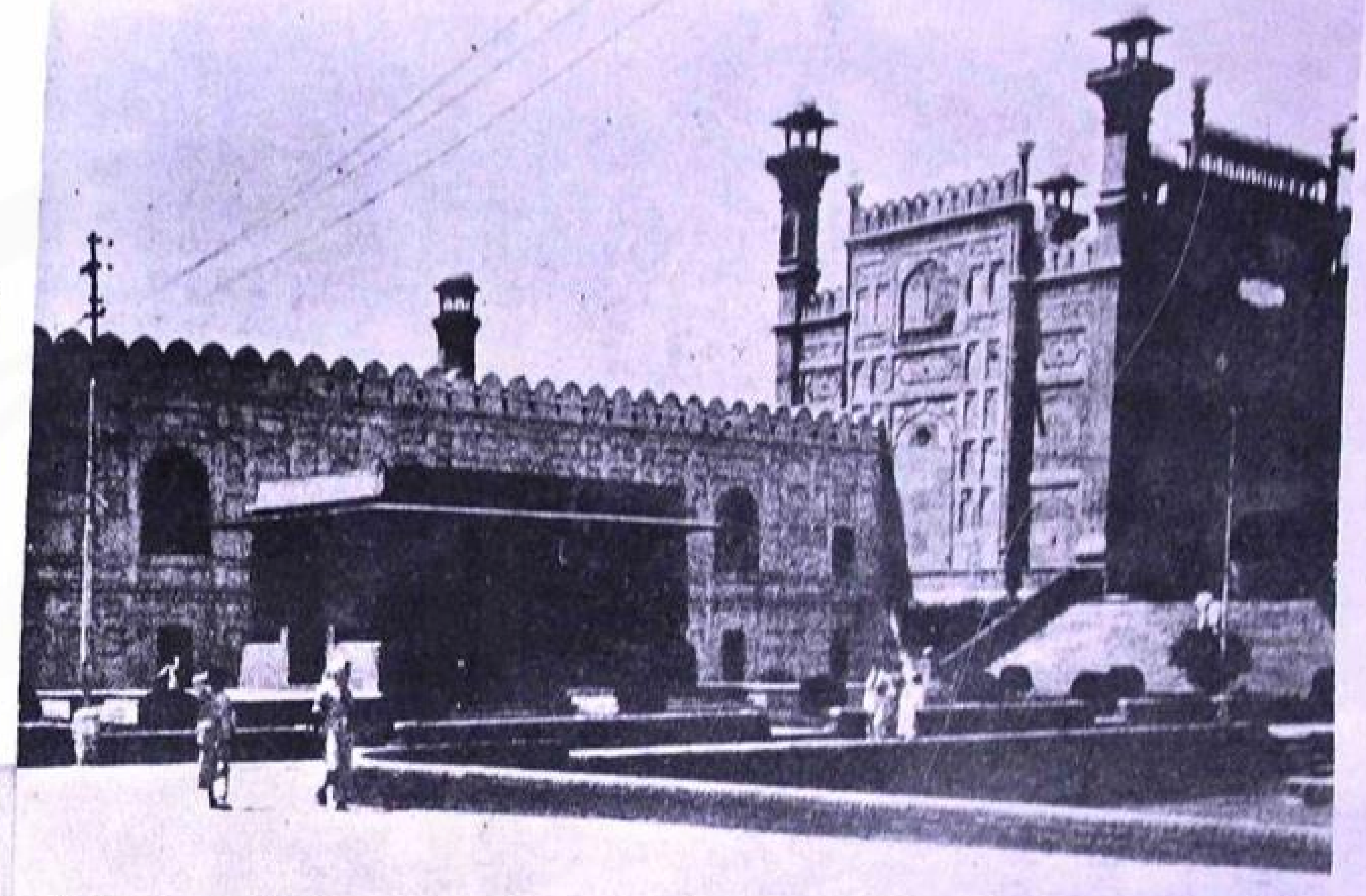


"والدۂ مرحومہ کی یاد میں" نظم کی تشریح

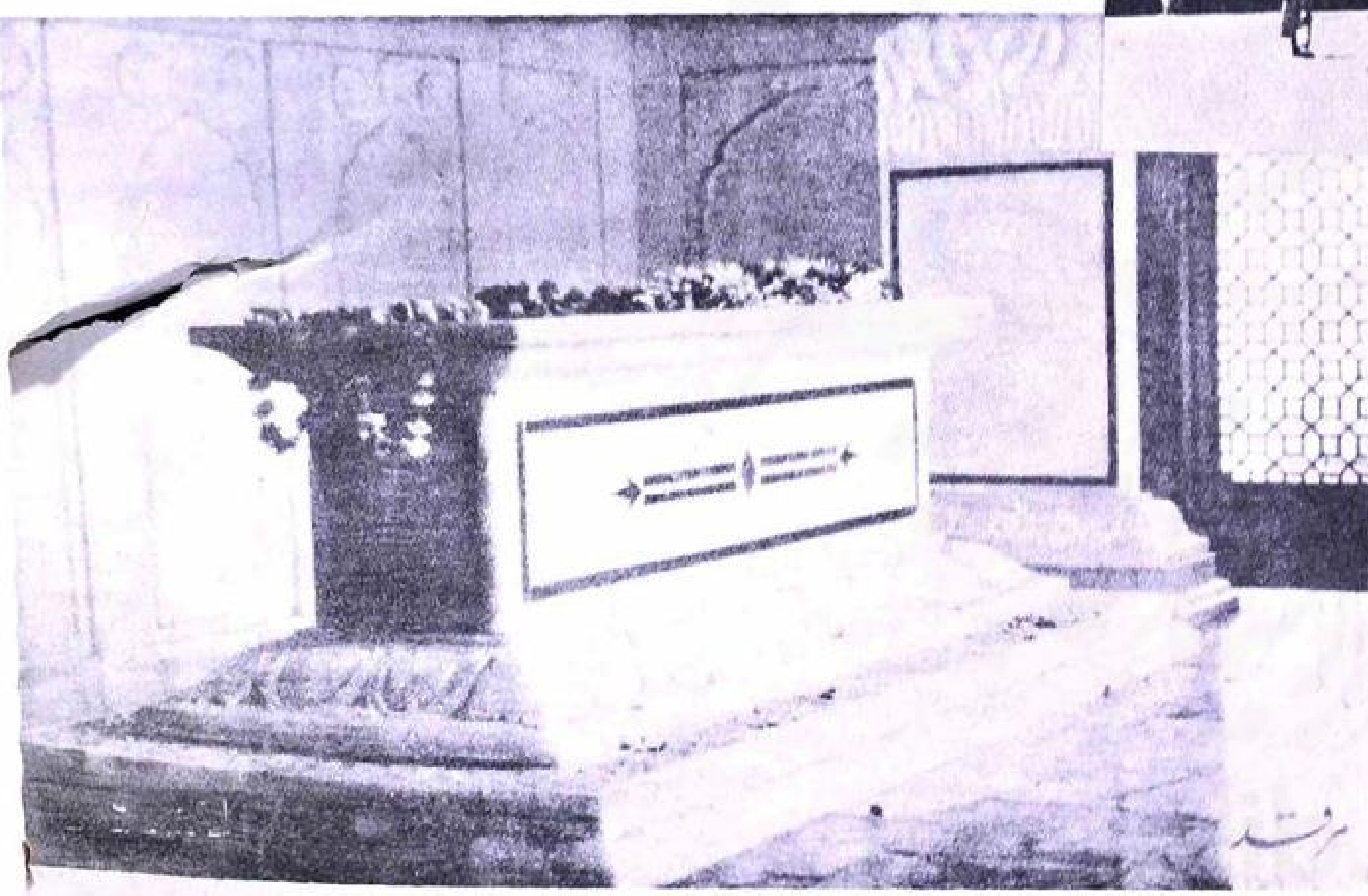
اقبال کا آخری سفر



اقبال کا جنازہ —— لوگوں کا ہجوم



آرام گاہِ ابدی ۔ شاہی مسجد، لاہور کے سائے میں مقبرۂ اقبال



مرقدِ اقبال

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمّت ہے لحد میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی